اجازت
از قلم: افرا جاوید

وہ ایک پارک کا منظر تھا۔جولائی کا مہینہ تھااور مون سون کی آمد تھی ۔ صبح کا وقت تھا ۔ساری رات بارش ہونے کے بعد بھی آسمان خالی نہیں ہوا تھا۔پارک پہ سر سبز گھاس اگی تھی اوراس پہ بینچز بچھی تھیں۔انہی میں سے ایک بینچ پہ ایک 35 سال کی خاتون بیٹھی تھیں۔ دوپٹہ کو شانے پہ ٹکانے کی وجہ سے انکے بال صرف کندھے تک دکھ رہے تھے۔وہ خوبصورت نہیں تھیں مگرانکارعب ہر کسی کو گردن موڑ کے انہیں دیکھنے پہ مجبور کرتا تھا۔وہ سامنے کھڑی ہوئ چار لڑکیوں کودیکھ رہی تھیں جو مختلف پوز بنا بنا کہ ویڈیوز بنا رہی تھیں-۔ٹریک پہ چلتے لوگ انہیں دیکھ رہے تھے مگر وہ لڑکیاں بے فکری سے اپنا کام کر رہی تھیں۔جب ان خاتون کو کسی نے آواز دی

"ردا"

انہوں نے گردن اٹھا کے دیکھا تو سامنے انہی کی ہم عمر ایک خاتون بالوں کا جوڑہ باندھے کھڑی تھی۔وہ اٹھ کراس سے خوش اخلاقی سے گلے ملیں

"کیسی ہو سویرا؟"

خیر خیریت پوچھنے کے بعد اب وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔

سویرا نے بات چیت شروع کی

"سات سال کے بعد دیکھ رہی ہوں تمہیں مجال ہے جو عمر پتا لگے تمھاری"

ردا صرف مسکرائیں۔سویرا بہت باتونی لگتی تھیں

"تم مارننگ پرسن کب سے بن گئ؟"

ردا نے سامنے کھڑی چار لڑکیوں کی طرف اشارہ کیا

"میری بھانجی بھتیجی کو کوئ شوٹ کرنا تھا تو انکے ساتھ آ گئ"

"انزیلہ باجی کی بیٹیاں؟ کیا کر رہی ہیں آج کل"

سویرا نے پوچھا تو ردا نے سامنے ہاتھ کے اشارے سے کھڑی ہوئ ایک دبلی پتلی درمیانے قد کی لڑکی کی طرف اشارہ کیا ۔اس کے بال سیدھے تھے جو پونی ٹیل میں مقید تھے۔وہ ہاتھ کے اشارے سے سامنے کھڑی دو چھوٹی لڑکیوں کو کچھ سمجھا رہی تھی۔

"یہ امراء ہے انزیلہ آپی کی بڑی بیٹی۔اسکی عرفات بھائی کے بیٹے سے منگنی کی ہے۔اسنے آرٹس اینڈ ڈیزائن میں ماسٹر کیا ہے ہماری اس شہر کی تینوں برانچز میں آرٹس یہی دیکھتی ہے"

پھر انکا اشارہ گھنگریالے بالوں والی لڑکی کی طرف ہوا۔چال ڈھال اسکی لڑکوں جیسی لگ رہی تھی۔چہرہ شفاف تھا مگر تھوڑی کے پاس ہلکا سا برتھ مارک تھا۔ببل گم چبا کے وہ کیمرے سے ان دونوں کی حرکات اپنے کیمرے میں قید کر رہی تھی۔

"یہ ارسہ ہے یہ فوٹو گرافی کرتی ہے اسنے لائبریری سائنس میں ماسٹر کیا ہے اور اس کا اپنا آن لائن بک اسٹور ہے امراء سے ایک سال چھوٹی ہے بس۔"

اب ان کا ہاتھ کا اشارہ ان دو چھوٹی لڑکیوں پر تھا جو کیمرے کے آگے کھڑیں تھیں ان میں سے ایک لمبے بالوں والی چھوٹی سی لڑکی تھی۔آنکھوں پہ نظر کا چشمہ سجا تھا۔ وہ چبی چبی سی بچی تھی۔

"یہ اقراء ہے انزیلہ آپی کی آخری کھرچن۔بلاگنگ کرتی ہے یہ"

اب انکا اشارہ اسکے برابر والی بچی پہ تھا۔ وہ اقراء کے برابر ہی لگتی تھی۔۔ مگر دبلی پتلی سے بچی تھی۔

"وہ عرفات بھائی کی بیٹی ہے روما۔۔۔اقراءاور روما دونوں بلاگنگ کرتی ہیں"

وہ بہت خوش تھیں اپنی بھانجیوں بھتیجی کا تعارف کرا کے۔

سویرا نے ارسہ کی طرف اشارہ کیا۔

"ابھی تک ارسہ کا رشتہ نہیں ہوا کہیں؟ نام پیارا ہے ویسے معنی کیا ہیں؟"

انہوں نے اپنی پیار بھری نگاہ ان کے پاس سے ہٹائی اور سویرا کو دیکھتے ہوئے کہا

"اس کے نام کا مطلب ہے قوس قزاح اور آتے ہیں رشتے لیکن وہی نا میں نے ان کو ماں کی طرح پالا ہے جہاں مجھے اسکے لیے کوئی مناسب رشتہ نظر آیا میں کر دوں گی"

سامنے بیٹھی سویرا نے ہاتھ کے اشارے سے ایک لڑکے کو بلایا

"فہد"

اس لڑکے نے دور سے آنے کا اشارہ کیا۔ وہ ٹریک پہ بھاگ رہا تھا۔

سویرا نے مسکرا کے کہا

"تو پھر ردا تمہاری مشکل آسان ہو گئی میری بہن کا بیٹا ہے فہد ابھی اپنے باپ کی زمینیں دیکھتا ہے اور جو فیکٹری ہے نا بھائی کی وہ اسی کے پاس ہے "

ردا نے مسکرا کے سر ہلایا۔

سویرا پھر شروع ہو گئیں۔

"اور وہ جو تمہاری تیسری بہن تھیں سب سے بڑی ان کی بھی تو پلین کریش میں ڈیتھ ہو گئی تھی نہ ؟"

ردا نے ہامی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"ہاں ان کا ایک بیٹا ہے عمر، آٹھ سال ہو گئے جرمنی میں ہوتا ہے کمپیوٹر سائنس میں ماسٹر کر کے وہ وہیں چلا گیا تھا پی ایچ ڈی کر رہا ہے وہاں سے -ایک ہفتے بعد آنے والا ہے یہاں پر ۔"

سویرا نے سنکے فوراً پوچھا

"تو اسکے لیے کوئی لڑکی نہیں ڈھونڈی "

ردا نے ارسہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"ڈھونڈی تھی مگر اسے پسند نہیں آئی۔"

سویرا کھنکھارتے ہوئے بولیں۔

"میں نے کل حاشر کو ایک بچے کے ساتھ دیکھا تھا۔"

ردا نے بغیر تاثر دیئے کہا۔

"شادی نہیں کی اسنے۔۔۔۔وہ اسکا بھتیجا ہے امراء کے چھوٹے چچا کا بیٹا۔اسکے پیرنٹس میں طلاق ہوئی اور دونوں اپنی لائف میں سیٹل ہو گئے۔تب سے حاشر اسے پال رہا ہے۔۔"

اب ردا کا صبر جواب دے گیا تھا۔ردا ہلکا سا مسکرائیں پھر کہنے لگیں

"ویسے سویرا یہ جو تم میرا انٹرویو لے رہی ہو کب شائع ہو گا؟؟"

سویرا اس بات پہ تھوڑا شرمندہ ہوئیں تبھی ایک لڑکا ٹریک سوٹ میں انکے پاس آیا۔وہ شکلاً بہت سنجیدہ لگتا تھا۔قد اسکا چھ فٹ تھا مگر وہ بہت دبلا پتلا سا لڑکا تھا۔بال بہت چھوٹے چھوٹے سے تھے۔

فہد قریب آیا تو ردا نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے اسکی خیر خیریت دریافت کی۔ ردا نے ہاتھ کے اشارے سے ارسہ کو بلایا ارسہ قریب آئی تو فہد کو دیکھتے ہوئے اس نے ہاتھ ہلا کے ہیلو کہا اور ردا اور سویرا نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا

"تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو؟"

جواب ارسہ کی طرف سے آیا

"جی خالہ فہد میرے ساتھ کلاس میں ہوتا تھا"

سویرا اور ردا کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی

"یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے پھر"

—————————————————————

وہ ایک بہت بڑی بلڈنگ تھی۔ گیٹ کے اوپر لکھا تھا success way college and learning studio.

ردا نے گاڑی پارک کی اور ٹک ٹک کرتی ہیل لیکر اندر داخل ہوئیں۔ وہاں پہ ریسیپشن میں دو لڑکیاں بیٹھی تھیں۔ ایک دبلی پتلی سی اور دوسری تھوڑی عمر رسیدہ خاتون۔ ردا انکے پاس سے گزریں۔ تو ان دونوں نے سلام کیا۔ وہ جواب دیتی گزریں۔

تو دبلی پتلی لڑکی سے عمر رسیدہ خاتون کہنے لگیں۔

"یہ نہ منگیتر تھیں حاشر سر کی پھر انکی بہن کا انتقال ہو گیا۔ تو انہوں نے تینوں بچیوں کی وجہ سے شادی سے انکار کر دیا وہ جو امراءارسہ میڈم ہیں نہ انکی بھانجیاں اور سر حاشر کی بھتیجیاں ہیں اور ارسل سر بھتیجے ہیں انکے"

وہ لڑکی حیرت سے دیکھنے لگی

"اوہ مطلب یہ دونوں بزنس پارٹنر ہیں"

وہ خاتون سر پہ دوپٹہ صحیح کرتے ہوئے کہنے لگیں

"ہاں لائف پارٹنر تو بن نہ سکے بزنس پارٹنر ہی بن گ ئے"

پھر اسکے ہاتھ مارتی ہوئ کہنے لگیں

"تم نئی نئی ہو نہ اسلیے تمہارا تعارف کرا رہی ہوں خیال رکھنا ان کے سامنے برائی نہیں کرنا کوئی"

وہ لڑکی تابعداری سے سر ہلانے لگی۔

\-

\-

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-_____________________\-\-\-

وہ چاروں اس وقت روما کے روم میں بیٹھی ہوئی تھیں امراء نیچے بیٹھی ہوئی تھی اور اپنے آرٹس اینڈ کرافٹ کا سامان بکھرا کے کچھ نقش و نگار بنا رہی تھی اور ارسہ اپنے کیمرے میں محو تھی جبکہ روما اور اقراء باتیں کر رہے تھے روما نے موبائل اٹھایا اور تھوڑی دیر بعد ایکسائٹڈ ہو کر کہنے لگی"

"اقراء چھت پہ ریمبو نکلا ہوا ہے دیکھو فاطمہ آپی نے اسٹیٹس لگایا ہے"

اس نے موبائل اقراء کے سامنے کیا۔وہ دونوں اٹھ کر جانے لگیں تو ارسہ نے بولا

"مجھے دیکھ لو"

اس پہ جواب اقراء کی طرف سے آیا

"آپ کو دیکھ کے ریمبو کا بس ایک کلر یاد آتا ہے-والٹ کلر(violet)

ارسہ نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا-روما الٹے قدم واپس آئی اور دروازے پہ کھڑے ہو کے کہنے لگی

"اسکا مطلب ہے پرپل شیطانی ایموجی "

یہ کہہ کر وہ دونوں بھاگ گئیں تو ارسہ نے کہا

"بد تمیز جاہل"

امراء اپنی شیٹس پہ سر جھکائے کہنے لگی

" صحیح تو کہہ کے گئی ہیں اس ایموجی کو تمہارے ساتھ لگایا جائے تو اس کی twin لگو گی تم"

ارسہ نے سائیڈ میں رکھا کشن اٹھایا اور امراء کی طرف پھینکا جو کہ اس نے کیچ کر لیا پھر ارسہ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

"یا اللہ یہ جو بنا رہی ہے وہ بنے ہی نہیں"

آگے سے امراء تپتے ہوئے کہنے لگی

"شکل تو خیر سے تمہاری اچھی ہے نہیں تو بات ہی اچھی کر لو"

ارسہ اس کی نقل اتارتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئ

ارسہ الماری کے سامنے کھڑی تھی۔ کنپٹی پہ شہادت کی انگلی بجاتے ہوئے سوچ رہی تھی اور گاگا کے کہہ رہی تھی۔

"کیا پہنوں میں کیا پہنوں میں کیا پہنوں"

سامنے الماری کھلی تھی اور الماری میں کپڑے ٹھونسے ہوئے تھے۔ پھر اس نے ایک قمیض زبردستی کھینچی جس کے کھینچنے کے باعث بہت سارے کپڑے زمین پہ گر گئے پھر اس نے برابر والی الماری کھولی۔ اسمیں بڑی نفاست سے کپڑے رکھے ہوئے تھے وہ ابھی ایک کپڑے نکالنے ہی والی تھی کہ پیچھے سے امراء چلائی

"یہ کیا بدتمیزی ہے"

ارسہ ڈھٹائی سے مڑی اور کہنے لگی

"کچھ نہیں میچنگ کا دوپٹہ دیکھ رہی تھی میرا دوپٹہ پتہ نہیں کہاں چلا گیا"

امراء نے اس کی الماری کی طرف اشارہ کر کے کہا جس پہ گول مول کپڑے ادھر سے ادھر لٹک رہے تھے

"ہاں تو یہ جو کپڑوں کا ملبہ تمہارا ہے اس کو کبھی سلیقے سے سیٹ بھی کر دیا کرو"

ارسہ نہ بڑی بے دردی سے دوپٹہ کھینچا جس کی وجہ سے نفاست سے رکھے ہوئے کپڑے نیچے گر گئے امراء غصے سے دیکھنے لگی اور کہنے لگی

"بے ڈھنگی"

ارسہ نے مسکرا کے اسے دیکھا

"تم تو ایسے بول رہی ہو جیسے تم میں بہت ڈھنگ ہے اچھے طریقے سے پتہ ہے مجھے بتول باجی کی بیٹی کو پیسے دے کے صحیح کروائی تھی نا"

امراء ادھر ادھر دیکھ کے نظریں چرانے لگی پھر سنبھل کے بولی

"ہاں تو میں نے پیسے دے کے تو صحیح کروائی تھی نا تمہیں تو وہ بھی توفیق نہیں ہوئی"

اس نے مسکرا کے کہا

"بڑی بہن ماں کے برابر ہوتی ہے اتنا تو کر دو میرے لیے"

یہ بول کے وہ چلی گئی تو امراء بولنے لگی

"اور تم ہو ناکارہ اولاد"

وہ گھر کے اندر آئ تو چابی سے کھیلتے ہوئے تھی۔ مگر صوفے پہ بیٹھی ردا خالہ کو دیکھتے ہی قدم وہیں پہ رک گئے۔ تمیز سے سلام کرتی ہوئ وہ انکے قریب آ گئ۔

ردا نے ابرو اٹھا کہ پوچھا

"فہد کے بارے میں کیا سوچا؟"

"خالہ مجھے ٹائم نہیں ملا سوچنے کا"

جواب بہت تمیز سے آیا۔

"ہاں میں تو بھول گئ تھی تمھارا شپ مینٹ کا کاروبار ہے"

ارسہ نے بمشکل ہنسی کو ضبط کیا۔

"ایک تو گھر بیٹھے بٹھائے تمھیں اتنا اچھا رشتہ مل گیا اور اسپہ تم ناشکری کر رہی ہو۔"

(ہاں باقی لوگ تو رشتوں کے لیئے روڈ پہ بھیک مانگ رہے ہیں نہ)

ارسہ نے دل میں سوچا۔

ردا خالہ پھر سے کہنے لگیں

"مجھے اسمیں ایک برائ بتادو"

(آپ مجھے اس میں ایک اچھائ بتادیں)

ارسہ کی دل کی بات دل میں ہی رہ گئ۔

"لڑکی یہ ساتواں رشتہ ہے تمھارا۔ جو کوالیٹیز تم نے اپنے ہزبینڈ کے لیے بتائ تھیں اسمیں وہ سب ہیں۔۔۔۔تو میں ہاں کردوں پھر۔؟؟"

ردا نے حتمی لہجے میں پوچھا-

____

اسلام علیکم !.

اگر آپ بھی لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم فراہم کر رہے ہیں آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم جو آپ کے لکھی ہوئی پوسٹ کو دنیا تک پہنچائیں گا۔

اپنا ناول، ناولٹ، آرٹیکل، افسانہ، شاعری یا کچھ بھی لکھا ہو پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔

Mklibrary13@gmail.com

اس کے علاوہ آپ ہمارے انسٹا گرام اور واٹس ایپ پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

What's up Number: +92-3144810202

Instagram:mklibrary.official

____

ارسہ نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

"خالہ آپ نے پالا ہے ہمیں آپ کو جو اچھا لگے کر لیں "

ردا خالہ نے گڈ کہا اور اپنا موبائل میں سویرا کا نمبر ڈھونڈنے لگیں ۔ارسہ وہاں سے خاموشی سے جانے لگی۔

وہ عرفات ماموں کے گھر میں تھی اس وقت ڈرائنگ روم میں بیٹھی ان تینوں بچوں کو ٹیوشن پڑھا رہی تھی۔روما اور اقراء ایک ساتھ زمین پہ بیٹھی ہوئی تھیں اور سنگل صوفے پہ علی بیٹھا تھا۔علی گیارہ بارہ سال کا بچہ تھا۔سر پہ پی کیپ لگی تھی اور اس کیپ سے گھنگریالے بال نکل رہے تھے۔ارسہ آلتی پالتی مار کر موبائل پہ اسکرولنگ کر رہی تھی۔ جب اس نے انسٹاگرام پر ایک ویڈیو کھولی اور پھر خود کلامی کرنے لگی۔

"دیکھو تو صحیح پیکنگ فار پاکستان ایک تو ہر عیرا غیرا پاکستان سے کیا نکل جاتا ہے پہلے یوٹیوبر بن جاتا تھا اب انسٹاگرامر بن جاتا ہے اور بیوقوف تو وہ لوگ ہیں جو انکو فالو کر رہے ہیں"

رومار جسٹر لیکے اسکی طرف آئی اور اچک اچک کے اسکے موبائل میں جھانکنے لگی—پھر کہا

"آپ عمر بھائی کو اسٹاک کرتی ہیں آپ نے تو کہا تھا کہ آپ نے ان کو بلاک کیا ہوا ہے"

ارسہ نے اپنا موبائل سائیڈ کیا اور کہنے لگی

"ہاں تو میں نے صرف واٹس ایپ پہ بلاک کیا ہے انسٹا گرام پہ تو میرے فوریو پہ آ گیا اس لیے میں نے دیکھ لیا ویسے بھی اس کی ریلیز reelsاتنی کوئی خاص نہیں ہوتی جو میں اس کو دیکھوں"

ارسہ نے اس کی کاپی چھینی اور بولنے لگی

"ہاں سناؤ آدھے گھنٹے سے یاد کر رہی ہو نا تم سوال؟"

روما اپنے ناخن کھاتے کھاتے اسے اٹک اٹک کے سنانے لگی-

ایک ہفتے بعد

"ارسہ یار اٹھ جاؤ پلیز"

امراء نے کمرے میں آتے ہی اس کا تکیہ کھینچا۔ارسہ کمبل میں بے خبر سو رہی تھی ۔

"کیا ہے تمہیں اتنی صبح صبح کیوں اٹھا رہی ہو منہ پیارا نہیں ہے کیا؟۔"

ارسہ نے کمبل کو منہ سے ہٹایا۔ آنکھوں میں نیند نمایاں تھی۔وہ آنکھیں مسلتی ہوئ اٹھ کے بیٹھی۔جب امراء نے اسکا مذاق اڑاتے ہوئے کہا

"بہن کونسی ایسی لڑکیاں ہوتی ہیں جو نزاکتوں سے اٹھتی ہیں تم تواٹھنے کے ساتھ ہی لوگوں کوڈرادو"

ارسہ نیندوں میں تھی پھر بھی کشن اٹھا کہ اسے مارا ۔تب امراء نے اس سے بچتے ہوئے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ماشاللہ بال نہیں حرکتیں بھی چڑیل والی ہیں تمھاری"

ارسہ نے اسکی نکل اتارتے ہوئے کہا

"چڑیل لگ رہی ہو"

اور بھاگتی ہوئ واش روم میں چلی گئ۔امراء نے بھی آنکھیں چھوٹی کر کے اسکے پیچھے سے منہ چڑایااور برابر میں رکھا کشن اٹھا کہ مارا مگر وہ اس سے پہلے ہی دروازہ بند کر چکی تھی ۔ اور کشن دروازے سے ٹکرا کے فٹ میٹ پہ گر گیا تھا۔

وہ آسمانی رنگ کا لوز سا کرتا ٹراؤزر پہنے ہوئی تھی۔اور گھنگریالے بالوں میں کیچر لگا ہوا تھا ۔وہ غصے میں اپنے روم کا بکھرا ہوا سامان سمیٹ رہی تھی۔اور منہ ہی منہ میں تیار ہوتی امراء کو سنا رہی تھی۔

"مطلب جرمنی سے آ رہا ہے تو ہم پہ احسان کر رہا ہے کیا۔اسکالرشپ پہ نہیں گیا تھا بلاک اکاؤنٹ کے ذریعے گیا تھا۔اور خاندان کا سپر ہیرو بنا ہوا ہے"

آئینے میں کھڑی امراء جو پرفیوم اپنی کہنی پہ لگا رہی تھی۔کہنے لگی

"تم جلتی ہو اس سے صاف لگتا ہے"

امراء کی اس بات پہ اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی اُپنا کام چھوڑ کے اسکو غور سے دیکھنے لگی اور تنک کے کہا

"ہاں ں ں۔۔۔پوری کائنات میں وہ مہاشے تو رہ گیا ہے جلنے کے لیئے۔میں ایک سیلف میڈ اس پریویلیجڈ سے جلو نگی ہاں"

امراء نے پرفیوم کی بوتل ٹک کی آواز سے رکھی پھر بولی-

"پورے خاندان کو پتا ہے کہ تمہیں جیسے ہی پتا چلا کہ عمر پی ایچ ڈی میں enroll ہوا تم نے دل پہ پتھر رکھ کے ایم ایس میں ایڈمیشن لیا"

ارسہ نے یوں دیکھا جیسے اسکی چوری پکڑی گئی ہو-

"یہ ساری بکواس اس نے پھیلائی ہے۔مجھے شوق تھا پڑھنے کا"

امراء اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے اسکو اگنور کیا جیسے ارسہ سامنے لگے آئینے سے بات کر رہی ہو۔وہ بول کے چپ ہوئی تو امراء نے صرف اتنا کہا

"چلیں"

اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

اور ارسہ برا سا منہ بنا کے اس کے پیچھے بولی۔

"یہ آئی عمر کی سگی بہن"

وہ تین کمروں کا چھوٹا سا گھر تھا۔ مگر وہاں کا لان بہت وسیع تھا۔وہیں پہ ایک جگہ پارکنگ کی بنائ گئ تھی۔پارکنگ میں ایک 125 بائیک اور ایک گاڑی کھڑی تھی۔وہ مین گیٹ پہ آئ تو اقراء اور امراء گاڑی کے آگے کھڑی تھیں۔ ارسہ نے آبرو چڑھا کہ کہا

"گلی کے آخر میں گھر ہے ماموں کا اس میں بھی مہارانیوں کے پیر گھس جائیں گے نہ گاڑی نکال رہی ہیں"

"افوہ پاگل ہو گئ ہو تم ارسہ اتنا تیار ہو کے ہم تینوں لائن بنا کے پیدل جائیں گے ؟؟"

امراء نے تیزی سے کہا-

ارسہ کمر پہ ہاتھ رکھ کے اسکے سامنے آئ

"تو کسنے کہا تھا دلہن بننے کے لیے"

وہ اسکی لانگ فراک اور اسٹریٹ ہوئے بالوں کی طرف اشارہ کر کے بولی اقراء بھی آگے آ گئ۔

"کون بولے گا ارسل بھائ ہی بولیں گے نہ"

"تم چپ رہو چھوٹی موٹی میں ارسل کے ساتھ عمر کو لینے ائیر پورٹ جاؤ نگی"

امراء نے اتراتے ہوئے بالوں کو آگے سے سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

اقراء اور ارسہ نے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ایک ساتھ کہا

"اوہ ہو ہو"

"چلو پھر ہیروئن تم میری 125 پہ بیٹھ جاؤ"

یہ کہتے ہو ارسہ اپنی بائیک کی طرف جانے لگی جب اقراء نے تیزی سے اپنا موبائل نکالتے ہوئے کہا

"آپی رکو پہلے میں اپن تینوں ٹرپل آئی tripple I سیسٹر کی پکچر تو لیلوں"

اقراء اور امراء سامنے کھڑیں تھیں جبکہ ارسہ انکے پیچھے آ کے کھڑی ہو گئ۔اقراء فلٹر ڈھونڈ رہی تھی تو ارسہ نے اسکے سر پہ ہلکی سی چپت ماری۔

"جلدی کرو چھوٹی موٹی ورنہ رداخالہ ہماری پکچر بنادیں گی"

ارسہ بولتی ہوئ پوز بنانے لگ گئ۔

----____

وہ نانو کے گھر کے ٹیرس پہ کھڑی تھی جب نفیس سی خاتون اسکے برابر میں آ کے کھڑی ہو گئیں۔اپنے خیالوں سے نکل کے اسنے مسکرا کے کہا۔

"سلام ثمرہ ممانی۔۔کیا بات ہے دن بدن جوان ہوتی جا رہی ہیں"

اب اسنے کمر ریلنگ پہ ٹکالی تھی۔

ثمرہ ممانی اس بات پہ کھل کے مسکرائیں۔

"کیوں لگا رہی ہو اتنے مسکے تم"

"لیں جوان کو جوان نہیں بولیں گے تو کیا کہیں گے"

وہ مسکرائیں۔

"کاش میرا ایک اور بیٹا ہوتا میں امراء کی طرح تمہیں بھی کہیں جانے نہ دیتی۔"

ارسہ نے انکی بندھی ہوئی چوٹی کو پیار سے آگے رکھا اور کہنے لگی۔

"ابھی میں کونسا پلیٹو پہ جا رہی ہوں دو گلیاں چھوڑ کے تو فہد کا گھر ہے"

انہوں نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا جب اقراء سامنے سے چلتی ہوئی آئی۔

"آپی ردا خالہ کہہ رہی ہیں ڈیزرٹ کی کریم کم پڑ گئی ہے وہ لیکے آجاؤ اور انکے پیارے سپوت نے چائنیز کی فرمائش کی ہے تو وہ تم بناؤ گی"

ارسہ نے منہ بنا کے کہا

"ردا خالہ کا بس چلے تو بولیں گردہ بیچ دو اپنا, عمر کو چاہیئے"

اور جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

وہ بائیک اسٹارٹ کر رہی تھی جب اسکا موبائل بجا۔

"یہ امراء کیوں کال کر رہی ہے مجھے ؟؟"

اسنے خود کلامی کرتے ہوئے فون کان پہ لگایا۔

"ہاں بولو۔۔"

"میں نے عمر کے لیے جو گفٹ لیا تھا نہ وہ شیلف پہ بھول گئ تھی۔ پلیز جا کے لے آنا اور تم بھی کچھ گفٹ لے لو"

"میڈم کا اور کوئ فرمان؟"

ارسہ نے بائیک پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

امراء نے چڑ کے کہا

"تم کبھی تو ہری مرچ چبائے بغیر بات کیا کرو"

ارسہ نے بغیر جواب دیئے کال کاٹ دی۔

"بہت ہی بد تمیز ہے یہ"

امراء نے موبائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جب وہ سامان لیکر گھر پہنچی تو وہ سامنے صوفے پہ لمبے پاؤں کر کے بیٹھا تھا۔ اسکی آنکھوں میں الگ سی چمک تھی۔ ذہانت کی چمک۔ بال ماتھے پہ بکھرے، بلاشبہ وہ ایک وجیہہ مرد

تھا۔ہینڈ سم ۔چہرہ پہ ہلکی سی شیو بڑھی ہوئی تھی۔بلیک ڈریس شرٹ کی آستینیں موڑی ہوئی تھیں جسکی وجہ سے اسکے صاف ہاتھ نظر آتے تھے۔وہ عرفات ماموں سے مسکرا مسکرا کے بات کر رہا تھا۔عرفات ماموں ایک فربہ جسم آدمی تھے اور انکے سر پہ سفید بال سجے ہوئے تھے۔اسے دیکھ کے وہ چپ ہوگئے ۔عمر مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگا

۔"کیسی ہو؟"

ارسہ نے دل میں سوچا

(ہنستے ہوئے پورا پرپل ایموجی لگتا ہے)

پھر بناوٹ سے جواب دیا

"دو منٹ پہلے تک بہت اچھی تھی ویسے ویلکم ٹو پاکستان "

ارسہ نے دانت چباتے ہوئے کہا۔اور کیک کا ڈبہ جو وہ بطور گفٹ لائی تھی اسکے آگے رکھ دیا

"یہ میں تمھارے لیے لائی تھی"

اسکے منہ سے اوہ نکلا۔

(نوڈلز(وہ اسے کرلی بالوں کی وجہ سے نوڈلز کہتا تھا)اب اس میں کیا لے کے آئی ہے)

اسنے اس کیک کے ڈبے کو دیکھتے ہوئے سوچا۔اس باکس کی بظاہر پیکنگ ایسی تھی کہ اسکے اندر کیا ہے پتا نہیں چلتا تھا۔ارسہ نے باکس تھمایا اور یہ جا وہ جا۔وہ باکس کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔جب ارسل اسکے برابر والے صوفے پہ آ کے بیٹھا۔ارسل قد کاٹھ سے بلکل عمر کے برابر تھا۔آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگا تھا۔سفید قمیض شلوار پہنے وہ عمر سے مخاطب ہوا۔

"تم تو یوں معائنہ کر رہے ہو جیسے بم والے بم کو ڈسپوز کرتے ہوئے کرتے ہیں"

عمر نے مسکراتے ہوئے کہا

"نوڈلز نے دیا ہے,اللہ خیر کرے۔"

ارسل نے ٹیبل پہ موجود دوسرے گفٹوں کی طرف نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا۔

"آٹھ سال ہو گئے تمہیں جرمنی گئے ہوئے, ختم کیوں نہیں کر دیتے لڑائی کو"

"یہ بات تم اپنی سالی صاحبہ سے بولو نہ۔۔۔میں تو جرمنی سے بہت مجبور ہو کے آیا ہوں"

اور اسنے جب ڈرتے ڈرتے باکس کھولا تو اسمیں ایک بینٹو کیک تھا۔ جس پہ سفید کریم سے لکھا تھا

"نہ جرمنی جا کے احسان کیا تھا نہ آ کے !"

اور یہ دیکھتے ہی ارسل کے منہ پہ ہنسی آئی۔ عمر البتہ تپ گیا۔

"اب تم خود ہی دیکھ لو اسکی حرکت یہ مجھے ایسے ہی گفٹ دیتی ہے یہ کبھی بڑی نہیں ہو گی "

ارسل نے بمشکل اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا۔

____

لان میں وہ اکیلی بیٹھی تھی اور سارے کزنز اسوقت اندر تھے۔ وہ ٹہل رہی تھی جب وہ اسکے پاس آیا وہ موبائل میں جھکی ہوئی تھی۔ آہٹ پہ سر اٹھایا۔ گھنگریالے بالوں کو جوڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔

"اکیلی کیا کر رہی ہو نوڈلز؟"

"مجھے مردار کھانے کا شوق نہیں"

عمر نے ناسمجھی سے آنکھیں چھوٹی کیں۔

ناسمجھی سے کہا"مطلب"

"ہاں اندر سب تمھارے گردیوں منڈلا رہے ہے جیسے مردار کے آگے گدھ"

"سوچ کے تو بولا کرو آٹھ سال میں تمھاری زبان آٹھ گز مزید لمبی ہو گئی"

وہ تپ کے کہنے لگا۔۔(دماغ خراب تھا میرا جو اس سے بات کرنے چلا آیا)

"ماموں بلا رہے ہیں اندر "

عمر نے تپتے ہوئے کہا اور اندر چلا گیا۔ پیچھے سے ارسہ نے زبان چڑائی۔ تو وہ جاتے جاتے کہنے لگا

"چڑیل بھی سہم کہ بیٹھ گئی ہو گی تمھاری یہ شکل دیکھ کے"

اور وہ تلملا کے رہ گئی۔

____

اسلام علیکم !.

اگر آپ بھی لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم فراہم کرر ہے ہیں آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم جو آپ کے لکھی ہوئی پوسٹ کو دنیا تک پہنچائیں گا۔

اپنا ناول، ناولٹ، آرٹیکل، افسانہ، شاعری یا کچھ بھی لکھا ہو پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔

Mklibrary13@gmail.com

اس کے علاوہ آپ ہمارے انسٹا گرام اور واٹس ایپ پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

What's up Number: +92-3144810202

Instagram:mklibrary.official

____

وہ اندر آئ تو سب بیٹھے تھے۔ عمر نے اسے دیکھ کے کہا

"چلو سب کے گفٹس کھولتے ہیں۔"

ارسہ نے اپنے کیک کو دیکھا اسکی پیکنگ سے لگتا تھا یہ کھولا جا چکا ہے- برا سا منہ بنا کے دل میں کہا۔

(اوہ تو گفٹ دیکھ لیا پر سب سے ہمدردی سمیٹنے کا شوق جو ہے کہ میں نے بہت برا کر دیا اسکے ساتھ)

سب سے پہلے عمر نے اسکا گفٹ اٹھایا۔اور کھول کے سب کو دکھانے لگا

"ارے ارسہ نے کتنا اچھا کیک دیا ہے"

تپانے والی ہنسی سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

اسنے منہ ہی منہ میں کہا

"شروع سے ہی مکار اعظم رہا ہے یہ"

عمر نے بناوٹی مسکراہٹ سے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری مذاق کی عادت ابھی تک نہیں گئی اُرسہ مگر یہ بہت اچھا ہے"

اور وہ کیک اسنے ردا خالہ کے آگے کر دیا انہوں نے کیک پہ ایک نظر ڈالی اور پھر کاٹ کھانے والی نظر ارسہ پہ ڈالی اور اسنے زبردستی مسکراتے ہوئے ادھر ادھر نظریں دوڑادیں ۔اور آنکھ بچا کہ اٹھ کے کچن میں چلی گئی۔ وہ کیک اب عرفات ماموں کے ہاتھ میں تھا۔

وہ اسوقت کچن میں تپی کھڑی تھی۔ سیلپ پہ اقراء پیر لٹکائے بیٹھی تھی اور روما اسکے برابر میں کھڑی تھی

۔"خالہ کو لگتا ہے انکا چھیتا مسٹر جرمنی مسٹر پرفیکٹ ہے, یار کیسے انکے سامنے نمبر بڑھاتا ہے"

"تو آپکو بھی یہ کیک پہ لکھوانے کی کیا ضرورت تھی"

رومانے ڈرائے فروٹ کو مٹھی میں بھرتے ہوئے کہااور تھوڑے سے اقراء کی طرف بھی بڑھادی ئے۔

"بہت طرفداری کا بخار چڑھ رہاہے تمھیں"

ارسہ نے اسکوسنا کے پیاز کو آگے رکھااور کاٹتے ہوئے روہانسی ہو کے کہنے لگی۔

"آج مجھے یقین ہو گیا میں رداخالہ کی سوتیلی بھانجی ہوں"

پیچھے سے خالہ آئیں اور کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگیں۔

"سوتیلی نہیں ہو تم کچرے سے اٹھایا تھا تمہیں ۔۔۔ تبھی امراءاور اقراء سے مختلف عادات ہیں تمھاری۔۔۔ تین دن بعد منگنی ہے محترمہ کی اور طریقہ رتی بھر نہیں۔"

ارسہ نے فوراً سے بولا

"ہاں منگنی کونسی میری پسند سے ہو رہی ہے۔۔۔ارسل اکلوتا بھتیجا ہے اور امراء پہلی بھانجی تو انکی لو میرج کرارہی ہیں، عمر جو اکلوتا بھانجا اور چہیتا سپوت ہے آپکا اسکو جرمنی بھیج دیا تھا اقراء چھوٹی بھانجی اور روما اکلوتی بھتیجی ہے تو انکو کوریا بھیجنے کا پلان ہے بس میں کہیں بیچ میں رہ گئی ہوں بیچاری"

انہوں نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔"کہاں ہے بیچاری کون ہے بیچاری۔۔۔"

"ہاں خالہ میں کبھی آپکو نظر ہی نہیں آتی"

"تم زبان چلانے سے بہتر ہاتھ چلاؤ تو اچھا ہے۔"

ردا حکم صادر کر ہی رہیں تھیں جب عمر کچن میں آیا ۔۔۔اسکو دیکھتے ہی ارسہ کے تیور بدل گئے۔یوں اگنور کرا جیسے اسے دیکھا ہی نہ ہو۔عمر اندر آیا اور روما کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا نوڈلز بنا رہی ہو؟"

ارسہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔روما نے منہ پھلا کے اشارہ کیا کہ

(غصے میں ہے۔)

وہ بہت زور زور سے کٹنگ بورڈ پہ سبزیاں کاٹ رہی تھی۔ جیسے یہ ظاہر کر رہی ہو اسے آواز نہیں آرہی۔

"ویسے مجھے تو نوڈلز زہر لگتے ہیں اور اسکی مشابہت ک۔۔۔۔"

وہ اسکی پوری بات مکمل ہوئے بغیر مڑی ایک ہاتھ کمر پہ تھا اور ایک ہاتھ میں چھری۔

"تم خود کیا ہو۔۔۔جرمنی سے آئے ہو مارس یا پلیٹو سے نہیں جو اتنا اترا رہے ہو۔۔۔"

عمر سہما سا کہنے لگ

"میں نے تم سے تو کچھ کہا بھی نہیں"

"یہی تو عیاری ہے تمھاری۔۔۔ مجھ سے بات نہیں کرتے پر میرے بارے میں بات کرتے ہو"

"ہاں تم تو جیسے بہت بڑی سلیبرٹی ہو نہ جو میں تمھارے بارے میں بات کرونگا"

اسنے بال سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

ممانی اندر آئیں تو ان دونوں کی زبانوں کو بریک لگا۔

"عمر ارسل بلا رہا ہے تمہیں"

وہ جی کہتا ہوا چلا گیا۔اور انہوں نے مختلف خوشبوؤں کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"لڑکی تم نے تو بھوک بڑھادی میری"

"ممانی میں صرف چائنیز بنا رہی ہوں دیسی آپ ہی بنائیں گی۔"

ممانی دیگچی کا ڈھکن اٹھاتے ہوئے کہنے لگیں۔

"تم لڑکیوں کا بھی اچھا ہے چائنیز سیکھ لو جو دوسروں کا کلچر ہے اور اپنے کھانے وہ اللہ توکل پہ چھوڑ دو"

پھر جاتے جاتے کہنے لگیں

"لڑکے کو بھلے چائنیز، اٹیلین اچھا لگے مگر اسکے اماں ابا دیسی کھانوں سے ہی امپریس ہوتے ہیں۔"

وہ گئیں تو اقراء سلیپ سے جمپ کر کے اتری اور روما کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ممانی کی باتیں قائدا عظم کے چودہ نکات سے زیادہ مشکل ہوتی ہیں "

روما نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے جب ارسہ نے اسکی طرف تپتی ہوئ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"تم بھی روما کو بول رہی ہو جو الّا الاّ لذی نہ اُلاّلزی ہے"

وہ منہ بناتے ہوئے بولنے لگی۔

"توبہ ہے آپی کیسی مثالیں دیتی ہو اسکا مطلب کیا ہوا "

اقراء نے منہ بسورتے ہوئے بولا۔اور روما نے ہاتھ کے اشارے سے کہا

"اور ارسہ آپی کی اس سے بھی مشکل۔"

ارسہ نے ہاتھ کے نشان سے گول بناتے ہوئے کہا

""مطلب کے تھالی کا بینگن "

اور وہ سینک کی طرف مڑ گئ۔

روما نے اقراء کے کان میں کہا

"اس سے پہلے یہ ہمارا منچورین بنائیں نکل لو"

اور روما اقراء خاموشی سے باہر نکل گئیں۔

"ویسے مجھے ایک پوائنٹ یاد ہے"

روما نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔اقراء نے آبرو اٹھا کہ پوچھا

"کونسا"

"سندھ کو بمبئ سے الگ کرا جائے"

اقراء نے یہ سنکر اسکے کندھے میں ہاتھ ڈالا

"ارے واہ میری کزن تم تو جینئس ہو گی آؤ تمہیں کالا ٹیکا لگاؤں نظر نہ لگ جائے تمہیں"

روما اور اقراء اسوقت روما کے بیڈ روم میں بیٹھی تھیں۔بیڈ پہ وہ دونوں براجمان تھیں اور ارسہ ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی تب اقراء نے کہا

"آپکو کیا ہوا ہے بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی ہیں"

ارسہ نے ہاتھ پہ مکا بنا کہ مارا۔۔

"اسکا شروع سے یہی وطیرہ رہا ہے۔۔مجھے پھنسا کہ خود معصوم بننا"

اقراء نے روما کو دیکھتے ہوئے کہا

"مگر اس وقت غلطی آپکی تھی کیا ضرورت تھی کیک پہ یہ لکھوانے کی"

" کبھی کبھار مجھے شک ہوتا ہے اقراء تم اسکی سگی بہن ہو کہ میری"

"ظاہر ہے عمر بھائی کی"

اقراء نے سامنے پڑے گفٹ کو دیکھ کے کہا جو عمر جرمنی سے لایا تھا

ارسہ نے غصے سے اقراء کو دیکھا اور بولنے لگی

"آنا بیٹا کام کے لیئے"

اور جانے کے لیے مڑی اور پھر جیسے اسے کچھ یاد آیا اور واپس اقراء کی طرف آئ۔اور اسکے ہاتھ پہ جھپٹا مار کہ بریسلٹ کھولنے لگی۔

"میرا بریسلٹ دو تم اس کے قابل ہی نہیں ہو"

بہت جدوجہد کے بعد ارسہ نے وہ بریسلٹ لے لیا تو اقراء نے روما کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"چھوٹی بہن ہونے کے نقصانات ..."

روما انکی لڑائ کو انجوائے کر رہی تھی۔

"اقراء میرا بھی دل چاہتا ہے میری بھی بہن ہو اور میں بھی اس سے ایسے لڑوں"

اور اقراء اس بات پہ ہمم کہتے ہوئے سر ہلانے لگ گئ (جیسے کہہ رہی ہو ہوتی تو پوچھتی میں)

وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی جب وہ زینے پہ اس سے ملا۔

ارسہ نے اسکو دیکھا اور کمر پہ ہاتھ رکھ کے پوچھنے لگی

"بہت شوق ہے نہ مجھے ذلیل کروانے کا پڑ گئ ہو گی ٹھنڈ۔۔آٹھ سال کے بعد بھی وہی

پرانے حربے ہیں تمھارے ہاں۔۔۔۔مجھے برا بنانا اور خود اچھائ کا سہرا سر پہ سجانا"

عمر نے بے زاری سے اسکو دیکھا پھر بولنے لگا

"نوڈلز تم اب بھی بچپنے کی باتیں لیکر بیٹھی ہو۔وقت بدل گیا ہے ہم تم بدل گ ۓ ہیں"

اسنے ہاتھ کو سیدھا کر کے اوپر سے نیچے کرتے ہوئے کہا ۔۔

" گرگٹ اپنی فطرت سے کبھی نہیں بدلتا, تم عمر عیار ہو"

اسنے بھی لہک لہک کے کہا

"اور تم کون ہو چالیس چوروں کی سرغنہ ؟"

یہ کہتا وہ مزے سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چلا گیا اور ارسہ نے وہیں کھڑے کھڑے

اسکو منہ ہی منہ میں برے القابات سے نوازا۔

--------------------------------______-------

______________________________________-------

اگلی صبح وہ اٹھی تو ردا خالہ کی آواز آرہی تھی۔اسنے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دونوں بیڈ خالی تھے۔آنکھیں مسلتے ہوئے وہ کمرے سے باہر جانے لگی۔جاتے جاتے ڈریسنگ ٹیبل کے مرر میں نظر پڑی تو اپنا حلیہ دیکھ کے باہر جانے کا ارادہ ترک کر کے واش روم کی جانب مڑ گئی۔

باہر آئی تو صوفے پہ خالہ پیر پہ پیر رکھے امراء سے باتیں کر رہی تھیں۔اسکو دیکھتے ہی بولیں۔

"کل منگنی ہے تمھاری۔۔۔لڑکیاں پاگل ہو جاتی ہیں تیاریوں میں"

"فہد کو پاگل منگیتر تھوڑی چاہیے"

ارسہ انکے برابر میں صوفے پہ آ کے بیٹھتے ہوئے کہنے لگی۔

"چلو پیاری لڑکی ناشتہ لاؤ میرے لیے"

امراء نے اسے غصے سے دیکھا۔

"کیوں جب میں اور اقراء ناشتہ کر رہے تھے تب کیوں نہیں اٹھی تم اب خود بناؤ گی ناشتہ"

"سبکی گڈ بکس میں رہنا سوائے اپنی بہن کے"

وہ یہ بولتی ہوئی وہاں سے اٹھ کے جانے لگی۔جب سامنے سے علی آیا-ارسہ نے اسکی

کیپ اتار کے بال بگاڑتے ہوئے کہا

"کیوں بھئی ہیرو اسکول نہیں گ ۓ؟"

بچے نے معصومیت سے کہا

"نہیں۔۔۔چاچو کی آنکھ نہیں کھلی تھی۔"

ردا خالہ نے اسے پیار سے اپنے پاس بٹھایا۔

جب سامنے سے ایک آدمی آیا۔وہ عمر میں 3938 کا لگتا تھا۔اسنے خود کو گرومڈ کیا ہوا تھا۔

اسے دیکھتے ہی ارسہ اور امراء کے منہ سے ساتھ "سلام چاچو" نکلا۔

ردا اسکو دیکھ کے اگنور کرنے لگ گئیں۔

"کیسی ہو لڑکیوں۔۔۔"

ارسہ نے دور سے ہی تیز آواز میں پوچھا۔

"چاچو چاۓ بنا رہی تھی۔۔پیئں گے آپ"

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔"

وہ یہ کہتے ہوئے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گ ئے۔

ارسہ انکی بات سنکے انکے قریب آئی۔

انہوں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔ بات وہ اس سے کر رہے تھے مگر ٹیڑھی ٹیڑھی آنکھوں سے ردا کو دیکھ رہے تھے۔

"بیٹا ویسے تمھاری خالہ کو جلد فیصلے لینے کی عادت ہے۔۔۔ تمھاری پسند تو ہے نہ یا تمھاری خالہ نے بس حکم جاری کر دیا تھا"

اس بات پہ ردا ایک دم اٹھی اور اس آدمی کے روبرو کھڑی ہو گئی۔ وہ بھی کھڑے ہو گ ئے۔

"کیا مسلہ ہے حاشر۔۔۔ کیوں میری بھانجیوں کو بھڑکاتے رہتے ہو تم"

"تمھاری بھانجیاں ہیں تو میری بھی بھتیجیاں ہیں۔۔۔ جتنا حق تمھارا اتنا میرا ہے ان پہ"

ارسہ ہاتھ باندھ کے دیوار کا سہارا لیے اس سیچوئشن کو انجوائے کر رہی تھی۔ اور امراء پریشانی سے کبھی ردا کو دیکھتی کبھی حاشر کو۔

"مگر مرتے ہوئے آپا نے انکی ذمہ داری مجھے سونپی تھی۔اور میں تو اس گھر میں آنا پسند نہ کروں صرف اپنی بھانجیوں کی وجہ سے آتی ہوں"

"ارے بہت احسان ہے آپکا۔۔۔مہینے میں ایک دو بار یہاں آجاتی ہیں ہمیں دیدار ہی نصیب ہو جاتا ہے۔۔۔ورنہ تو انکو ہی بلاتی ہیں وہاں"

علی بھی باری باری دونوں کو دیکھ رہا تھا

اس بات پہ ردا نے "چھچھورا" کہا اور اپنا بیگ اٹھا کہ یہ جا وہ جا۔

"چاچو آپ کیوں چھیڑتے ہیں خالہ کو۔۔۔وہ نہیں کریں گی اب شادی"

امراء نے ردا خالہ کو جاتے ہوئے دیکھا اور کہنے لگی۔

"ارے لڑکی یقین کا نام سنا ہے نہ بس مجھے وہ ہے اللہ پہ"

"سچے عاشق ہیں آپ ویسے خالہ کے"

ارسہ پورے سین سے لطف اندوز ہوتی ہوئ کچن میں گئ۔

وہ عرفات ماموں کے گھر میں تھیں۔دوپہر کے کوئی تین بج رہے تھے۔ارسہ ڈارک گرین لان کی لانگ فراک پہنے تھی۔ہلکے ہلکے سے بادل چھائے تھے آسمان پہ- لیکن بارش سے پہلے کا حبس فضا میں تھا۔

امراء نے شاپنگ بیگ میں تین چار سوٹ رکھتے ہوئے کہا۔

"میں ٹیلر کو سوٹ ڈالنے جارہی ہوں اپنے بھی سوٹ دیدو اور ڈیزائن واٹس ایپ کردو"

ارسہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔چہرے پہ ایک شیطانی چمک آئی جیسے دماغ چلا ہو۔

"وہ کپڑوں کو شیلنگ نہیں کرتا۔۔۔میں خود کر کے اسے دونگی۔"

ارسہ کے چہرے سے صاف لگتا تھا بہانہ بنارہی ہے۔

امراء نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"شرم کرو پچھلی بار بھولا تھا بس۔۔۔دنیا میں کوئی محفوظ ہے تمھارے شر سے کچھ نہیں تو اب اس ٹیلر کے پیچھے پڑ گئی تم"

ارسہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا کہا۔عمر گارڈن میں بیٹھا کال پہ بات کر رہا تھا وہ بلیک شرٹ پہ اولیو گرین ٹراؤزر پہنا تھا۔جب ارسہ ہاتھ میں ٹرے لے کے اس کی

طرف آئی۔اس ٹرے میں ایک گلاس تھااور اس گلاس میں نیلا پانی چھلک رہا تھا۔وہ گلاس اسنے عمر کو تھمادیا اور بڑے پیار سے مسکرا کر کہنے لگی تم تھکے ہوئے لگ رہے تھے اور حبس بھی ہو رہا تھا اس لیے میں نے سوچا بلو بیری لمکا بنالوں۔عمر نے شکی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

____

اسلام علیکم !.

اگر آپ بھی لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم فراہم کر رہے ہیں آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم جو آپ کے لکھی ہوئی پوسٹ کو دنیا تک پہنچائیں گا۔

اپنا ناول، ناولٹ، آرٹیکل، افسانہ، شاعری یا کچھ بھی لکھا ہو پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔

Mklibrary13@gmail.com

اس کے علاوہ آپ ہمارے انسٹا گرام اور واٹس ایپ پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

What's up Number: +92-3144810202

Instagram:mklibrary.official

____

"تم اتنی سوئیٹ نہیں ہو یہ میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی"

اس پہ ارسہ تلملائی۔

"تمہارے ساتھ نیکی کرو تمہیں تب بھی برا لگتا ہے اور تمہارے ساتھ بدی کرو تو اس میں تو تمہاری موت واقع ہو جاتی ہے"

عمر نے تفتیشی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس گلاس کو منہ لگایا۔ عمر گھونٹ لے چکا تھا۔ اور اب برا سا منہ بنا کے کلی کر رہا تھا۔ کہنے لگا

"یہ کیا بد تمیزی ہے----- کیا ہے یہ۔۔۔"

ارسہ کھل کے مسکرائی اور بناوٹ کے ساتھ بولی

"چچ چچ۔۔ کیا ہوا عمر ڈرنک پسند نہیں آئی لان کے شیلنگ ہوئے کپڑوں کا لمکا"

عمر نے گلاس کا سارا پانی سائیڈ میں پھینکتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا وہ آواز کو کبھی تیز نہیں کرتا تھا درمیانے لہجے میں ایسا بولتا کے سامنے والا تپ جائے۔

"سانپ سے زہر کی توقع ہی کی جاسکتی تھی یہ کس چیز کا بدلا تھا ویسے"

اس بات پہ ارسہ تپ گی آواز اونچی ہو گئ۔

"ادھار تو اتنی ہے تم پہ میری کے چکا چکا کے تھک جاؤ گے"

"اوہ۔۔۔ہیلو مجھ سے تمیز سے بات کیا کرو بڑا ہوں میں تم سے" عمر بھی بغیر لحاظ کے بولا-

ارسہ نے ایک ہاتھ کمر پہ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اشارے کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"اوہ میں تو بھول گی آپ جناب عزت مآب۔۔۔ سینئر سٹیزن جو ٹھہرے۔۔۔آپکا تو اسپیشل پروٹوکول بنتا ہے"

عمر نے اسکی طرف بھنویں چڑھاتے ہوئے اور شہادت کی انگلی اسکی کنپٹی کی طرف بجاتے ہوئے کہا

"مسلہ سارا یہاں کا ہے علاج کراؤ اپنا"

ارسہ نے اسکے ہاتھ کو دور ہٹاتے ہوئے کہا

"اتنی ہی فکر لاحق ہے تو تم کرا دو نہ علاج میرا"

عمر نے سنی ان سنی کر دی اور وہاں سے جانے کے لیے مڑ گیا۔اور وہ پیچھے سے چلاتی رہ گئ۔

"پیسے کی بات کرو تو بہرہ بن جائے گا"

وہ اوپر آرہا تھا جب امراء نے اسکے اتنے برے موڈ میں دیکھا تو پوچھ لیا

"کیا ہوا ہے عمر"

"تمھاری پیاری منجھلی بہن نے مجھے شیلنگ کا پانی پلایا ہے۔مجھے تو فہد پہ ترس آرہا ہے"

پیچھے سے ارسہ نے اسکا آخری جملہ سن لیا تھا۔تپ کے کہنے لگی

"باپ نہ بنو تم اسکے آئ سمجھ"

وہ جواب دیۓ بغیر آگے بڑھ گیا۔

امراء اسکو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔اسے ہنسی بھی آرہی تھی۔پھر کہنے لگی

"مطلب تم چیز کیا ہو ارسہ کپڑوں کو شیلنگ کر کے تم نے اسکا پانی عمر کو پلا دیا"

"مرا نہیں ہے وہ اور تمہیں اسکی سگی بننے کی ضرورت نہیں ہے" ارسہ سیڑھیاں مزے سے چڑھتے ہوئے کہنے لگی۔

"ارسہ مجھے تو لگتا ہے شیطان بھی تم سے کلاسز لیتا ہوگا"

امراء نے ہنسی کو کنڑول کر کے کہا ارسہ نے بڑے چل ہو کے جواب دیا

"تمہیں بھی دیدونگی میری جان مگر تم افورڈ نہیں کر پاؤ گی۔۔۔ خیر جب ڈسکاؤنٹ آفر چلاؤں تو آنا"

امراء اسے یوں دیکھتے ہوئے گئ (اسکا کچھ نہیں بن سکتا)

امراء اور ارسہ صوفے پہ بیٹھی شاپنگ بیگز پھلائے جیولری اور کپڑے ایک دوسرے کو دکھارہیں تھیں۔ جب روما اور اقراء ڈھول لیکر آئیں اور اسکو عجیب وغریب طریقے سے بجانے لگیں۔۔ساتھ ساتھ وہ بے سرا گانا گارہی تھیں۔ جب ارسل اور عمر کمرے میں آئے ۔ عمر نے کانوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"کیا بکواس ہے یہ"

اقراء نے ڈھول عمر کے آگے کر دیا

"تو آپ گانا گائیں اپنی بہن کی منگنی کی خوشی میں"

عمر جواب دیتا اس سے پہلے ارسہ بول اٹھی۔

"کیوں یہ کیا ققنس ہے؟"

روما اور اقراء نے حیرت سے پوچھا "ققنس کیا ارسہ آپی"

"یہ ایک روایتی خوش رنگ اور خوش آواز پرندہ ہوتا ہے کہتے ہیں اس کی چونچ میں 360 سوراخ ہوتے ہیں اور وہ ہر سوراخ سے ایک راگ نکالتا ہے"

امراء نے حیرت سے کہا

"پتہ نہیں میں نے تو کبھی اس کے بارے میں نہیں سنا"

ارسہ بھی مزے سے کہنے لگی

"میں نے بھی کبھی نہیں سنا تھا کل انسٹا گرام پہ پڑھا تھا"

اب کے عمر تپ کے بولا اور اسکو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"اف سوشل میڈیا پہ آنے والا ہر ٹوٹکا ہر انفارمیشن تم لڑکیوں کو صحیح کیوں لگتا ہے"

ارسہ نے بھی اپنی ساری توجہ کپڑوں سے ہٹا کے عمر کو دیکھا

"اور تم لڑکوں کو ہماری ہر بات غلط کیوں لگتی ہے"

عمر نے ڈھول کو پرے کرتے ہوئے کہا۔

"اپنی بہن کی منگنی سے زیادہ مجھے اس لڑکے کی فکر ہے جسکے یہ پلے پڑنے والی ہے"

ارسہ نے اسکے سامنے سے گزرتے ہوئے کہا

"امراء سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو کال کر کے کہنا ہمارے گھر میں ایک آلائش پڑی ہے اسے لے جائیں"

اور سیڑھیاں مزے سے چڑھنے لگی۔

"روما نے اقراء سے پوچھا آلائش کیا"

ارسل نے ہنستے ہوئے کہا

"جانور کی اجڑی اور اسی قسم کے گوشت کو کہتے ہیں"

اور عمر کا برا سا منہ بن گیا-تپ کے کہنے لگا

"زبان ہے یا قینچی"

____

حاشر، علی،ارسل اور عمر کرکٹ کھیل رہے تھے اور عرفات صاحب کرسی پہ بیٹھے جوس پی رہے تھے—معلوم ہوتا تھا وہ وہاں پر امپائر کا کردار ادا کر رہے ہیں-جب علی آؤٹ ہو گیا تو ارسل کہنے لگا

"اگر یہاں پر ارسہ ہوتی نا تو عمر تمہیں بتاتی"

عمر نیوی بلو شرٹ پہ وائٹ ٹراؤزر پہنے ہوئے تھا حیرت سے ارسل کو دیکھا

"کیا مطلب ارسہ اب بھی کرکٹ کھیلتی ہے؟"

آگے سے حاشر نے کہا

"ہاں ایسی کرکٹ کھیلتی ہے کہ چھکے چھڑوا دیتی"

اتنے میں ارسہ چلتی ہوئی آئی تو عمر نے ارسل کے کان میں کہا

"think of devil and devil is here"

ارسل نے چھیڑتے ہوئے کہا

"اچھا تو تم میری بہن کو devil کہہ رہے ہو"

عمر نے کانوں کو ہاتھ لگا کہ کہا

"میں نے تو محاورہ کہا تھا اب تم اس کو خود شیطان سے ملا رہے ہو تو میں کیا کروں"

ارسل نے ہنستے ہوئے کہا

"ہاں ویسے evil emoji جیسی تو ہے"

یہ کہہ کے وہ دونوں تالی مار کے ہنسے-ارسہ نے کمر پہ ہاتھ رکھے اور کہنے لگی

"تو کھیلیں پھر---ویسے بھی مجھے عمر کو ہرانے میں بہت مزہ آئے گا"

عمر نے بھی منہ بنا کے کہا

"ہاں جیسے میں تم سے یہاں پر ہارنے کے لیے بیٹھا ہوں نہ"

ارسہ نے بالوں کو جوڑے میں باندھتے ہوئے کہا

"ہارتے تو تم مجھ سے بچپن سے آئے ہو--- یاد ہے جب میں نے تمہیں لوڈو میں ہرایا تھا اور تم نے جلن میں میری سنڈریلا والے شوز کھڑکی سے باہر پھینک دیے تھے"

عمر نے بھی ہاتھ میں پکڑا بیڈ پھینکا اور اسکے سامنے جا کے کھڑا ہوا

"یہ میں نے لوڈو میں ہارنے کی وجہ سے نہیں کیا تھا یہ میں نے اس لیے کیا تھا کہ میں تمہارے پیار سے گال نوچ رہا تھا اور تم نے ڈھنڈورا پیٹ کے سب کو یہ بتایا تھا کہ میں نے تمہیں مارا ہے"

ارسہ مزید غصے میں آئی

"اور تم نے کیا کیا تھا میری عید کی شرٹ چاند رات پر تم نے اپنے دوست کی بہن کو دیدی تھی"

عمر کی آواز بھی تیز ہوئی بیچ میں حاشر چپ کرا رہے تھے مگر انکی کوئی سن نہیں رہا تھا-

"ایسے بول رہی ہو کہ پھر تم شرافت سے بیٹھ گئی تھی——یاد ہے مجھے، اپنے آپ کو جان بوجھ کے جھولے سے گرادیا تھا تم نے اور نام میرا لگایا تھا۔۔ سستا اسٹار پلس"

ارسل ارسہ کو آ کے چپ کرانے لگا مگر وہ بولے جا رہی تھی۔

"پھر بھول گئے تم نے مجھے کمرے میں بند کر کے بھوت کا ماسک پہن کے کیسے ڈرایا تھا---حالانکے ڈرانے کے لیے تمھاری اصل شکل کافی تھی بلکہ ہے"

ارسل نے عمر کا ہاتھ پکڑ کے اسے سائیڈ میں کرنا چاہا مگر عمر نے اسے پیچھے کیا اور کہنے لگا

"تو تم کون سی سیدھی ہو جو اسٹوری رائٹنگ کمپٹیشن کے لیے میں نے اسٹوری لکھی تھی اور تم نے وہ چرا کر اپنے نام سے سکول میں دے دی تھی"

اس بات پہ ارسہ کا قہقہ نکلا

"وہ سین میرا فیورٹ تھا جب میں کمپٹیشن جیتی تھی تمہاری چھچھوندر جیسی شکل دیکھنے کے لائق تھی"

عرفات صاحب کا چپس کا باؤل ختم ہوا تو انھوں نے زور سے کہا

"چپ کرو"

ان دونوں کو چپ لگی تو حاشر نے ان دونوں کو سائیڈ میں کرتے ہوئے کہا

"ہم یہاں پر کرکٹ کھیلنے کے لیے بیٹھے تھے WWE نہیں۔"

وہ آڑو کے رنگ کہ کام والے سوٹ میں ملبوس تھی۔ بال آج اسٹریٹ تھے۔ دوپٹہ گلے میں تھا۔وہ اپنی منگنی کے لیے تیار تھی۔اور اپنی سیلفیز لے رہی تھی۔جب حاشر اسکے پاس آئے۔

"آج تو اپنی خالہ جیسی لگ رہی ہو"

اسکو ہر کوئی ردا میں ہی ملاتا تھا اور آج بال اسٹریٹ کر کے وہ بلکل ان جیسی ہی لگ رہی تھی

۔

"چاچو بے فکر رہیں آہستہ آہستہ آپکا بھی کوئی سین بنائیں گے۔آپ عمر سے بات کریں۔ خالہ عمر کی کوئی بات نہیں ٹالتیں"

انہوں نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا۔اور اداس مسکراہٹ سے بولے۔

"امید تو ہے مگر اب وقت آگے چلا گیا ہے بہت"

"تو آپ آگے کیوں نہیں بڑھے"

ارسہ نے انہی کے لہجے میں پوچھا۔

"تمھاری خالہ قید کر کے چلی گئ ہے اور مجھے اس قید سے پیار ہے"

پھر آواز کو دھیما کیا اور اسے آنکھ مارتے ہوئے بولے

اور سچ بتاؤں مجھے رات، اور اسکی یادیں بیسٹ کومبو لگتا ہے"

وہ قہقہ لگا کہ ہنستے ہوئے بولی

"ویسے خالہ آپکو چھیچھورا غلط نہیں کہتیں"

عرفات صاحب اور ثمرہ ممانی سب سے ہنس کہ مسکرا کے مل رہے تھے۔لان میں ہلکی ڈیکوریشن تھی مگر اچھی لگ رہی تھی۔ وہ فہد کے برابر میں بیٹھی تھی۔فہد سے کوئ مذاق کرتا تو ہلکا سا مسکراتا۔جب رسم کے لیے ارسل اور عمرا سٹیج پہ بیٹھے، تو ردا اور ثمرہ ممانی ساتھ کھڑے تھے۔ ثمرہ نے ردا کے کان میں آہستہ سے بولا

"ویسے ردا ساری بات نصیب کی ہوتی ہے لیکن ارسہ فہد سے زیادہ عمر کے ساتھ اچھی لگتی ہے"

ردا اپنی سیاہ ساڑھی کا پلو سنبھالتے ہوئے بولیں

"میں نے کوشش کی تھی مگر آج کل کی جنریشن اپنے آپکو عقل کل سمجھتی ہے"

ثمرہ بھی انکی حامی بھرتے ہوئے بولیں

"ہاں اور ہمیں یوں سمجھاتے جیسے یہ ہمارے ماں باپ ہوں"

وہ انکی بات غور سے سن رہیں تھیں تب حاشر برابر میں آ کے کھڑا ہو گیا۔

"جی بھابھی بلکل صحیح کہ رہیں آپ"

"ارے شکریہ حاشر۔۔۔ عرفات کہ رہے تھے تم نے ڈیکوریشن بہت اچھی کرائ ہے ۔۔۔ارسل کی مہندی پہ بھی تم سے ہی بولیں گے"

"بلکل بھابھی"

حاشر نے تابیداری سے سر کو ہلایا۔ردا کی نظر سامنے ہی تھی۔

حاشر نے ردا کو دیکھا پھر کہنے لگے۔

"سمجھ نہیں آرہا کہ دلہن کون ہے"

ردا نے بھی لمحے میں جواب دیا

"سمجھ سکتی ہوں حاشر تمھاری عمر کا تقاضا ہے - عقل خراب تو ہونی ہی ہے نہ"

حاشر اس بات پہ مسکرا دیا۔وہ یہ بول کے رکی نہیں آگے چلی گئیں۔

وہ کمرے میں جیولری اتار رہی تھی۔جب امراء اسکے کمرے میں آئ۔میک اپ اسکے چہرے پہ تھا مگر کپڑے وہ تبدیل کر چکی تھی۔

"چلو ارسہ دو منٹ میں چینج کر لو پھر باہر چائے پی کے آتے ہیں"

ارسہ نے برا سا منہ بنا کہ کہا

"میرا موڈ نہیں"

امراء نے اسکی شکل غور سے دیکھی پھر اسکے سامنے آ کے بیٹھی۔

"کوئ مسلہ ہے؟"

"تمھاری جب ارسل سے منگنی ہوئ تھی تم ایکسائٹڈ تھی؟"

"ہاں بہت۔۔۔۔"امراء نے خوشی سے جواب دیا-

"مجھے خوشی نہیں ہے۔۔پتا نہیں کیوں"ارسہ نے نا سمجھی سے کہا-

"یہ ناخوشی نہیں تھکن ہے کل سے سوئ بھی تو نہیں"

امراء نے اسے سمجھایا۔

وہ یہ بول کے چلی گئ۔اور ارسہ گہری سوچوں میں ڈوبی اپنی چوڑیاں اتارنے لگی۔

رات کے ڈیڑھ بج رہے تھے۔اور وہ ایک ڈھابے کے تخت پہ بیٹھے تھے۔ حاشر اپنی گاڑی کو پارک کرتا ہوا ردا کو دور سے ہی نظر آگیا تھا۔

"اسکو تم میں سے کسنے بلایا ہے؟؟"

ردا کے ماتھے پہ بل آئے

اقراء نے روما کی طرف اشارہ کیا

____

اسلام علیکم !.

اگر آپ بھی لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم فراہم کر رہے ہیں آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم جو آپ کے لکھی ہوئی پوسٹ کو دنیا تک پہنچائیں گا۔

اپنا ناول، ناولٹ، آرٹیکل، افسانہ، شاعری یا کچھ بھی لکھا ہو پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔

Mklibrary13@gmail.com

اس کے علاوہ آپ ہمارے انسٹا گرام اور واٹس ایپ پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

What's up Number: +92-3144810202

Instagram:mklibrary.official

____

"روما نے اسٹیٹس لگایا تھا"

ردا خالہ نے افسوس سے ان دونوں کو دیکھا۔ حاشر آ کر عمر اور ارسل کے ساتھ بیٹھ گیا ۔جب پٹھان بچہ چائے کی تھال ان سب کے آگے رکھ کے گیا تو عمر ردا خالہ کو چائے دیتے ہوئے مخاطب ہوا۔

"خالہ ویسے فہد مجھے عجیب سا لگا"

وہ ارسہ کو چڑانے کے موڈ میں تھا۔ مگر ارسہ خاموشی سے چائے پی رہی تھی اور وہاں پہ جو بلی بیٹھی تھی اسے دیکھ رہی تھی

"مجھے تو ارسہ کے چہرے پہ بھی کوئی خوشی نظر نہیں آئی"

حاشر نے جواب دیا۔

"پتا نہیں یار میں نے نوٹ نہیں کیا"

ارسل نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"تو تم دونوں بس ایک دوسرے کو نوٹ جو کرتے ہو۔۔۔وہ ایک مثل ہے نہ آگ لگے چاہے بستی میں ارسل امراء اپنی مستی میں"

عمر نے ہنستے ہوئے کہا۔ارسل بھی امراء کو دیکھ کے ہنسنے لگا۔

"بس اب تم اور ردا پھوپھو بھی شادی کا سوچو"

ارسل نے ردا اور عمر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

عمر کی نظریں غیر ارادی طور پہ بار بار ارسہ کی طرف اٹھ رہیں تھیں۔وہ گہری سوچوں میں گم تھی۔اسٹریٹ بال اسکے چہرے کے آگے آرہے تھے۔

اپنے نام پہ ردا نے سر اٹھا کہ ارسل کو دیکھا۔

"ادھر بات سنو میں تمھاری پھوپھو ہوں تم میری نہیں۔۔۔آئندہ یہ بکواس کی تو منہ ٹوٹا ہوا ملیگا"

لہجے میں کرختگی تھی۔ حاشر کو دیکھ کے بات کی گئ تھی۔حاشر نے نظریں چرا کے عمر کو مخاطب کیا۔

"تمہارا کیا ارادہ ہے اب عمر"

"آئیڈیل مل جائے تو کرلونگا"

حاشر نے حیرت سے عمر کو اس جواب پہ دیکھا۔۔۔

"اتنے میچیور بندے سے مجھے یہ توقع نہیں تھی۔ آئیڈیل ایگزیکٹلی ہوتا کیا ہے ؟۔۔۔"

انہوں نے باری باری سبکو دیکھ کے پوچھا ہنوز سناٹا تھا۔ ارسہ بھی اب انکو دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ بولنے لگے اور سب نے چپ سادھ لی

"ائیڈیل آئڈل idol ہوتا ہے بت اور بت رسواہی کراتے ہیں۔۔ اسلیۓ اس کو جتنی جلدی توڑ دیا جاۓ اتنا بہتر ہے ورنہ انسان کہیں کا نہیں رہتا۔۔۔"

"تو مطلب آپ کہ رہے ہیں اپنے لائف پارٹنر میں کوالیٹیز نہیں دیکھنی چاہیں ؟؟"

عمر نے سوال کیا۔

"نہیں کوالیٹیز دیکھنا ایک الگ چیز ہے۔۔۔ اور اپنے آپکو فلیکسیبل کرنا الگ۔ اپنے آپکو فلیکسیبل کرنا بت توڑنے کے جیسا ہے۔۔۔ مثال کے طور پہ تمہیں خوبصورت لڑکی چاہیے۔۔ مس پرفیکٹ تمہیں کہیں نہیں ملے گی۔ قد کی اونچی ہو گی تو اخلاق کی نیچی، آنکھیں بڑی ہو نگی تو دل چھوٹا۔۔۔ یہ جو تم نے ایک معیار سیٹ کر لیا ہے اس سے پیچھے ہٹو۔۔۔ کیونکے تم بھی مسٹر پرفیکٹ نہیں ہو"

ردا خالہ فوراً سے کہنے لگیں

"کیا کمی ہے میرے اکلوتے بھانجے میں؟"

"کمی سب میں ہوتی ہے ردا مگر سمجھنے والے مل جائیں تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔"

وہ اس بات کو بہت سنجیدہ کر گئے تھے۔

اور جانے کے لیے اٹھ گئے۔

"چلو ہم بھی چلتے ہیں"

ارسل نے گاڑی کی چابی سنبھالتے ہوئے کہا۔ سب آگے چل رہے تھے جب وہ ارسہ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

"تم اور خاموشی مترادف ہیں، خیر ہے نہ؟"

"جب بھی بولنا بکواس ہی بولنا"

"ویسے نوڈلز آج بال اسٹریٹ سے تو تم پہچان میں ہی نہیں آرہی تھی"

وہ اسے چھیڑتا ہوا آگے نکل گیا۔

اور وہ پیچھے سے تپ کے بولی اور تقریباً بھاگتی ہوئی اسکے برابر آگئی۔

"میں نے علی کی کتاب میں کل ہی ایک محاورہ پڑھا تھا۔"

عمر نے آبرو اٹھائی مطلب تھا "کیا"۔

"ایک دن کا مہمان دو دن کا مہمان تیسرے دن وبال جان"

وہ یہ کہ کے رکی نہیں۔

عمر کے لبوں پہ مسکراہٹ ابھری۔ آنکھوں کے سامنے ایک دھندلا منظر چھایا-اسے سمجھ نہیں آئی اسے یہ بات اسوقت کیوں یاد آرہی ہے-

دو مہینے پہلے

عمر کچن میں کھڑا کچھ کو کنگ کررہا تھا جب موبائل پر ردا خالہ کی کال آئی اس نے موبائل کو کندھے اور گال کے بیچ میں رکھا اور ساتھ ساتھ چھری سے سبزیاں کاٹنے لگا موبائل سے ردا خالہ کی آواز آرہی تھی

"میں نے تمہارے لیے لڑکی پسند کرلی ہے اب کی بار پاکستان آئے تو اس سے تمہاری شادی کراؤں گی"

عمر کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیلی

"کس لڑکی کو پسند کر لیا ہے ؟؟"

موبائل سے آواز گونجی

"ارسہ کو"

اور عمر کے چہرے پہ ایسے تاثرات آئے جیسے اس کو کسی گنڈے نے لوٹ لیا

"نہیں خالہ میں اس چیز کی آپ کو بالکل اجازت نہیں دوں گا خالہ ہم دونوں کی انڈرسٹینڈنگ ہی نہیں ہو سکتی ہے وہ مشرق ہے میں مغرب ہوں آپ کو یاد نہیں ہے میرے لاہور سیٹل ہونے تک کتنا لڑتے تھے ہم لوگ اس کے علاوہ اس نے مجھے بلاک کرا ہوا ہے۔ ہمارا جو کزن گروپ ہے اس میں اگر میں کوئی بھی چیز سینڈ کرتا ہوں تو اس میں وہ کوئی ریپلائی تک نہیں دیتی ہے اول تو میں شادی کے لیے مر نہیں رہا اور اگر آپ نے شادی کروانی ہے تو کم سے کم وہ لڑکی ارسہ نہیں ہونی چاہیے کیونکہ وہ اگر دنیا کی آخری لڑکی بھی ہوئی نا تو میں ساری زندگی کنوارا رہنا پسند کروں گا لیکن میں اس لڑکی سے شادی نہیں کروں گا"

وہ بغیر سانس لیے بولے جا رہا تھا۔

ردا نے افسوس سے کہا

"اچھا تو اب تم اتنے بڑے ہو گئے کہ تم مجھے اجازت دو گے اگر ابھی تمہاری ماں حیات ہوتی نا تو وہ تم سے پوچھتی نہیں بلکہ حکم دیتیں اور آئندہ اگر تم نے اتنی زبان چلائی نا میرے آگے جرمنی پہنچ کے ماروں گی اور ویسے اتنی امپورٹی کی امید نہیں تھی تم سے چلو وہ تم سے چھوٹی ہے عمر میں لیکن تم تو سمجھدار ہو ویسے بھی شادی کے بعد ہر انسان سیٹ ہو جاتا ہے"

عمر نے چھری سائیڈ میں کی اور کہنے لگا

"خالہ میں اس امید پر کہ سب سیٹ ہو جاتا ہے شادی کر لوں میں قربانی کا بکرا بن جاؤں بلکل بھی نہیں اور پلیز خالہ آپ مجھ سے کسی تیسرے بندے کی وجہ سے ناراض نہ ہوں آپ جانتی ہیں نا میں آپ کی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتا"

ردا خالہ نے افسوس سے بغیر اللہ حافظ کیے فون بند کر دیا عمر نے موبائل کو پرے پھینکا اور کہنے لگا

"ردا خالہ اپنی جوانی میں بالکل ارسہ جیسی ہوں گی مطلب حد دیکھو یار نوڈلز ہی رہ گئ ہے میرے لیے کبھی کبھار ردا خالہ کا ٹیسٹ بھی مجھے سمجھ نہیں آتا"

وہ دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گیا

وہ صبح اٹھی تو امراء کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔اسنے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا۔

"کہاں کی تیاری ہے"

"میں ثمرہ ممانی کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جا رہی ہوں تم اقراءاور روما کے اسکول چلی جانا آج انکا رزلٹ ہے"

ارسہ نے جمائی لیتے ہوئے اچھا کہا۔

وہ فریش ہو کے کمرے میں آئی تو فہد کی کال آ رہی تھی۔

"جی۔۔۔"

"فری ہو تو مل سکتے ہیں"

"ہاں روما اور اقراء کے اسکول جا رہی تھی۔اچھا ہے تم میرے ساتھ انکے اسکول چلے جانا"

فہد کا منہ برا سا ہو گیا۔

"اب میں تمھاری بہنوں کے سامنے باتیں کرونگا"

ارسہ کے ماتھے پہ بل آئے۔

"ظاہر ہے وہ میرے ساتھ ہونگی"

"چھوڑ دو بعد میں بات کرلیں گے "

فہد نے یہ کہ کے ٹھا سے موبائل بند کر دیا۔

اسنے موبائل کو پرے کیا۔"دفعہ ہو"

وہ اقراء کو لیکے عرفات ماموں کے گھر بائیک پہ پہنچی تو عمر اور روما ساتھ کھڑے تھے۔ عمر گرین شرٹ پہ وائٹ پینٹ پہنے تھا عمر نے اسکو دیکھتے ہوئے روما سے کہا۔

"اقراء تو اپنے بھائی کے ساتھ آ گئی۔اب تم چلو"

روما اس بات پہ ہنسنے لگ گئی۔۔

ارسہ نے شارٹ شرٹ پہ جینز پہنی تھی۔اور دوپٹہ کو اپنے آگے دائیں بائیں کندھے پہ گرا دیا تھا۔ ہیلمٹ اتارا تو گھنگریالے بال پونی میں تھے۔ اسے تیار دیکھ کے ارسہ نے ابرو اٹھا کے پوچھا۔

"تم اس کے ساتھ جا رہی ہو؟"

"ہاں یہ میرے ساتھ جا رہی ہے"

جواب عمر کی طرف سے آیا ارسہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے پہلے روما پھر عمر کی طرف دیکھا

"دیکھ لو اقراء دوست دوست نہ رہا۔ پارٹی بدل لی"

ارسہ نے بائیک پہ کک لگاتے ہوئے کہا۔

روما نے اقراء کو پیار سے دیکھا۔اقراء نے منہ موڑ لیا۔اور ارسہ بائیک کو لیکے یہ جا وہ جا۔روما کو عمر نے اشارہ کیا۔

"چلو"

وہ گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

وہ دونوں برابر میں بیٹھے تھے۔نیوی بلو گاؤن اور ڈائ ہیئر والی ٹیچر سامنے بیٹھی عمر کو ہی دیکھ کے بات کر رہی تھیں۔وہ جعلی مسکراہٹ سجائے ذاتی سوال کر رہی تھیں جسپہ عمر نے صاف گوئ سے کام لیا۔

"میں اپنے بہن کا رزلٹ لینے آیا ہوں بی بی سی کا انٹرویو دینے نہیں"

ٹیچر اپنی انسلٹ پہ ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ کسی نے سن نہ لیا ہو- پھر کہنے لگی

"مجھے تو پتا ہی نہیں تھا روما کے بھائ آپ ہیں"

ٹیچر کے چہرے پہ جعلی مسکراہٹ ہنوز سجی تھی۔

وہ اکھڑے لہجے میں کہنے لگا۔

"سگی بہن نہیں ہے ہاں اس سے بھی بڑھکر ہیں یہ دونوں"

لفظ دونوں سنکر ٹیچر نے برابر میں بیٹھی ارسہ اور پھر اقراء کو دیکھا۔اور اس بات پہ ارسہ نے عمر کو۔

"دونوں پڑھائی میں تو اے ون ہیں، شارپ مائنڈڈ،، لیکن تھوڑی سی بد تمیز ہیں کوئی ایک سناتا ہے تو آگے سے سو سناتی ہیں"

ارسہ نے فخریہ انداز سے دونوں کو دیکھا۔اور تھمبز اپ کر کے ان دونوں کو سراہا۔

عمر بلکل سیریئس منہ بنا کے پیچھے ہوا اور ارسہ کے کان میں کہنے لگا۔

"یہ عادت دو سو فیصد یقین ہے مجھے تم سے آئی ہے ان دونوں میں"

ارسہ نے اسے کہنی مار کے چپ کرایا۔

وہ پارکنگ میں آیا تو ارسہ کو دیکھتے ہوئے کہنا لگا

"تم اپنے بچوں کی بھی یہی تربیت کرو گی؟؟ کیا سکھا رہی ہو تم انکو"

عمر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہنے لگا۔

"ہاں بلکل میں اپنے بچوں کو بھی یہی سکھاؤ نگی کوئی ایک مارے آگے سے دس مار کے آؤ

۔۔۔اور اگر روتے ہوئے آئے تو دس تھپڑ میں ماروں نگی"

ارسہ ہیلمٹ پہنتے ہوئے بڑے آرام سے بولی۔

عمر نے افسوس سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"بد تمیزی ختم ہے اسپہ"

"کسپے"

روما نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تمھاری نوڈلز آپی پہ"

عمر نے سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے کہا۔جب گاڑی تھوڑی آگے آئی تو ارسہ نے اپنی بائیک

سے انکا راستہ روکا۔عمر نے کھڑکی سے باہر ہاتھ جھلا کہ کہا

"کیا ہے"

"برابر والی گلی میں گول گپے والا ہے ادھر آجانا"

اسنے اتنی زور سے بولا جاتے جاتے لوگ اسے مڑ مڑ کے دیکھنے لگے۔

وہ ایک کھلی جگہ تھی۔آسمان پہ بادل چھائے ہوئے تھے جسکی وجہ سے موسم خوشگوار تھا۔ چھوٹی سی جگہ کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ۔وہ چاروں ادھر بیٹھے تھے۔

"یہاں کا لمکا بھی بہت فینس ہے"

ارسہ نے گول گپے کو منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔ عمر کو وہی دن یاد آیا جب اسنے کپڑوں کا پانی اسے پلایا تھا برا سا منہ بنا کے ارسہ کو دیکھنے لگا- ٹیبل کو ان تینوں نے بہت گندا کر دیا تھا۔ عمر نے منہ بناتے ہوئے کہا

"تم تینوں یوں کھا رہی ہو کہ اس کے بعد ان پہ بین لگ جانا ہے"

اور وہ تینوں اتنی مگن تھیں کھانے میں کہ عمر کی بات کسی نے سنی ہی نہیں۔وہ کھا چکی تو عمر کے پاس چھوٹا ویٹر بچہ پیسے لینے آیا۔

عمر نے ارسہ کی طرف دیکھا بل دو-

ارسہ نے افسوس سے کہا

"شرم کرو بہنوں کو ساتھ لائے ہو اور ان سے پیسے مانگ رہے ہو؟"

عمر نے تپتے ہوے کہا

"بہنوں نے زبردستی خود کو انوائٹ کیا ہے---ویسے تمہارا بھائی مطلب جن"

پھر روما کی طرف دیکھ کے بولا

"میں لگتا ہوں کہیں سے جن؟؟"

ارسہ نے اپنے پرس سے پیسے نکال کے ٹیبل پہ رکھے اور تپ کے بولی

"ہاں کوہ قاف کے شہزادے ہو نہ تم"

عمر کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلئ کہنے لگا

"بلکل بلکل"

وہ لوگ وہاں سے اٹھنے لگے تو عمر نے کہا

"ہم کسی فینسی ریسٹورینٹ میں بیٹھ کے بھی کھا سکتے تھے"

"زیادہ جرمنی کا چغہ پہنے کی ضرورت نہیں۔۔۔یہیں سے گ ئے ہو نہ تم انہی اسٹریٹ فوڈ کو کھا کہ بڑے ہوئے ہو"

ارسہ کے ایک دم کہنے سے عمر چپ ہو گیا۔

اقراءاور روما کے اس بات پہ دانت نکل آئے۔ عمر برا سا منہ بنا کے آگے چلنے لگا۔وہ اپنی گاڑی نکال رہا تھا جب ایک ہٹا کٹا فقیر ارسہ کے پاس آیا۔

"باجی سو روپے دے نہ"

ارسہ نے کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ذرا یہ بتاؤ تم نے کب رکھوائے تھے میرے پاس۔"

عمر بھی اس منظر کو دیکھ کے رک گیا

فقیر کو اس جواب کی توقع نہیں تھی۔وہ بیچارہ بھی یہ سنکر ہکا بکا عمر کو دیکھنے لگا۔اور پھر وہاں سے چلا گیا۔اس سے پہلے عمر کچھ بولتا وہ اقراء کو بٹھا کے بائیک اسٹارٹ کر چکی تھی۔

عمر نے گاڑی گھر کے آگے

روکی اور ارسہ نے بائیک روکی اقراء اور روما اوپر جا چکیں تھیں جب عمر نے ارسہ کو بولا۔

"لڑکیاں عموماً رحم دل ہوتی ہیں۔ فقیروں کو پیسے دیتی ہیں۔"

"اسلام میں گدا گری لعنت ہے"

ارسہ نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔

عمر نے ہار مانتے ہوئے کہا

"یہ بھی ٹھیک ہے جو بات اپنے مفاد کی ہو اسلام میں اسے استعمال کر لو"

وہ مزید بحث کرتی جب سامنے سے آتے فہد پہ نظر پڑی۔

ناگواریت سی اسکے منہ پہ صاف واضح ہوئی۔ فہد نے ایک تلخ نظر اسکو دیکھا پھر عمر کو۔

"میں بہت دیر سے خالہ کے پاس بیٹھا تمھارا انتظار کر رہا تھا۔"

عمر نے وہاں کھڑا رہنا مناسب نہیں سمجھا۔ وہ جانے کے لیے مڑ گیا۔

"تم اپنے کزن کے ساتھ گھوم رہی تھی اور میں صبح والے لہجے کو لے کر پریشان ہو رہا تھا کہ کہیں تمہیں برا نہ لگ گیا ہو"

ارسہ نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"اپنے کزن کے ساتھ گھوم رہی تھی مطلب"

عمر نے بات کو گھماتے ہوئے کہا

"تم یہ بائکنگ اب نہیں کرو گی"

ارسہ کا تو دماغ گھوم گیا۔ماتھے پہ تیوری آئ۔

"منگیتر بنے ہو شوہر نہیں۔۔۔"

فہد کو اس جواب کی توقع نہیں تھی۔وہ یہ بول کے رکی نہیں چلی گئ۔اور فہد کو جاتے ہوئے وہ زہر لگ رہی تھی-

---

وہ باہر لان میں بیٹھ کے لوڈو کھیل رہی تھی اقراء کے ساتھ جب امرء ان کے برابر میں

آ کر بیٹھ گئی اور کہنے لگی

"یہ دیکھو چھوٹی موٹی یہ بے ایمانی کر رہی ہے"

ارسہ چلائی

"اوئے میں کوئی بے ایمانی نہیں کر رہی اچھا خاصا گیم چل رہا تھا یہ آئی اور اس نے اپنا شر پھیلایا"

امراء تپ کے بولی

" کبھی تو بولنے کی تمیز سیکھ لو تم"

اقراء بولی

"آپی آپ کو پتہ ہے ہماری ٹیچر اتنا اچھا بولتی ہیں اور عمر بھائی سے اتنا فری ہو رہی تھیں ہماری ٹیچر لیکن مجال ہے جو عمر بھائی نے ان کو لفٹ کرائی ہو ایسے سخت بن کے بات کر رہے تھے کہ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ عمر بھائی ہیں"

امراء نے ہامی بھری

"ہاں وہ صرف اپن سے گھلتا ملتا ہے اور اچھے مردوں کا کردار کی یہی نشانی ہوتی ہے"

ارسہ نے منہ بنا کے اسے دیکھا اور بولی

"بس کر جا چھوٹی موٹی مجھے تو لگ رہا ہے اپنے عمر بھائی کی تعریف میں تم پوری کتاب لکھ دو گی"

اسپہ اقراء سمجھداری سے بولی

"آپی آپ لوگ یہ جو باڈی شیمنگ کرتی ہیں نا موٹو پتلو یا چھوٹی موٹی بولتی ہیں آپ کو پتہ ہے ہم دونوں اس بات سے مینٹلی ڈسٹرب ہوتے ہیں اور عمر بھائی بول رہے تھے اگر کوئی اپ کو مینٹلی ڈسٹرب کرے تو اس پہ مینٹل ابیوز کا کیس ہو سکتا ہے"

ارسہ نے گال پہ ہاتھ رکھا اور پھر کہنے لگی

"اوہ چڑیاؤں کی زبان تو دیکھو یہ عمر تم لوگوں کو کیا کیا سکھاتا ہے آنے دو اس کو میں بتاتی ہوں مینٹل ابیوز کا کیس کیا ہوتا ہے مینٹل ڈسٹرب تو اس نے مجھے کر کے رکھا ہوا ہے بچپن سے۔۔۔ابھی میں کیس کر دوں اس پر ساری زندگی سڑتا رہے۔"

علی اپنی کتابیں کھول کے بیٹھا ہوا تھا۔جب عمر صوفے میں اس کے برابر آ کر بیٹھا اور بولنے لگا

"کیا کر رہے ہو ہیرو"

" کچھ نہیں بھائی تشریح ملی ہوئی ہے سمجھ نہیں آ رہی کیسے لکھوں"

سامنے ممانی بیٹھی ہوئی تھیں پالک توڑتے توڑتے کہنے لگیں

"ایک تو پرائیویٹ اسکولوں کا بھی سمجھ میں نہیں آتا کہتے ہیں انگلش اسکول ہے انگلش بچوں کو سکھاتے نہیں ہیں اور تو اور اردو زبان سے بھی بچے جاتے ہیں اوپر سے فیسیں ایسی لیتے ہیں کہ جائیداد میں سے حصہ مانگ رہے ہوں"

عمران کی باتوں پہ ہنستے ہوئے بولا

"ممانی جان آپ کو کوئی زبردستی تو نہیں کہتا نا کہ آپ ان سکولوں میں اپنے بچوں کا ایڈمیشن کرائیں۔اسکول ہنٹنگ کریں دیکھیں کون سا اسکول ہے جو آپ کے معیار کے مطابق ہے جس کو افورڈ کر سکتے ہیں اس حساب سے اپنے بچے کے لیے اسکول سلیکٹ کریں"

"رک جاؤ چار پانچ سالوں کی کہانی ہے بیٹا جب تمہارے بچے ہوں گے نا پھر پوچھوں گی"

ثمرہ ممانی نے پالک کی ڈنڈیاں ایک طرف کرتے ہوئے کہا۔ ارسہ بھی ان کے برابر والی چیئر پر دو چائے کے کپ لے کر آئی ایک ممانی کے آگے رکھ دیا اور ایک لے کر خود بیٹھ گئی۔

"اچھا دکھاؤ علی شعر کیا ہے"

ارسہ نے علی کے ہاتھ سے کتاب چھینی اور پڑھنے لگی

"یہ سوچ کے مکھی سے کہا اس نے

بڑی بی اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رتبہ

ہوتی ہے اسے آپ کی صورت سے محبت

ہو جس نے کبھی ایک نظر آپ کو دیکھا

بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی

آرام سے گھر بیٹھ کے مکھی کو اڑایا"

ارسہ نے لہک لہک کے شعر پڑھا پھر کہنے لگی۔

"اس میں کیا مشکل ہے تمہیں سمجھائی نہیں تھی ٹیچر نے؟ کچھ تو بتایا ہو گا"

علی اپنا سر کھجاتے ہوئے کہنے لگا

"آپی سمجھائی تھی لیکن میں باتوں میں لگا ہوا تھا اس لیے مجھے پتہ ہی نہیں چلا"

ارسہ نے اسکے سر پہ چپت ماری

"تو غلطی خود کی ہے نہ"

عمر نے بات شروع کی

"علامہ اقبال کی کتاب بانگ درا کا ہے یہ شعر"

ارسہ فورا بول پڑی

"یہ تو یہاں پہ بھی لکھا ہوا ہے"

عمر نے جواب نہیں دیا اور بولتا رہا

"اور جانتے ہو کیا اس میں بہت گہرا سبق ہے یعنی ہر تعریف کرنے والا سچی تعریف نہیں کرتا اور لڑکیوں کو پھنسانے کے لیے سب سے آسان طریقہ ہے ان کی تعریف کرنا اور لڑکیاں اتنی باؤلی ہوتی ہیں"

____

اسلام علیکم !.

اگر آپ بھی لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم فراہم کررہے ہیں آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم جو آپ کے لکھی ہوئی پوسٹ کو دنیا تک پہنچائیں گا۔

اپنا ناول، ناولٹ، آرٹیکل، افسانہ، شاعری یا کچھ بھی لکھا ہو پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔

Mklibrary13@gmail.com

اس کے علاوہ آپ ہمارے انسٹا گرام اور واٹس ایپ پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

What's up Number: +92-3144810202

Instagram:mklibrary.official

____

یہ کہتے اس نے ایک نظر ارسہ کو دیکھا جواب تپتی ہوئی نظروں سے اسی کو دیکھ رہی تھی

"اتنی باولی ہوتی ہیں کہ یہاں لڑکے نے ان کے قصیدے پڑھ دیے اور وہ وہاں پر اس کے ساتھ گھر بنانے کے خواب دیکھنا شروع"

ارسہ نے غصے سے عمر کو دیکھا کہنے لگی

"تمہیں شرم نہیں آتی عمر تم سیون کلاس کے بچے کو یہ سمجھا رہے ہو اس کی تشریح یہ نہیں ہوگی اس کی تشریح یہ ہوگی کہ لوگ خوشامد کے ذریعے اپنے سارے کام کروا لیتے ہیں۔اس لیے سچی ہمدردی میں اور چاپلوسی میں فرق سیکھنا چاہیے انسان کو"

وہ سمجھا علی کو رہی تھی لیکن دیکھ وہ عمر کو ہی رہی تھی عمر وہاں سے اٹھتے ہوئے کہنے لگا

"اتنا بھی ننھا نہیں ہے یہ جتنا تم اس کو بنا رہی ہو اور یہ تمہیں بھی پتہ ہے"

ممانی نے بولا

"ارسہ مہمان ہے یہ اسکے لیے کچھ آج اسپیشل بنانا"

ارسہ اسکو دیکھ کے دانت چباتے ہوئے بولی

"ایک دن کا مہمان دو دن کا مہمان تیسرے دن وبال جان"

وہ لان میں بیٹھی موبائل پہ اسکرولنگ کر رہی تھی جب فہد کی کال آئ۔اسنے برا سامنہ بنایا۔سامنے بیٹھی امراء نے آبرو اٹھا کے پوچھا۔

"کس کی کال ہے جو اتنا برا منہ بنا رہی ہو"

"فہد کی۔۔۔پتا نہیں کونسی لڑکیاں اپنے منگیتروں کی کال آنے پہ شرماتی ہیں مجھے تو ٹینشن ہونے لگتی ہے کہ اب کیا بولے گا"

یہ کہتے ہوۓ اسنے فون کان پہ لگایا۔

"میں ناراض تھا تم سے ارسہ تمہیں کوئ فکر ہی نہیں ہوئ"

فہد کے لہجے میں شدید قسم کی شکایت تھی۔

ارسہ نے ناگواریت کا انداز اپنایا

"اچھا۔۔۔تمنے بتایا ہی نہیں"

آگے سے فہد کا فوراً جواب آیا

"ناراضگی بتائی نہیں جاتی۔۔۔ محسوس کرائی جاتی ہے"

"میں نے محسوس کری نہیں اور تم نے کرائی بھی نہیں"

ارسہ نے اسکے لہجے میں ہی بولا

"ارسہ یہ غلط ہے تم ہمارے ریلیشن کو ٹائم نہیں دے رہی ہو"

اس بات پہ ارسہ کا لہجہ یک دم بدلا۔

"دیکھو فہد مجھے زہر لگتے ہیں وہ لڑکے لڑکیاں جو شادیوں سے پہلے سارا سارا دن ایک دوسرے سے بات کرنے میں نکالتے ہیں اور بعد میں ایک دوسرے سے لڑنے میں ۔۔۔ مجھ سے یہ ٹیپیکل امچیور حرکتیں ایکسپیکٹ نہیں کرنا"

آگے سے فہد کا لہجہ بھی اکھڑ ہو گیا۔

"میں صرف اس لیے کہ رہا تا کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھ سکیں"

"شادی کے بعد کی باتیں ہیں یہ اور ویسے بھی میں یونی میں تمھاری کلاس فیلو رہی ہوں تم جانتے ہو مجھے"

ارسہ کو بولتے بولتے سانس پھولنے لگا۔

فہد نے اسی اکھڑ مزاجی سے کہا۔

"پر لگتا ہے میں تمہیں نہیں جانتا"

سامنے بھی ارسہ تھی۔

"رشتہ بننے کے بعد ہی پتا چلتا ہے فہد کہ کوئی کسی کو بھی نہیں جانتا"

اس سے پہلے وہ کال کاٹتی فہد نے کاٹ دی کال۔

امراء نے غصے میں بیٹھی ارسہ کو دیکھا۔

"تم دونوں میں بانڈنگ کیوں نہیں ہو پا رہی"

"یہی سمجھ نہیں آ رہا مجھے کوئی خوشی ہی نہیں ہو پا رہی"

"میں بتاؤں کیوں کیونکے تم دونوں اپنے آپکو اونچا رکھتے ہو، رشتے میں جھکنا پڑتا ہے"

پھر کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگی

"اگر وہ تم سے بات کرنا چاہتا ہے تو اسمیں برائی کیا ہے اچھا ہے انڈرسٹینڈنگ ہو گی"

ارسہ نے اسے غصے سے دیکھا

"کیا پہلے زمانے میں لوگوں کی شادیاں نہیں ہوتی تھیں؟؟ یا نہیں نبھتی تھیں—وہ لوگ تو ہر وقت کونٹیکٹ میں نہیں ہوتے تھے"

اتنے میں امراء موبائل دیکھ کے ہنسنے لگی۔

ارسہ نے حیرت سے اسے دیکھا پھر چڑی

"کیا ہے---بہن پریشان ہے کوئی فکر ہی نہیں"

"ارسل "

"پاگل لگتا ہے ویسے یہ بھی" ارسہ نے چڑتے ہوئے کہا

امراء نے موبائل سائڈ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"مرد اگر محبت میں پاگل نہ ہو تو سمجھو وہ تمہیں پاگل بنا رہا ہے"

امراء یہ کہ کے وہاں سے چلی گئی۔ارسہ کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔

عرفات ماموں کے گھر ڈرائنگ روم کے ایک صوفے پہ علی اپنی کتابیں پھیلائے بیٹھا تھا اور دوسرے ٹرپل سیٹر صوفے پہ روما اور اقراء بیٹھی ہوئی تھیں۔ سنگل صوفے پہ ارسہ بیٹھی ہوئی تھی شیشے کی ٹیبل پہ بہت سی کتابیں بکھری ہوئی تھیں اور اس پہ رکھا ہوا موبائل مسلسل بج رہا تھا۔ ارسہ نے تنگ آ کے موبائل کو سائلنٹ لگایا لیکن موبائل مسلسل بجے جا رہا تھا عمر اپنی چائے کا کپ لے کر علی کے برابر میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا

"کیوں بھئی ہیرو میتھ سمجھ آ رہی ہے؟؟"

عمر کا ارادہ ارسہ کو تنگ کرنے کا تھا لیکن وہ پہلے ہی چپ تھی عمر کی نظر مسلسل بجتے موبائل پہ جا رہی تھی۔ عمر نے کپ کو سائیڈ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا؟؟؟ کوئی انون unknown نمبر تنگ کر رہا ہے؟؟"

اس نے سر جھٹک کے کہا

"فہد ہے

ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتا منگنی کے بعد منگیتروں کو یہ کیوں لگتا ہے کہ ان کو بات کرنے کا پرمٹ مل گیا ہے مجھ سے نہیں ہوتی یہ چھچھور پائیاں مطلب آپ نے ساری زندگی اس بندے کے ساتھ رہنا ہے یار پھر ایسی کون سی بیتابی ہے کہ تم سے دو مہینے یا دو سال برداشت نہیں ہو رہا"

عمر پہلے تو ہنسا پھر کہنے لگا

"ہو سکتا ہے اس کو کوئی ضروری بات کرنی ہو"

اس نے سر نفی میں ہلایا پھر کہنے لگی

"ضروری بات پتہ ہے کیا ہو گی کیا کھایا کیا کر رہی ہو کیا پڑھا رہی ہو مجھے یہ سب چیپنیس لگتی ہے مجھ سے نہیں ہوتی یہ چول بازیاں"

اقراء نے رجسٹر اس کے آگے کیا تو ارسہ چیک کرنے لگی اسکا سر رجسٹر پہ جھکا ہوا تھا اور عمر کی نظریں اسپہ۔ علی اس کو آوازیں دیتا رہا

"عمر بھائی عمر بھائ"

لیکن عمر صرف اس کو دیکھ رہا تھا علی نے اس کا ہاتھ پکڑا تو چائے کا کپ عمر کے ہاتھ سے گر گیا کچھ چائے کے چھینٹے اس کی شرٹ پہ گرے اور کچھ اس کی پینٹ پہ ارسہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"یہ کیا ہوا"

عمر واش کرنے کے لیے اس کمرے سے باہر نکل گیا تھا تو علی نے کہا

"پتہ نہیں عمر بھائی گہری سوچ میں تھے ان کو میری میتھ کا سوال سمجھ میں نہیں آرہا ہو گا نا اس لیے"

ارسہ نے طنزیہ کہا

"ہاں ہاں۔۔۔بہت اے لیول کی میتھ ہے نہ تمھاری"

شام کے چھ بج رہے تھے۔وہ لان میں سیڑھیوں پہ بیٹھی تھی۔ پرپل کرتی پہ لوز ٹراؤزر اور بالوں کا میسی سا جوڑا۔اولیو گرین دوپٹہ آدھا گلے میں تھے آدھا گھاس پہ۔ بظاہر رف سا حلیہ تھا۔

وہ سر جھکائے گالوں پہ ہاتھ رکھ کہ یوں بیٹھی تھی جیسے کچھ سوچ رہی ہو- جاتی ہوئی دھوپ اسکے منہ پہ آرہی تھی۔وہ سفید قمیض شلوار پہنے ہوئے پورچ میں آیا پورچ کے بائیں جانب دو سیڑھیاں اوپر چلو تو لان نظر آتا تھا۔سامنے سے دیکھو تو سیڑھیاں نظر آتی تھیں جسپہ وہ بیٹھی تھی۔وہ ہاتھ کا چھجا بناتا ہوا اسکی طرف آیا۔جیسے جیسے وہ اسکے قریب آرہا تھا سایہ بڑھتا جارہا تھا—ارسہ اسکے سائے کی زد میں آرہی تھی۔اسنے سر اٹھا کے دیکھا تو وہ کہنے لگا۔

"کیا ہو گیا ارسہ ایسے کیوں بیٹھی ہو"

آج اسنے پہلی بار اسے اسکے نام سے پکارا تھا۔

اب وہ مکمل اسکے سائے میں تھی۔کوئی دھوپ کی کرن اسکے چہرے کو نہیں چھو رہی تھی ۔وہ آنکھیں چھوٹی کر کے کہنے لگی۔

"خیریت تو ہے بخار دماغ پہ تو نہیں چڑھ گیا۔جو میری خیریت دریافت کرنے چلے آئے"

وہ اب بلکل اسکے سامنے کھڑی ہو گئ۔مگر دھوپ اب بھی اسے نہیں چھو رہی تھی۔وہ اسکے کاندھے تک آتی تھی۔

"تم سب جانتے ہو بس میرے منہ سے سننا ہے۔۔۔تا کہ میرا مذاق اڑا سکو"

عمر نے بغیر برا مانے کہا

"اتنی تپتی دھوپ میں بات کرو گی تو تپی ہوئی ہی رہو گی۔۔۔باہر چل کے بات کرتے ہیں
"

ارسہ نے پہلے انکار کا سوچا پھر کہنے لگی

"اچھا چلو"۔

اب وہ گاڑی میں اسکے برابر بیٹھی تھی۔

اسنے گاڑی کو ایک چلتی ہوئی سڑک پہ بھگا دیا۔وہ گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔جب ایک فوڈ اسٹال کے سامنے عمر نے گاڑی روک دی۔ارسہ نے اس ایک دم سے گاڑی روکنے پہ عمر کو دیکھا ابرو اٹھائی جیسے پوچھ رہی یہاں کیوں روکی ہے۔

اسنے ایک نظر اسکو اوپر سے نیچے دیکھا۔اور پھر بولنے لگا۔

"حلیہ دیکھا ہے اپنا ایسے تم باہر نکل ہی نہ جاؤ؟۔"

ارسہ نے حیرت سے ایک نظر اسکو دیکھا اور پھر کہنے لگی۔

" تمہیں لگتا ہے کہ آج بھی لڑکیاں اس میک اپ کی محتاج ہیں, کم سے کم میں تو نہیں ہوں تیار بھی اپنے لیئے ہوتی ہوں اور نہیں بھی مگر اپنی مرضی سے "

یہ کہتے ہوئے وہ باہر نکل گئ۔ سڑک سنسان تھی۔ سورج ڈھلنے کے دہانے پہ تھا۔۔ فوڈ اسٹال کی قریب کرسیاں بچھی تھیں اور اکثریت اسپہ کپلز کی بیٹھی تھی۔ وہ مزے سے اتر کے ان میں سے ایک کرسی پہ جا کے بیٹھ گئ۔ اور آنکھوں سے یوں اشارہ کیا۔۔ (جیسے اسکو بول رہی ہو دیکھ لیا)

وہ مسکراتا ہوا اسکے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔ ارسہ نے ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو بلایا اور ایک گول گپے کی پلیٹ کا کہا اس سے آنکھوں سے پوچھا (منگوانے ہیں)

ویٹر نے عمر کی طرف گردن گھمائ عمر نے دو انگلیوں سے وکٹری کے اشارہ بنا کے اسے دکھایا۔ وہ اب اسکو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے کرسی سے ٹیک لگا کے بیٹھی تھی۔ وہ اب قدرے بہتر لگ رہی تھی۔ آسمان کی طرف نظریں گھمائیں پھر کہنے لگی۔

"یہاں تو برف باری ہو رہی ہے نہ جو تم یہاں لیکر آئے مجھے "

وہ بھی ٹیک لگا کہ بیٹھا تھا اس بات پہ ہلکا سا مسکرایا۔

"تمھارے زبان سے ہر وقت زہر کیوں ابلتا ہے"

اسنے بغیر لمحہ ضائع کیئے کہا۔

"ہاں تمھارے منہ سے تو شہد کی نہریں بہتی ہیں نہ"

عمر نے اسے اتنے کانفیڈینٹ کے ساتھ بیٹھا دیکھا تو کہنے لگا

"تم اس مارک کی وجہ سے انسیکیور نہیں ہوتی؟؟"

جواب اتنی ہی خوداعتمادی سے آیا

"یہ مجھے یونیک بناتا ہے میں کیوں انسیکیور ہوں—بلکہ جب اسکول میں لوگ مجھے اسکولیکر بلی bully کرتے تھے میں ایسا منہ توڑتی تھی کی آئندہ کسی کی ہمت نہ ہو-"

عمر نے اسے سراہتے ہوئے کہا

"مجھے اچھا لگا تمھارا یہ کانفیڈنس---لیکن ایک بات پہ میں کنفیوز ہوں---جب تمہیں یہ مارک برا نہیں لگتا تھا تو تم چڑانے والوں کا منہ کیوں توڑتی تھی؟"

ارسہ نے اسی انداز سے جواب دیا

"یہ مارک مجھے قدرت کی طرف سے ملا ہے اسمیں میرا اختیار نہیں--- مگر اسکا کوئ مزاق بنائے اسکو چپ کرانا میرے اختیار میں ہے"

"میں تو امپریس ہو گیا تم سے" عمر ہار مانتے ہوئے کہنے لگا

ارسہ نے گول گپے کی پلیٹ آتے دیکھ کے کہا

"چلو بس زیادہ فری نہیں ہو اب"

کیپ والے ویٹر نے دو پلیٹیں ان دونوں کے آگے رکھیں۔ عمر نے اپنی پلیٹ اسکے آگے کر دی۔اسنے آنکھ کے اشارے سے دیکھا۔ عمر نے بھی آنکھوں سے اشارہ کیا(یہ تمھارے لیئے۔وہ مزے لے لے کہ گول گپے کھا رہی تھی۔اور وہ کبھی موبائل کو دیکھتا اور کبھی ارسہ کو۔ارسہ نے آنکھوں کو سکیڑ کہ کہا

"تمہیں کھانا ہے تو کھا لو"

عمر نے گردن نفی میں ہلائ۔ پھر اسکی پلیٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا لڑکیوں کو کیا محبت ہوتی ہے گول گپوں سے اور اگر انہیں کوئ گول گپا بول دے تو برا لگ جاتا ہے"

اسنے منہ میں رکھے گول گپے کو نگلا اور پھر بولنے لگی

"تم اپنی پی ایچ ڈی میں اس بات کی ریسرچ کرو گے "

عمر نے اس کی بات پہ پہلو بدلہ

"نہیں ایسے ہی جنرل نالج کے لیئے پوچھ رہا ہوں"

اب وہ دونوں پلیٹوں کو صاف کر چکی تھی۔ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"اوہ---ہاں یہ تو سی ایس ایس میں پوچھا جاتا ہے نہ "

اور ڈرامائی انداز میں سر کو ہلایا۔

"ہاں آئی کیو میں پوچھا جا سکتا ہے "

عمر نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا

پھر کہنے لگا

"اب تو بتا دو بارہ کیوں بجے ہیں شکل پہ ؟"

ارسہ نے ایک تیز نظر سے اسے دیکھا

"اپنی خیر مناؤ تمھاری وجہ سے نہیں ہے---"

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی وہ بولنے لگا

"فہد کی امی کو پتا نہیں ہے کہ تباہی لیکر جارہی ہیں ۔"

اب وہ دونوں ساتھ ساتھ اس جگہ سے نکل رہے تھے۔اس بات پہ اسنے چلتے چلتے رک کے اسے مڑ کے دیکھا

"میں وہاں آبادی لاؤں یا تباہی تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔"

وہ وہیں کھڑا ہو کہ سوچنے لگا

"ہاں مجھے کیوں تکلیف ہو رہی ہے"

وہ آگے آگے چلنے لگی پھر پیچھے مڑ کے دیکھا

"اب چلو دعوت نامہ بھجواؤں کیا"

وہ اس سوچ سے نکل کے اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔وہ ابھی گاڑی میں بیٹھنے ہی لگے تھے۔ آگے سے فہد چلتا ہوا آیا۔اسکے چہرے کے زاویے بتارہے تھے اسے وہ دونوں ساتھ اچھے نہیں لگ رہے تھے۔قریب آتے ہی بولنے لگا۔

____

اسلام علیکم !.

اگر آپ بھی لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم فراہم کر رہے ہیں آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم جو آپ کے لکھی ہوئی پوسٹ کو دنیا تک پہنچائیں گا۔

اپنا ناول، ناولٹ، آرٹیکل، افسانہ، شاعری یا کچھ بھی لکھا ہو پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔

Mklibrary13@gmail.com

اس کے علاوہ آپ ہمارے انسٹا گرام اور واٹس ایپ پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

What’s up Number: +92-3144810202

Instagram:mklibrary.official

____

"تم یہاں گھوم رہی ہو میں کالز کر رہا تھا تمہیں مگر تم یہاں مصروف ہو وہ تو میں یہاں سے گزر رہا تھا تم دونوں کو دیکھ کے رک گیا"

ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری

ارسہ کی آنکھوں میں تھوڑا غصہ ابھرا پھر کہنے لگی۔

"موبائل گھر پہ رہ گیا تھا۔ میں جلدی میں تو آئی ہوں عمر کے ساتھ۔"

فہد نے ایک چبھتی ہوئی نظر عمر پہ ڈالی عمر نے یوں ظاہر کیا جیسے وہ موبائل میں مصروف ہو ۔فہد نے پھر ارسہ کی طرف دیکھا۔

"بہت ہرٹ کرتی ہو تم مجھے"

وہ یہ کہتا ہوا آگے جانے لگا اور ارسہ نا سمجھی سے اسے جاتے دیکھنے لگی۔ پھر گاڑی میں بیٹھی اور عمر جو سیٹ بیلٹ لگا رہا تھا اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"یہ کیا مینٹل کیس ہے"

عمر نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

""یہ کیس اب تم نے ہی ڈیل کرنا ہے۔تو اس موڈ کی وجہ فہد ہے؟"

وہ غصے میں بیٹھی گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی اور منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔

"پتا نہیں لقوہ ہو گیا تھا میری زبان کو۔۔ہاں ہر بات کی شکایت خالہ کو کر دیتا—پھر خالہ میری کلاس لیتیں"

عمر نے ٹرن لیتے ہوئے کہا

"ویسے سیر اور سوا سیر کی جوڑی ہے تم دونوں کی"

"مجھے غصہ آرہا میں نے کچھ بولا کیوں نہیں اسے مگر بدلہ ضرور لو نگی"

ارسہ عمر کی کسی بات کو نہیں سن رہی تھی بس اپنا بولے جا رہی تھی-

"کیونکے بقول تمہارے تمہاری زبان کو لقوہ ہو گیا تھا" عمر نے مسکرا کے کہا

ارسہ نے گردن موڑ کے اسے آنکھیں دکھائیں —

عمر نے بات بدلتے ہوئے کہا

"ہوتا ہے کبھی کبھی ہمت نہیں ہوتی سامنے والے سے لڑنے کی"

ارسہ نے صرف سر ہلانے پہ اکتفا کیا-

وہ دونوں گھر پہ آئے تو ردا گلاسز لگائے کہیں جانے کے لیے تیار تھیں۔اسے دیکھتے ہی کہنے لگیں

"ارسہ بات سنو میری"

وہ تابعداری سے چلتی ہوئی آئی عمر البتہ سیڑھیاں پھلانگتا اوپر چلا گیا تھا۔

"فہد سے تمنے کیا بدتمیزی کی ہے۔۔۔میں نے یہ تربیت تو نہیں کی تمھاری"

"خالہ ایک نارمل سی بات ہوئی تھی ہماری"

ارسہ ہکابکا کھڑی تھی۔

"عجیب بکواس کر رہا ہے۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہوئی"ارسہ کو پھر غصہ آیا۔

"ا ہمممم۔۔۔۔"ردا کا لہجہ ایک دم سخت ہو گیا

"باربی کیو کے لیے کل بلایا ہے میں نے اسے۔۔۔ساری بات کلئیر کرنا اس سے"

وہ حکم صادر کر کے چلی گئیں اور وہ دم سادھے انہیں دیکھتی رہی۔

-

وہ اپنے گھر کے لان میں تھی۔لیپ ٹاپ کھولے۔چہرے پہ تھکن اور الجھن تھی۔رات کے گیارہ بجے تھے۔سامنے لیپ ٹاپ کھلا تھا۔مگر وہ کہیں گہری سوچ میں تھی۔ارسل نے اسکے چہرے کے آگے چٹکی بجائ۔

"کن سوچوں میں ہو"

ارسل برابر والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

ارسہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔ارسل نے اسکی حیرانگی بھانپ لی۔سمجھتے ہوئے کہنے لگا۔

"میں حاشر چاچو سے کالج کے بارے میں بات کرنے آیا تھا"

ارسہ نے سر ہلایا۔ارسل نے اسے غور سے دیکھا پھر کہنے لگا۔

"اتنا تو مجھے پتا ہے کسی نے چھیڑنے کی جرت تو نہیں کی ہو گی تمہیں۔۔۔میں بھائ ہوں تمھارا ارسہ۔۔۔چاہو تو بتا سکتی ہو منہ کیوں لال ٹماٹر بنا ہے"

ارسہ نے اسکرین فولڈ کی اور کہنے لگی۔

"فہد بہت مشکل انسان ہے۔۔۔میں نے کبھی کسی کو سیر ئس نہیں لیا۔ مگر فہد سے شادی مجھے خوف دلا رہی ہے۔"

ارسل نے کہنا شروع کیا۔

"مجھے بتایا خالہ نے۔۔۔یہ بات تم اسے سمجھاؤ کہ دو لوگوں کی انڈرسٹینڈ نگ تب بڑھتی ہے جب وہ دونوں اپنے معاملات خود سلجھائیں۔۔ تیسرا درمیان میں آتا ہے نہ تو انڈرسٹینڈ نگ درمیان میں ہی کہیں رہ جاتی ہے"

ارسہ صرف سرہلا کے رہ گئ۔ارسل کا فون بجا تو وہ معذرت کرتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ لیپ ٹاپ کی فولڈ اسکرین گہری سوچ میں بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔

____

گھر کے لان____

میں فیری لائٹس لگا کے ڈیکوریشن کی گئ تھی۔ڈائینگ ٹیبل بھی وہیں رکھی تھی۔ باربی کیو کی خوشبو ہر طرف پھیلی تھی۔ فہد کو اسپیشل پروٹوکول مل رہا تھا۔ کبھی ارسل اس کے آگے کچھ پیش کر رہا تھا کبھی امراء زبردستی اسکی پلیٹ میں کچھ ڈالتی۔ارسہ اس چیز کو بغور

دیکھ رہی تھی۔ عمر البتہ وہاں موجود نہیں تھا۔ ارسہ نے خالہ کی طرف دیکھا وہ اس سے ایسے بات کر رہیں تھیں کہ مسکراہٹ لبوں سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔

ارسہ نے ایک کباب کی بائیٹ لیتے ہوئے سوچا۔

(ساری خوش اخلاقی بس اسی بندے کے لیئے ہے خالہ کی یا پھر اس عمر و عیار کے لیے۔۔ ہم تو سوتیلے ہیں نہ)

وہ سوچ رہی تھی جب سامنے سے عمر گرے ڈریس شرٹ کی سلیویز موڑتے ہوئے اس طرف آرہا تھا۔ ارسہ نے ایک نظر عمر کو دیکھا پھر فہد کو۔ اور فہد کے چہرے پہ اسے دیکھتے ہی تلخی پھیل گئی۔ وہ آیا تو خالہ کی ساری توجہ کا مرکز عمر ہو گیا۔ وہ اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہنے لگیں۔

"یہ ہماری آنکھوں کا نور ہے عمر میرا اکلوتا بھانجا۔۔ اسکا اور تمھارا صحیح تعارف منگنی پہ بھی نہیں ہوا تھا۔ آٹھ سال پہلے جرمنی گیا تھا اب پی ایچ ڈی وہیں کر رہا"

عمر کے وہاں بیٹھنے سے خالہ کی توجہ مبذول ہو گئ۔اب وہ عمر کو پیار سے دیکھے جا رہی تھیں اور فہد سے اسکی باتیں کر رہیں تھیں۔اور عمر مسکرا کہ انکی تعریفیں وصول کر رہا تھا۔خالہ جیسی ہی چپ ہوئیں تو فہد تپکے بول اٹھا۔

"جو بھی ہے خالہ مگر ہم سونے کا چمچ لیکر پیدا ہوئے ہیں عمر جیسے لڑکوں کو اس چیز کا کیا پتا"۔اسکا یہ جملہ سنتے ہی ارسل امراء روما جو ہنسی مذاق کر رہے تھی۔چپ ہو گئے۔ماحول میں تلخی پھیل گئ۔فہد نے جملہ کہ کے بڑی اکڑ سے سامنے رکھی کولڈ ڈرنک سے سیپ لی۔اور نظریں عمر پہ یوں جما کہ رکھیں دل میں سوچا

(بہت اڑھ رہا تھا لے آیا نہ اوقات پہ)۔

خالہ کے موبائل پہ بیل آئ تو وہ معذرت کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"عمر سیلف میڈ بندہ ہے اپنے باپ کی فیکٹری میں ایک بجے اٹھ کے نہیں جاتا اور نہ ہی اپنے دادا کی زمینوں پہ مہینے میں ایک بار چکر لگا کے شوخیاں مارتا پھرتا ہے لیکن تم جیسے پریولیجڈ کو اسکا اندازہ کہاں"

ارسہ کے جواب پہ سب کی توجہ اسکی طرف ہوئی۔ عمر نے آنکھیں سکوڑ کے اسے دیکھا۔

فہد جو خالہ کو جواب دینے کے بعد انجوائے کر رہا تھا ارسہ کی اس بات پہ آگے ہو کے بیٹھ گیا۔

"یہ تو نصیب کی بات ہوتی ہے اللہ جسکو نوازے اللہ نے مجھے اس قابل سمجھا کہ اتنا نوازا"

ارسہ بھی آگے ہو کے بیٹھی پھر کہنے لگی

"یہ اللہ پاک نے تمھیں نہیں تمہارے پیرنٹس کو نوازا ہے۔ یہ انکی ورتھ ہے, عمر آج جس مقام پہ ہے یہ اسکی ورتھ ہے۔ تمھاری کیا ورتھ ہے۔؟؟ اگر آج باپ کی فیکٹری بند ہو جائے اور تمھارے چچا تمہیں زمینوں کے حق سے دستبردار کر دیں تمہارے پاس تو کوئی اسکلز بھی نہیں یونی میں تمھارا اکیڈمک ریکارڈ کیا تھا سبکو پتا ہے۔۔۔"

"ارسہ کیا ہو گیا چپ ہو جاؤ"

امراء نے اسے چپ کرانا چاہا

حاشر اپنی دھن میں ابھی لان میں آیا ہی تھا۔ کسی کی توجہ اسکی طرف نہیں گئ۔

فہد اب کے بولا تو لہجے میں غصہ تھا اور آواز اونچی ہو چکی تھی۔

"تمھاری یہ ٹون اور زبان شادی کے بعد برداشت نہیں کرونگا۔شرم نہیں آتی اپنے ہونے والے شوہر کو تم اس"

ہاتھ سے عمر کی طرف اشارہ کیا "نامحرم کی وجہ سے ذلیل کروگی"

۔حاشر بھی تیزی سے چلتا قریب آچکا تھا۔ارسل بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔اب کے عمر تیز آواز میں بولا

"محرم تم بھی نہیں ہوا ابھی اسکے اور اس سے پہلے بات مزید بڑھے تم نکل جاؤ یہاں سے"

فہد نے ایک تلخی سے ارسہ کو دیکھا جو منہ موڑے بیٹھی تھی اور ایک کاٹ کی نگاہ عمر پہ ڈالتا ہوا باہر نکل گیا۔

منفی اثرات اب باربی کیو کی خوشبو پہ حاوی ہو چکے تھے۔

اسکے جاتے ہی ارسہ اٹھ کے اپنے گھر کی طرف چلی گئی۔ تھوڑی سی دیر میں خوشگوار ماحول میں بدمزگی پھیل گئی تھی۔

--------------____

____

____

وہ اسوقت اپنے گھر کے کچن میں کھڑی تھی۔اور چائے کی کیتلی میں پتی ڈال رہی تھی۔

جب خالہ غصے میں آئیں۔

"کیا بات کری ہے تم نے فہد سے "

"چغلی لگادی اسنے آپکو"

"ارسہ اتنی بدتمیزی تم نے اسکو نکما، ناکارہ اور کامچور کہا"

ارسہ نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں

"خالہ آپ قسم لے لیں ایسی تو کوئ بات بھی نہیں ہوئ تھی آپ عمر سے پوچھ لیں امراء یا ارسل سے پوچھ لیں"

وہ عمر کے نام پہ ٹھنڈی پڑ گئیں۔منہ ہی منہ میں بولنے لگیں۔

"اس عمر کو بھی میں بتاتی ہوں شادی سے انکار کردیا اب کوئ اور کر رہا تو مسلہ ہو رہا۔"

ارسہ نے ایک دم سے انہیں دیکھا۔ "کیا کہ رہی ہیں آپ؟"

"کچھ نہیں تم کل فہد سے ملو گی میرے ساتھ تاکہ پھر میں آخری فیصلہ کروں- لڑائیاں ختم نہیں ہو رہی تمھاری- آج کا ڈنر بھی میں نے تم دونوں کی سیٹلمینٹ کے لیے رکھا تھا مگر معاملہ مزید بڑھ گیا"

وہ اس سے پہلے کچھ کہتی وہ وہاں سے جانے نے لیے مڑ گئیں-

ردا سیڑھیاں اتر کے نیچے آئیں تو حاشر کھڑا تھا۔ انہوں نے اگنور کیا اور جانے کے لیے دروازے تک آئیں۔ حاشر نے پیچھے سے کہا

"فہد ارسہ کے لیے ٹھیک نہیں ہے"

ردا مڑیں اور قدم قدم چلتی آگے آئیں۔

"میں نے پوچھا تم سے؟"

"یہی تو مسلہ ہے تمھارا۔۔۔بھابی نے تمہیں انکا خیال رکھنے کے لیے کہا تھا۔۔۔انکی زندگی کے اہم فیصلے اپنی مرضی سے کرنے کے لیے نہیں۔۔۔۔مجھے پتا ہے میرے پروپوزل کی ضد میں تم ارسہ کو فہد کے متھے لگا رہی ہو"

ردا کا تو دماغ خراب ہو گیا۔

"تم اسلام آباد بھاگ گۓ تھے جب ان کی پرورش کرنی تھی۔اب جب پلی پلائ بچیاں مل گئیں تو تم ان پہ حق جتا رہے ہو"

"ہم انکی ساتھ بھی پرورش کر سکتے تھے ردا اگر تم چاہتی تو"

بات شروع کہیں اور سے ہوئ تھی اور اسکا رخ کہیں اور چلا گیا تھا۔

"یہ بات تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ ہم شادی کے بعد کبھی بھی وہ پرورش نہیں کر پاتے جو یہ بچیاں ڈیزرو کرتی تھیں۔"

حاشر کے چہرے پہ کرب آیا۔

"میں سگا چچا ہوں ان لڑکیوں کا۔۔۔میں کیسے کوئ اجنبیت دکھا سکتا تھا۔مگر تمہیں لگتا ہے تم مس پرفیکٹ ہو اور تم نے جو حکم صادر کیا وہ پتھر پہ لکیر ہے بس"

حاشر آج بہت رنجیدہ معلوم ہوتے تھے۔ رداا سکو دم سادھے سن رہی تھی۔ اسکی نظریں حاشر کے چہرے سے ہوتی ہوئی اسکے پیچھے کھڑے علی پہ گئیں۔ وہ آنکھیں مسلتا ہوا نیندوں میں تھا۔

"چاچو آپ کہیں جا رہے ہیں؟"

"کہیں نہیں علی آپ جا کے سو میں آتا ہوں بس"

اب کے حاشر کا لہجہ نارمل ہو چکا تھا۔

"اگر آج بھی تم چاہو تو علی کے ہوتے ہوئے بھی ہم ایک ہو سکتے ہیں کیونکے تمہیں شاید خود پہ بھروسہ نہ ہو مگر مجھے ہے"

وہ مزید کچھ کہتے مگر سامنے کھڑی ردا نے ہاتھ اٹھا کے چپ کا اشارہ کیا۔

"نہ گزرا وقت واپس آ سکتا ہے اور نہ اب میں بدل سکتی ہوں۔۔۔۔۔اور میں مطمئن ہوں بہت آئندہ ایسا نہ سوچنا اور نہ بولنا"

وہ یہ حکم صادر کر کے چلی گئیں۔ اور حاشر آج بھی بس انکو جاتا دیکھتے رہے۔

ارسہ اپنے کمرے کی گیلری میں کھڑی تھی جب اسکے موبائل پہ میسج ٹون بجی۔اسنے دیکھا ۔عمر کا میسج تھا۔

"لان میں آؤ بات کرنی ہے"

اسنے کوئ رسپانس نہیں دیا اب اسکی کال آنے لگی۔

اسنے فون کو ریسو کر کے اسپیکر پہ ڈالا

"کیا ہے سر پھٹوانا ہے"

"نیچے آؤ بات کرنی ہے"

"میں سو رہی ہوں"

"اچھا مجھے پتا نہیں تھا تم بالکونی میں کھڑے ہو کے سوتی ہو۔"

اسکی اس بات پہ اس نے نیچے جھانکا۔وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔

اسنے اسکی طرف آنکھیں نکال کے دیکھتے ہوئے کہا

"آتی ہوں"

وہ نیچے آئی تو عمر نے کہا۔

"غصے میں ہو؟؟"

اسنے گردن نفی میں کی

"نہیں افسوس ہو رہا ہے, سر کیوں نہیں پھاڑا میں نے"

عمر نے اسکو آگے چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے پھر ساتھ چلو"

"مگر کہاں؟؟"

"ظاہر ہے جنت میں تمھارا داخلہ ممنوع ہے اور جہنم میں میرا۔۔اس لیئے اسی زمین پہ کہیں لیکر چلنا ہے"

"بہت ہنسی آئی تمہاری اس لیم جوک پہ اب بکو گے کہاں جا رہے ہیں"

ارسہ نے تپتے ہوئے کہا

"بے فکر رہو اغوا نہیں کرونگا تمہیں"

وہ اب اسکے آگے چلنے لگی تھی۔

اور وہ مسکراتا ہوا اسکے پیچھے چلنے لگا۔

وہ اب گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ عمر نے گاڑی گلیوں میں دوڑا دی تھی۔

"تمھیں پتھراؤ کے لیئے لیکر جا رہا ہوں ۔ اسکی گاڑی کو بھی نقصان پہنچائیں گے"

"کافی شیطانی خصلت ہے تمھاری"

ارسہ کے لبوں پہ شیطانی ہنسی آئی

"لیکن مزہ بہت آئے گا"

یہ کہتے ساتھ ہی وہ پیچھے ہو کے بیٹھی تو سر پہ لگا کیچر جس سے اسنے بالوں کو گول مول کیا ہوا تھا۔ چٹخ کی آواز سے ٹوٹ گیا۔ اسنے برا سا منہ بنا کہ اس دو ٹکڑے ہوئے کیچچر کو ہاتھ میں لیا۔

"بس آج اسی کی کمی رہ گئ تھی۔ سوچ رہی اپنا نام ارسہ سے بدل کے پریشانی یا مصیبت رکھلوں"

عمر نے اسکی طرف دیکھا پھر مسکراتے ہوئے کہا

"کوئ بات نہیں یہ تو اور اچھا ہو گیا تمھارے نوڈلز جیسے بال کھل گئے دیکھ کے مزید ڈر جائیگا"

"اپنے برے منہ سے مزید بکواس کرنے سے پہلے یاد رکھنا کہ میں منہ توڑ کے ہاتھ میں دینے میں دیر نہیں کرونگی۔"

اسکے یہ کہتے ہی گاڑی ایک گھر کے آگے رک گئ۔ وہ کوئ محل گمان ہوتا تھا۔ عمر نے ابرو کے اشارے سے اسے کہا

"اترو"

وہ جوش میں اتری۔ داخلی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور وہاں دو گاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ ایک سفید تھی اور دوسری سیاہ۔ دائیں جانب لان میں ایک قمیض شلوار پہنے ادھیڑ عمر آدمی پلنگ پہ دراز ہوا تھا

وہ اس سیاہ گاڑی کو پہچانتی تھی۔ عمر نے ارس کو ایک اسپرے پھینکا۔ ارسہ نے اس کیچ کر لیا ۔اور بڑے مزے سے اس کلر اسپرے سے گاڑی کے آگے پیچھے

چیپڑا، نکما، کام چور، جھوٹا جیسے الفاظ لکھے۔ عمر ہاتھ باندھے وہاں پہرا دے رہا تھا۔ اسے لگا چھت پہ کوئی موجود ہے وہ چیخا۔

"نوڈلز جلدی کرو".

اسنے گاڑی کو خوب برے القابات سے سجایا اور بھاگتی ہوئی واپس آئی۔ عمر اسکو گاڑی میں بیٹھنے کا کہنے لگا۔ مگر اسنے بیٹھتے بیٹھتے بھی تین چار پتھر فہد کی بالکنی کے دروازے پہ مارا اور بھاگتی ہوئی عمر کی گاڑی میں بیٹھی۔ عمر گاڑی اسٹارٹ پہلے ہی کر چکا تھا۔ وہ بیٹھی اور اسنے گاڑی کو جہاز سمجھ کے اڑا دیا۔ تھوڑا آگے جا کے اسنے گاڑی روکی اور اب وہ دونوں قہقہہ لگا رہے تھے۔ ہنستے ہنستے اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اسکا چہرہ گلابی ہونے لگا ۔ عمر کی ہنسی تھمی اور وہ رک کے ٹکٹکی باندھ کے اس لڑکی کو دیکھنے لگا جو بے فکر تالی مار مار کے ہنس رہی تھی الفاظ اور ہنسی دونوں مکس ہو رہے تھے۔

"اسنے خالہ سے جھوٹ بولا تھا نہ کہ میں نے اسے نکما بولا تھا میں سچ میں لکھ کے آ گئی"

پھر اسنے عمر کو دیکھا ہنسی آہستہ آہستہ تھمنے لگی تھی۔ارسہ نے ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا

"کیا ہو گیا نظر لگاؤ گے کیا"

"اہمم۔۔۔تم مجھ سے لڑتے لڑتے میرے لیے کب سے لڑنے لگی"

عمر کی اس بات پہ ارسہ نے اسے ایک نظر آنکھیں سکیڑ کے دیکھا۔۔۔پھر تیز آواز میں کہنے لگی

"اوہ۔۔۔غلط فہمی کی مورت۔۔دماغ میں کوئی الٹی سیدھی بات مت لانا۔اسنے غلط بات کی، مجھ سے ہضم نہیں ہوئی بس"

عمر کے تیور ایک دم سے بدلے وہ جو اس سے کسی نرم جواب کی توقع رکھ رہا تھا۔اسی کے لہجے میں بولنے لگا۔

"اوہ منفی سوچوں کی مورت دماغ میں الٹی چیزیں ہی لانا اتنا دماغ کہیں اور لگا یا ہوتا تو آج پتا نہیں کہاں ہوتی"

ارسہ اب کافی تازہ دم لگ رہی تھی

"تم نے لگا لیا نہ اور ماشااللہ سے پوری دنیا فتح کر لی کافی ہے"

عمر نے چبھتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا

"زبان ہے یہ انگاروں کی فیکٹری"

"جو بھی ہے تمہارا درد سر نہیں ہے"

عمر نے برا سا منہ بنایا اور گاڑی سڑک پہ دوڑا دی

وہ اپنے کمرے میں آیا تو دماغ میں ارسہ کی باتیں گھوم رہی تھیں۔ ارسل نے ناک کیا تو وہ اپنے خیالوں کی دنیا سے نکلا۔

"میں تیسری بار آیا ہوں یہاں پہ تم کہاں غائب تھے"

"کہیں نہیں بس ایسے ہی آوٹنگ پہ گیا تھا۔ ویسے ارسہ کافی بدل گی آٹھ سال پہلے جیسی نہیں رہی"

ارسل آرام سے اسکے بیڈ پہ لمبے پیر کر کے بیٹھ گیا۔

"میرے بھائی یہاں لوگ منٹوں میں بدلتے ہیں اور تم آٹھ سال کی بات کرتے ہو"

پھر اسنے آنکھیں چھوٹی کیں جیسے کچھ سمجھ رہا ہو

"نوڈلز سے ارسہ اور ارسہ کا تمہارے لیے لڑنا۔۔۔ سین کیا ہے باس"

عمر نے اسے ایک چپیڑ ماری۔۔۔

"سین یہ ہے کہ تم اپنی بکواس بند کرو کیونکے میں نہیں چاہتا میری بہن بغیر ٹانگوں والے آدمی سے شادی کرے "

ارسل موڈ میں لگ رہا تھا۔ عمر کی یہ بات سنکے ہنسنے لگا جوابا ًعمر بھی ہنسنے لگ گیا۔

ردا، عرفات ماموں اور ثمرہ ممانی ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھے تھے۔۔۔ جب عرفات نے ردا کو دیکھ کے کہا۔ ساتھ ساتھ وہ بریڈ پہ بھی ہاتھ صاف کر رہے تھے۔

"ردا---ارسل اور امراء کی شادی کا کیا کرنا ہے"

ردا نے انکی طرف دیکھ کے سرسری سے لہجے میں کہا

"آپ بھائی تیاری رکھیں بس ارسہ اور فہد کی بات کلئیر ہو جائے۔۔میں فوراً ہی شادی کی تاریخ رکھ دونگی"

پھر عرفات نے گلے کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اور اپنی شادی کی تاریخ کب رکھو گی"

"حاشر نے کچھ کہا ہے"

ردا کا نرم لہجہ سخت ہو گیا۔

"وہ تو پچھلے دو سالوں سے جب سے اسلام آباد سے آیا ہے تمھارے لیے بات کر رہا ہے"

اب کے ثمرہ بولیں

"تم اتنی سمجھدار ہو ردا۔۔کیا یہ سمجھداری صرف تمھاری دوسروں کے لیے ہے"

وہ بولی کچھ نہیں بس چپ چاپ ناشتہ کرنے لگیں۔

عرفات نے افسوس سے یوں سر ہلایا جیسے کہ رہے ہوں اسے کوئی نہیں سمجھا سکتا۔

وہ ایک شادی کی تقریب تھی۔ عمر، علی اور حاشر ایک ٹیبل پہ بیٹھے تھے۔ عمر کو اس وقت بہت غصہ آ رہا تھا۔ عمر ریڈ شرٹ پہ وائٹ پینٹ پہنے ہوئے تھا۔

"چاچو آپ نے مجھے یہاں لا کے اچھا نہیں کیا۔ میں آپکو چاچو اس لیے کہتا ہوں کیونکے ہم بچپن سے آپ کے ساتھ رہے ہیں اسکا مطلب یہ نہیں کہ آپ مجھے سگا بھتیجا بنا کے اپنے خاندان میں لے آئیں۔"

حاشر starter کے مزے لیتے ہوئے کہنے لگے۔

"تمھاری بہن امراء کا خیال ہے کہ شادی میں شاید تمہیں کوئی لڑکی پسند آجائے۔ ویسے تمہیں کیسی لڑکی چاہیۓ؟"

عمر نے ایسی سوچتے ہوئے کہا

"وفادار---اور جب میں اسکو بولوں چلنے کا تو گھنٹہ تیار ہونے کے بجاۓ بس ساتھ چل دے، فیک نہ ہو بلکل بھی"

حاشر نے سر ہلاتے ہوئے اپنا موبائل نکالا اور اسمیں کچھ ڈھونڈتے ہوئے کہنے لگے

"یہ ساری خوبی تمہیں اسمیں ملے گی"

اور موبائل اسکے آگے کر دیا-اس موبائل میں انکے پلی ہوئی فیمیل ڈوگ کی پکچر تھی—عمر نے حاشر کو دیکھا کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا۔تب برابر میں ایک ادھیڑ عمر آدمی آکر بیٹھا۔ عمر سے میل ملاپ کے بعد کہنے لگا۔

"اور عمر تم اپنے ولیمے کی بریانی کب کھلا رہے ہو"

عمر پہلے ہی تپا ہوا تھا۔

"انکل یہ تو ممکن نہیں"

حاشر اور اس آدمی نے حیرت سے اسے دیکھا۔پھر پوچھا"کیوں"عمر نے مسکرا کے کہا۔

"کیونکے میں آپکو اپنی شادی میں بلاؤ نگا ہی نہیں"

انکل اس جواب پہ حیرت زدہ ہوئے پھر مسکرا کے بات ختم کی۔اور وہاں سے اٹھ گ ئے۔ حاشر منہ پہ ہاتھ رکھ کے ہنسنے لگا۔

ردا،ارسہ اب فہد کے سامنے بیٹھے اور وہ سویرا کے ساتھ تھا۔وہ چاروں آمنے سامنے بیٹھے تھے-ردا نے بات شروع کی

"اگر تم دونوں ختم کرنا چاہ رہے ہو تو پھر ختم کرو یہ کیا ہر وقت کی لڑائیاں ہیں—"

فہد نے اپنی صفائی میں کہا

"خالہ میں تو رشتہ رکھنا چاہتا ہوں---مگر یہ آگے سے چپ نہیں ہوتی۔اسکی زبان نہیں رکتی"

ارسہ نے بہت کچھ کہنا چاہا مگر ردا نے اسکا ہاتھ دبا دیا-اسکی جگہ وہ بولنے لگیں

"بولو ارسہ تم بھی رکھنا چاہتی ہو نہ ؟"

ارسہ نے صرف جی کہا-

اس پہ سویرا بولیں

"ردا بچوں کی شادی اگلے مہینے ہی رکھلو۔۔۔کیونکے جتنا گیپ آئے گا لڑائیاں اتنی ہونگی"

ارسہ کے چہرے پہ صاف ناگواریت کے سائے تھے-

ـــ

ـ

صبح کا وقت تھا عمر تیار ہو کر کمرے سے نکل ہی رہا تھا۔جب روما اسکول ڈریس میں آئی۔

"عمر بھائی۔۔۔ہماری پھوپھو کہ رہی ہیں آپکی پھوپھو آرہی ہیں"

وہ شاید بھاگتے ہوئے آئی تھی سانس پھولنے لگی۔ عمر تیوری چڑھاتے ہوئے بولا

"وہ کس خوشی میں آرہی ہیں اچھا ٹھیک ہے چھوٹی تم جاؤ ردا خالہ سے خود بات کرتا ہوں"

اب وہ ردا کے سامنے کھڑا تھا

"کیوں آنا چاہ رہی ہیں کیا مطلب ؟؟ میں ان کو منع نہیں کر سکتی تھی"

ردا نے چائے کی پیالی ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا۔

"خالہ آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی جانتا ہوں وہ یہاں پر کیوں آرہی ہیں"

ردا خالہ نے اسی کے انداز میں کہا

____

اسلام علیکم !.

اگر آپ بھی لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم فراہم کر رہے ہیں آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم جو آپ کے لکھی ہوئی پوسٹ کو دنیا تک پہنچائیں گا۔

اپنا ناول، ناولٹ، آرٹیکل، افسانہ، شاعری یا کچھ بھی لکھا ہو پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔

Mklibrary13@gmail.com

اس کے علاوہ آپ ہمارے انسٹا گرام اور واٹس ایپ پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

What's up Number: +92-3144810202

Instagram:mklibrary.official

____

"عمر تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ جس چیز کے لیے تم انکار کر دو تو وہ کام کوئی گن پوائنٹ پہ بھی تم سے نہیں کرا سکتا اس لیے ٹینشن نہیں لو"

یہ کہہ کے انہوں نے فون کو کان پہ لگا لیا-

-

عرفات ماموں کے ڈرائنگ روم میں ایک بہت ہی اسٹائلش خاتون بیٹھی ہوئی تھیں۔ بال گردن تک تھے جو ڈائے ہوئے تھے اور دوپٹے کو برائے نام انہوں نے لیا ہوا تھا۔ ساتھ ایک ماڈرن سی لڑکی جینز پہ شارٹ فراک پہنے بیٹھی ہوئی تھی وہ عمر میں لگ بھگ عمر کے مطابق لگتی تھی۔ سامنے والے صوفے پہ عمر اور ردا خالہ بیٹھے ہوئے تھے ردا خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگیں

"آپی اور بھائی کے جانے کے بعد آپ تو جیسے بھول ہی گئی ہوں فاریہ"

فاریہ آنٹی بلکل بناوٹی لہجے میں بولنے لگیں

"ارے ردا تمہیں پتہ تو ہے ورکنگ وومن کی لائف بہت ٹف ہوتی ہے کام شوہر بچے گھر ۔۔۔اپنی زندگی تو عورت کی رہتی نہیں ہے پھر بچے بڑے ہو کر بولتے ہیں اپ نے ہمارے لیے کیا ہی کیا ہے"

یہ بات انہوں نے عمر کو دیکھتے ہوئے بولی۔پھر اپنے برابر میں بیٹھی لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگیں

" بھئی مجھے تو جیسے ہی پتہ چلا کہ عمر جرمنی سے واپس آگیا ہے میں فوراً ثناء کو عمر سے ملوانے لے آئی۔"

عمر نے دانت پیستے ہوئے کہا

"ویسے پھپھو آپ کو پتہ کیسے چلا کہ میں آیا ہوا ہوں"

"وہ تمہارا دوست ہے نافراز اس نے اسٹیٹس لگایا ہوا تھا"

عمر نے دانت پہ دانت رکھ کے جبراً مسکراتے ہوئے کہا

"اچھا اچھا"

"چلو ثناء کیا شرما کے بیٹھ گئی ہو جاؤ عمر کے ساتھ بات کرو"

ردا نے آنکھ کے اشارے سے عمر کو کہا جوابا عمر نے بہت تابعداری سے سر کو ہلایا اور پھر بولا

"پھوپھو میری ایک بہت ضروری کال آنی ہے میں بعد میں آتا ہوں"

وہ اپنا موبائل اٹھا کے وہاں سے چلا گیا ثناء نے شرمندہ نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا مگر وہ ڈھیٹ تھیں مسکرا مسکرا کے ردا سے باتیں کرتی رہیں۔

عمر اس وقت لان میں ٹہل رہا تھا جب ثناء اس کو ڈھونڈتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ ارسہ روما کو لینے کے لیے دروازے پہ ہی کھڑی تھی ثناء کو عمر کی جانب چلتے ہوئے دیکھا تو اس کا اندر کا جاسوس جاگا۔ ارسہ آہستہ ہستہ قدم بڑھاتی ہوئی ان دونوں کی باتیں سننے کو آگے بڑھ گئی۔

"اوہ تو یہ جاپانی گڑیا کیا کہہ رہی ہے اس مہاشے سے چلو دیکھ لیتے ہیں"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔

آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وہ ان کی جانب بڑھی۔

ثناء ادا سے عمر سے کہہ رہی تھی

"عمر جرمنی کیا گئے آٹھ سالوں میں تم تو بھول ہی گئے"

عمر کا لہجہ بالکل اکھڑ تھا

"بات بھولنے کی نہیں ہے. تم جانتی ہو میں شروع سے ہی اپنی ساری فیمیل کزنس سے دور ہی رہتا تھا۔"

ثناء نے اپنے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے کہا۔

"ہاں بٹ ممانی جب تک حیات تھیں تب تک تم ہمارے ساتھ کھیلتے تھے۔۔۔یاد ہے مجھے جب پکڑم پکڑائی میں اپنی باری نہیں دینی ہوتی تھی تو میں گرنے کا ناٹک کرتی تھی اور تم میری باری چل لیتے تھے۔"

یہ کہتے ہوئے وہ دانت نکال کے ہنسی اور تالی مارنے کی لیے ہاتھ عمر کی طرف بڑھایا مگر عمر نے کوئی توجہ نہیں دی۔ ارسہ نے جب دیکھا تو ہنستے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔

"استغفار کوئی ہنستے ہوئے اتنا برا کیسے لگ سکتا ہے"

ثناء کے چہرے پہ یہ بے عزتی محسوس ہوتی ہوئ نظر آئ۔ مگر جبراً مسکراتے ہوئے کال کا بہانہ بنا کر اندر چلی گئ۔

وہ گئ تو ارسہ نے سیٹی بجا کے عمر کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ عمر نے مڑ کے اسے دیکھا۔

اسے دیکھتے ہی اسکے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے مسکراتا ہوا اسکی طرف آنے لگا۔

"تم کب آئ"

"جب تم اس جاپانی گڑیا سے باتیں کر رہے تھے"

عمر نے اسکے نام پہ منہ بنایا۔

"ویسے تمہیں لڑکیوں سی بات کرنے کی تمیز و میز نہیں ہے اس دن اس ٹیچر سے بھی بات کیسے کر رہے تھے دیکھا تھا میں نے"

عمر نے منہ بنا کہ کہا

"صرف چیپکو لڑکیوں سے"

ارسہ نے حیرت سے اسے دیکھا پھر کہنے لگی

"مغرور لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔۔ چلو ان دونوں کو لیگو تج سینٹر چھوڑ آؤں پھر بات کرتے ہیں"

ارسہ نے اقراء اور روما کو آتے ہوئے دیکھ کے کہا۔

عمر نے اسے ہوں کہا۔ وہ ارسہ کو جاتے ہوئے دیکھے گیا اور دل میں سوچا

"ایک یہ لڑکی ہے نیچرل اور ایک وہ ہے اے آئی جنریٹڈ (AI generated)"

کھانے کی میز پہ سب ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔

عرفات نے بیٹھتے ہی ان تین خالی کرسیوں کو دیکھا۔

"وہ ٹرپل آئی سسٹرس کہاں ہیں"

جواب ارسل کی طرف سے آیا۔

"حاشر چاچو کے ساتھ وہ ڈنر پہ گئی ہیں"۔

عرفات منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگے۔

"لیکر بھتیجیوں کی خالہ کو جانا چاہیے جا بھتیجیوں کے ساتھ رہے ہیں"

ثمرہ نے انکو آنکھیں دکھائیں تو انہوں نے دم سادھ لی۔ پھر انکی ساری توجہ بریانی پہ چلی گئی۔

فاریہ پھوپھو کھانا نکالتے ہوئے ثناء کو کہنے لگیں

"عمر کو نکال کہ دو بیٹا"

ثناء نے جیسے ہی ڈش اسکے آگے کری عمر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کرتے ہوئے کہا۔

"مہمان میں نہیں تم ہو یہاں۔۔۔"

وہی اکھڑ لہجہ۔۔۔ ثناء نے نظریں گھما کے دیکھا کسی نے اسکی بے عزتی نہیں دیکھی تھی۔ شرمندہ سی ہو کے وہ کھانا کھانے لگی۔ ارسل نے دیکھ کے نظر انداز کر دیا

فاریہ پھوپھو نے بریانی کھاتے ہوئے کہا۔

"رداویسے تو میری بیٹی کے رشتے بیوروکریٹس اور باہر کے لڑکوں کے آتے ہیں۔ مگر میں نے تو انکے ابا سے صاف کہ دیا ہے شادی میں ثناء کی عمر سے ہی کرونگی"

عمر نے لقمہ تحمل سے حلق میں اتارا۔ ثناء اس بات پہ شرمانے لگی۔

"ویسے آپکو بیوروکریٹ سے ہی کردینی چاہیے۔۔ باہر کوئی نوکر چاکر تو ملے گا نہیں"

سب نے ایک دم سر اٹھا کہ اس کو دیکھا۔ سوائے عرفات صاحب کے—وہ کھانے میں مگن تھے۔

عمر پھر سنبھلتے ہوئے بولا

"میرا مطلب ہے یہاں پہ اٹھ کے پانی بھی نہیں پیتی۔۔ وہاں اکیلے بہت مسلے ہونگے"

ثمرہ نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

"پتا نہیں لڑکیاں باہر کے رشتوں پہ کیوں اتاولی ہو جاتی ہیں۔۔۔"

ثناء نے یہ بات سنکر منہ بنایا۔

وہ اپنے کمرے میں تھا جب ثناء اسکے کمرے میں آئی۔

"میں بات کرنا چاہ رہی تھی تم سے"

عمر نے اپنے موبائل کو پرے کیا۔اور ساری توجہ اس پہ مرکوز کرتے ہوئے بولا۔

"مجھے بھی کرنی تھی"

ثناء کا چہرہ کھل اٹھا۔

"جی جی کہیں"

عمر نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ اسکے سامنے بیٹھی تھی اب۔

"تم کیوں اپنے آپکو گرا رہی ہو ثناء؟"

ثناء کا چہرہ یکدم بجھ گیا۔

"کیا مطلب"

"مطلب تم جانتی ہو اچھے سے۔۔۔میں صرف یہ سمجھانا چاہتا ہوں رشتوں کے لیے جو لڑکیاں لڑکوں یا انکی اماں سے بناوٹی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بات کرتی ہیں وہ نہ کریں ۔۔۔لڑکیاں مکھیوں کی طرح لڑکوں کے آگے بھنبھناتے ہوئے اچھی نہیں لگتیں"

"مگر یہ خوش اخلاقی میں آتا ہے"

ثناء چہرے پہ بناوٹی مسکراہٹ سجا کے بولی۔

"خوش اخلاقی الگ شے ہے اور کسی کے آگے بچھے بچھے جانا الگ۔ جانور تک یہ بھانپ لیتا ہے کہ سامنے والا مجھے کھلائے گا یا نہیں"

"ان شارٹ تم مجھے ریجیکٹ کر رہے ہو"

ثناء نے حتمی لہجے میں کہا

عمر نے سر ہامی میں ہلایا۔

ثناء کی ساری لہجے کی مٹھاوٹ ہوا ہو گئ۔

"تو یہ بات تم مجھے پہلے نہیں بتا سکتے تھے۔ مام آتی ہی نہیں۔۔۔"

"اپنے رویے سے بتا تو رہا تھا تمنے محسوس نہیں کیا"

وہ go to hell کہ کے وہاں سے پتنی ہوئ چلی گئ۔ عمر کے منہ سے اسکے جاتے ہی شکر نکلا۔ سامنے سے ارسل آ رہا تھا اسکو جاتے دیکھ کہ بولا۔

"بلا سے جان چھٹی کیا؟"

اور کولڈ رنک کا کین عمر کی طرف پھینکا۔ عمر نے کیچ کرتے ہوئے مسکرا کے بولا "ہاں"

———————————————————————

رات کے بارہ بجنے والے تھے۔ امراء اقراء اور روما کیک پہ کینڈلز سجا کے ارسہ کے کمرے میں آئیں تھیں۔ وہ اسوقت اپنے بالوں کو ہیئر ڈرائر سے سکھا رہی تھی۔ اور کافی تازہ دم لگ رہی تھی۔ جب ان تینوں نے اسے سرپرائز دیا۔ ایک ساتھ ڈھیروں پکچر لینے کے بعد جب وہ تینوں کمرے سے گئیں تو اسنے موبائل چیک کیا بہت سے واٹس ایپ کے میسجز میں ایک میسج فہد کا بھی تھا۔ اسنے بہت فرصت سے اسے انگلش میں میسج کیا تھا میسج کیا تھا اتنے بڑے پیرا گراف کو ارسہ نے آدھا پڑھا اور موبائل کو پرے کر کے بیٹھ گئی امراء اندر آئی اور لوشن اٹھا کے پوچھا

"بتاؤ تو سہی فہد نے کیسے وش کیا"

"وش نہیں کیا۔۔۔IELTS کا پیپر دیا ہے اتنے بڑے بڑے پیرا گراف چیٹ جی پی ٹی سی اور اے آئی سے کاپی کر کے بھیجے ہیں یار آپ سیدھا سیدھا ہیپی برتھ ڈے بول دو دعائیں دیدو"

امراء لوشن اب اپنے ہاتھوں پہ ملنے لگی اور کہنے لگی

"تو تم چاہتی ہو وہ تمہیں ایسے وش کرتا کہ تمہاری فوٹوز کی ویڈیوز بناتا اور رومینٹکلی طور پر تمہیں وش کرتا"

ارسہ نے ہاتھ ہلاتے ہوئے انکار کرا

"جی نہیں میں اچیور نہیں ہوں جو اس قسم کی فرمائش کروں گی لیکن مجھے زہر لگتے ہیں اتنے بڑے بڑے پیرا گراف برتھ ڈے پہ سیدھے طریقے سے وش کر لو یہ چیٹ جی پی ٹی سے جا کر کاپی پیسٹ یا اتنے بڑے بڑے پیرا گراف کاپی پیسٹ کر کے کیا ظاہر کرنا چاہ رہے ہو کہ آپ کتنے پڑھے لکھے ہو لوگ سمجھتے ہیں انگلش لکھ کر سامنے والے کو امپریس کر لیں گے"

امراء لوشن لگا چکی تھی ٹک کی آواز سے لوشن بند کیا اور سائیڈ میں کرتے ہوئے بولی

"ہاں تو غلط تو نہیں سوچتے ہمارے ہاں کے منٹیلٹی یہی ہے جو جتنی اچھی انگلش بولتا ہے سمجھو وہ اتنا پڑھا لکھا ہے بے شک اس کے پاس کوئی ڈگری نہ ہو"

ارسہ نے اپنی گردن کو نفی میں ہلاتے ہوئے کہا

"یہ قوم کبھی نہیں سدھرے گی"

امراء اب اٹھ کے اپنا بستر صحیح کرنے لگی

"آدھی رات کو کونسا حب لوطنی کا دورہ چڑھ گیا۔بہن تم قوم کی نہیں فہد کی فکر کرو اگلے مہینے شادی ہے تمہاری"

ارسہ نے حیرت سے دیکھا اور بولی

"تمہیں پتہ ہے یہی مسئلہ ہے ہماری جوان قوم کا سیلفیش ہو کے بس اپنی فکر کرتی ہے ملک کی تو کوئی فکر ہی نہیں ہے"

یہ بول کے وہ بھی اپنا بستر جھاڑنے لگی اور منہ پہ چادر ڈال کے سو گئی۔

تھوڑی دیر بعد امراء نے آواز دی مگر جواب کچھ نہیں آیا۔امراء بڑبڑانے لگی

"قوم کی فکر کے ایسے بھاشن دے رہی تھی جیسے اس کو رات میں نیند نہیں آنی

۔۔۔ڈرامے باز"

وہ اگلی صبح ایک بیگ پیک میں اپنا سامان ٹھونس رہی تھی میرون لیلن کی لانگ فراک پہنے آج اسنے بال اسٹریٹ کرکے انکی پونی ٹیل باندھی تھی۔گلے میں اسٹرولر تھا۔امراء کمرے میں آئ۔

"تم ابھی سے کیوں جا رہی ہو"

ارسہ نے اپنے اوپر ایک آخری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

"پہلے ایک اسکول کے ایونٹ کی فوٹو گرافی ہے پھر پورے ایک گھنٹے دس منٹ کا رستہ ہے "

امراء نے اچھا کہتے ہوئے کہا۔

"اقراء کی شیٹس دیکھی ہے باہر عمر کھڑا ہے اسکو اسکول چھوڑنے کے لیے"

ارسہ نے نفی میں سر ہلایا۔اور اپنا بیگ پیک لیکر باہر آگئ۔ عمر نے اسے دیکھا تو پوچھنے لگا۔

"نوڈلز کہاں کی تیاری ہے"

ارسہ نے جوگرز کے تسمے باندھتے ہوئے ناگواری سے کہا۔

"ایک یونانی کہاوت ہے پرانا دشمن کبھی دوست نہیں بنتا اور میں دشمنوں کو اپنی خبر نہیں دیتی"

عمر کے جواب دینے سے پہلے اقراء شیٹس کا پلندہ لیکر بھاگتی ہوئی آئ۔

"چلیں عمر بھائ"

عمر نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

ارسہ اپنی بائیک پہ کک ہی مار ہی تھی۔جب امراء نے اسے کہا۔

"ارسہ پھوپھو کہہ رہیں انسے ملتی ہوئ جانا"

ارسہ نے اچھا کہہ کے بائیک بھگادی۔

وہ اب ردا خالہ کے کمرے میں تھی۔

"خُالہ آپ سمجھ نہیں رہیں میں اس شوٹ کی ایڈوانس لی چکی ہوں"

ردا نے اسکو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں منع نہیں کر رہی مگر آج سے بارشوں کا بتایا ہے۔اور شہر کے دوسرے کونے میں شوٹ ہے اکیلے نہیں جاؤ۔میں نے کبھی منع نہیں کیا پر آج میرا دل نہیں مان رہا"

"خالہ آپنے ہی تو ہمیں ایسے بڑا کیا ہے کہ ہمیں اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لیے کسی کی ضرورت نہ پڑے۔۔۔"

انھوں نے ایک گفٹ بیگ اسے دیتے ہوئے کہا

"مجھے تم پہ اعتبار ہے دوسروں پہ نہیں میں ارسل کو اٹھا دیتی ہوں۔۔"

"آپ ارسل بھائی کو چھوڑیں میں شام تک آجاؤنگی۔"

اور ان سے گلے مل کے گفٹ کا شکریہ ادا کیا

ردا نے اسکے جاتے جاتے زور سے بولا۔

"آیت الکرسی پڑھ کے جانا"

ـــ

ــ

ـــ

دوپہر کے ایک بجے وہ وہاں پہنچی۔کسی بلاگر کی دوست کے نکاح کا ایونٹ تھا۔

وہ مختلف زاویوں سے تصویریں لے رہی تھی جب اسکی طرف ایک ماڈرن سی لڑکی ٹک ٹک کرتی آئی

"ہیلو کیا آپکو سارہ نے بھیجا ہے"

ارسہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سارہ نے بتایا ہوگا آپکو۔۔۔ایمر جنسی میں اسے کیسے اسلام آباد جانا پڑا۔۔۔ تبھی اسنے مجھے یہاں بھیجا"

اس لڑکی نے بھی مسکرا کے کہا۔

"بس کام بلکل سارہ جیسا ہونا چاہیے"

اور ٹک ٹک کرتی چلی گئی۔

تقریباً پانچ بجے وہ وہاں سے فری ہوئی۔اس کے ساتھ ایک میل فوٹو گرافر بھی موجود تھا ۔جب ارسہ اپنے کیمرے میں لی ہوئی تصویروں کو دیکھ رہی تھی۔

تب وہ چھوٹا لڑکا آیا۔اجلی رنگت اور چہرے پہ معصومیت۔وہ کالج کا اسٹوڈنٹ لگتا تھا۔اپنی پی کیپ اتار کے اسکے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

" آپ فرسٹ ٹائم فوٹو گرافی کر رہی ہیں؟"

ارسہ نے گردن اٹھا کے اسے سر تا پیر دیکھا پھر بولی۔

" میں نارملی اپنی جان پہچان والوں کے ایونٹ کرتی ہوں مگر ایسی بلاگر کا ہاں فرسٹ ٹائم کر رہی ہوں"

اس چھوٹے سے لڑکے نے گردن ادھر گھمائی جہاں پہ اب دونوں بلاگرز کسی بات پہ ہنس رہے تھے ان کو ہنستے ہوئے دیکھ کے کہنے لگا

"بلاگر نہیں اسکی دوست۔۔ویسے باجی ان کے پاس کتنا پیسہ ہوتا ہے نا مطلب صرف ایک ایونٹ پہ لاکھوں لگا دی ہے۔"

ارسہ نے صرف گردن ہلانے پہ اکتفا کیا۔

"آپکو پتا ہے اس لڑکے نے اس بلا گر لڑکی کو کیسے پھنسایا ہے؟۔"

ارسہ نے اب دلچسپی سے اس بچے کو دیکھا۔ وہ لڑکا بغیر اجازت کے بولنا شروع ہو گیا۔

"یہ لڑکی بہت امیر فیملی کی ہے اور یہ لڑکا ٹی وی ڈراماز میں ایک سپاٹ بوائے تھا۔ شکل اچھی تھی اور قسمت بھی۔ اس لڑکی کے ساتھ ویڈیوز بنائیں فیمس ہو گیا۔ اور اب دیکھیں "

ارسہ نے اس کی طرف دیکھا پھر بولنا شروع ہوئ۔

"تم ٹین ایجر ہو نا۔۔۔ سنو لڑکے اگر پیسہ سب کچھ ہوتا تو امیر لوگ سکون کے لیے مرتے نہیں پھرتے"

وہ لڑکا ان دونوں سے نظر نہیں ہٹا پا رہا تھا۔ اس بات پہ ارسہ کو نا گواری سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ارے باجی چھوڑیں کہنے کی بات ہے آپ کے اور میرے جیسے لوگ جو پیسہ نہیں کما پاتے نا جن کے دن رات صرف ماہانہ کمانے میں لگ جائیں وہ اپنے دل کی تسلی کے لیے ایسی باتیں کرتے

ہیں"

وہ یہ کہہ کے چلا گیا-

ـــ

ـــ

ارسہ نے اپنی بائیک سٹارٹ کری اور جانے کے لیے تیار ہو گئی ابھی مشکل سے وہ اس سیٹ اپ سے تھوڑا سا ہی آگے آئی تھی کہ اس کی بائیک رک گئی۔

اس نے اتر کے دیکھا ٹائر پنکچر ہو چکا تھا۔کمر پہ ہاتھ رکھ کے کہا اف اور چہرہ اٹھا کر آسمان کو دیکھنے لگی آسمان پہ سیاہ بادل سجے تھے اور وہ کسی بھی وقت برسنے کو تیار تھے۔

اس نے موبائل دیکھا فہد کی دو مسڈ کال تھیں۔اس نے فہد کا ہی نمبر ڈائل کیا۔

ـــ

ارسہ ہاتھ باندھ کے اپنی بائیک لیے اس سارے ایریا کو دیکھ رہی تھی جب وہ ٹین ایجر لڑکا بائیک پہ اسکے سامنے سے گزرا۔اسے دیکھ کے بائیک موڑی۔اور اسکے آگے روک دی

۔

"آپ گئی نہیں گھر پہ؟"

"نہیں میرا منگیتر دس منٹ میں آرہا ہے۔میری بائیک اصل میں خراب ہو گئی ہے"

ٹین ایجر لڑکے نے وہیں پہ اپنی بائنک کھڑی کر لی اور ارسہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"آپ اکیلی لڑکی ہیں اس طرح مجھے مناسب نہیں لگے گا اگر میری بہن بھی ہوتی یہاں پر تب بھی میں یہاں اسے کھڑا نہیں ہونے دیتا"

وہ بھی ہاتھ باندھ کے اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور ارسہ بائنک پہ بیٹھ گئی

"بات سنو لڑکے کیا تمہیں نوکری چاہیے؟؟"

اس لڑکے نے گردن کو نفی میں کیا

"پہلی بات میرا نام میکال ہے بر گر بننے کے لیے میں اپنا نام مائک بتاتا ہوں باقی آپکی مرضی آپ مجھے جو بھی بلا لیں۔اور ہاں دوسری بات یہ نوکری وو کری نہیں کروں گا نوکری میں

ہم باؤنڈ ہو جاتے ہو کاروبار میں آپ اپنی سلطنت کے مالک ہوتے ہیں سیانے کہتے ہیں نوکری نوکر بنا دیتی ہے"

ارسہ نے اف کیا پھر بولنے لگی

"کاروبار کے لیے بھی پیسہ چاہیے ہوتا ہے"

اس لڑکے کا منہ لٹک گیا اور لٹکے ہوئے منہ سے کہا

"یہی تو سارا مسئلہ ہے باجی پیسہ کہاں سے لاؤں"

ارسہ نے اپنا موبائل نکالا اور کہا

"مجھے اپنا نمبر بتاؤ میری فیملی کی کالجز کی چین ہے اور ایوننگ میں کوچنگ سینٹر بھی سبجیکٹس کے علاوہ وہ اور اسکلز بھی سکھاتے ہیں لائک بیکنگ کورسز آرٹس اینڈ ڈیزائن اور فوٹو گرافی بھی"

اس لڑکے نے ایک مسکراہٹ دی

"باجی کہہ رہا ہوں تو آپ باجی ہونے کا پورا پورا حق ادا کر رہی ہیں"

اس بات پہ ارسہ مسکرائی۔سامنے سے کار آنے لگی وہ جانتی تھی یہ فہد کی کار ہے فہد نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ایک نظر اس لڑکے کو دیکھا اور پھر ارسہ کو ہاتھ کے اشارے سے اندر آنے کا کہا۔ارسہ نے اپنی بائیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"میں اپنی بائیک کہاں پارک کروں"

وہ لہجے کو دھیما کر کے بولا۔

"باجی جوڑ نہیں بنتا ویسے تم دونوں کا۔۔۔"

پھر آواز تیز کی

"اسکو چھوڑ دیں میں انشاءاللہ"

ایک نظر بادلوں کو دیکھا پھر کہنے لگا

"جیسے ہی موسم صحیح ہو گا آپ کے سینٹر پہ ضرور آؤں گا۔"

ارسہ نے اس لڑکے کی بائک کی نمبر پلیٹ کی پک لیلی۔اور اسکو کہنے لگی۔

"میری بائک کو کچھ ہوا تو اچھا نہیں ہو گا۔"

ارسہ فہد کے ساتھ بیٹھی تھی فہد نے ایک تیکھی نگاہ اس لڑکے پہ ڈالی اور گاڑی کو موڑ کر لمبی سڑک پہ دوڑا دی- فہد کے چہرے کے تاثرات تنے ہوئے تھے۔

"یہ لڑکا کون تھا"

ارسہ بہت خوش نظر آ رہی تھی- نارمل انداز میں کہنے لگی

"یہ بھی فوٹو گرافنگ کے لیے آیا تھا- انٹر میڈیٹ میں ہے اپنی فیملی کو سپورٹ کرنے کے لیے فوٹو گرافی کرتا ہے مجھے پتہ نہیں تھا انسٹا گرام پہ اتنا فیمس ہے"

فہد نے گاڑی کو ایک دم تیز کر دیا اور درشتگی سے کہنے لگا۔

"تم اس کی باتیں کرنے کے لیے بیٹھی ہو"

ارسہ تھوڑی سی حیران ہوئی پھر حیرت سے کہنے لگی

"تم نے خود پوچھا تھا"

فہد تقریباً چلانے لگا-

"اس کے بارے میں میں نے صرف یہ پوچھا تھا کہ کون ہے اس کے گھر کی ڈیٹیلز اور کیا کرتا ہے کیا نہیں یہ نہیں پوچھا تھا"

ارسہ جو دل میں سوچ رہی تھی کہ اب اس کا شکریہ ادا کرے گی کہ وہ اسے لینے آیا ایک دم سے سیدھی ہو گئی اس نے فہد کو فرسٹ ٹائم اتنے غصے میں دیکھا تھا فہد غصے سے لال ہو چکا تھا—مزید کہنے لگا

"اور ارسہ ایک بات اور آئندہ تم یہ بائیک لے کے سڑکوں پہ نہیں پھرو گی"

ارسہ نے پھر اس کی طرف گردن موڑی اب مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ-

"مسئلہ تمہیں فہد کس چیز سے ہے میری بائیک سے یا مجھ سے"

جھٹکے سے گاڑی کو روکا گیا-

"مجھے مسئلہ اس چیز سے ہے کہ میں تمہیں پاگلوں کی طرح صبح سے کالز کر رہا تھا ماما اور میں تمہیں برتھڈے گفٹ دینے کے لئے آنا چاہتے تھے- لیکن تم شوٹ پہ نکل گئی"

فہد سانس لینے کے لیے رکا تو ارسہ بولنے لگی

"شوٹ تو میرا نون کا تھا تم لوگ آٹھ بجے آتے میں گھر پہ ہوتی میں نے بتایا تو تھا"

"تم میری فیملی کو ڈس رسپیکٹ کرتی ہو ہمیشہ میں تبھی دس منٹ میں یہاں پر آیا کیونکہ مجھے تم سے بدلہ لینا تھا"

ارسہ نے اس طرح اس کو دیکھا جیسے کچھ سمجھ رہی ہو پھر کہنے لگی

"اور مجھے لگا تم یہاں پر اس لیے آئے ہو کیونکہ میں اکیلی تھی اور مجھے تمہاری ضرورت تھی مگر تمہاری تو ایگو کو فالج آیا ہوا تھا"

فہد کا لہجہ ایک دم سے تیز ہو گیا

"بات سنو ارسہ یہ تمہاری اکڑ میرے سامنے نہیں چلے گی میری گاڑی میں بیٹھ کر تم مجھے یہ اکڑ نہیں دکھا سکتی"

فہد نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور کہا

"اب تم جا سکتی ہو"

ارسہ نے ہکا بکا ہو کر پہلے فہد کو دیکھا اور پھر سڑک کو وہ گاڑی سے اتری اور پھر فہد کو بولنے لگی

"لعنت ہو تمہارے اوپر اور تمہاری اس گاڑی پر"

انگوٹھی اتار کر اس نے فہد کے منہ پہ ماری اور جیسے ہی فہد نے گاڑی کو سٹارٹ کیا تو اس نے پیچھے والے حصے پہ گاڑی کو لات ماری جس سے اس کے پیر پر چوٹ لگی کراہ کے اپنے پیر کو دیکھا- فہد دھواں اڑاتی کار لے کر چلا گیا تھا- ارسہ نے پیچھے سے اسے بد دعائیں دیں

"انشاءاللہ اگلی سڑک پہ پولیس اس کا اتنا خطرناک والا چلان کاٹے گی نا لگ پتہ جائے گا اسے یا پھر اللہ تعالی اس کی گاڑی کسی بڑے آدمی سے ٹکرا جائے اور وہ اس کا قیمہ بنا دیں"

اس نے اپنا موبائل نکالا اور خود کلامی کرنے لگی۔

"ابھی بھی تو رائیڈ بک کر یگی نہ ارسہ پہلے کر لیتی یہ سگنل کیوں نہیں آ رہے ؟؟"

وہیں قریب ایک شاپ تھی وہ موبائل میں پریشان ہو کر دیکھنے لگی تو اس چاچا نے کہنا شروع کیا "بیٹا اس روڈ پہ موبائل استعمال کر رہی ہو ؟"

ارسہ نے اسے کن اکھیوں سے دیکھا

"کیوں اس روڈ پہ کیا موبائل استعمال کرنے پہ بین لگا ہوا ہے ؟؟"

"نہیں یہاں پر جیمرز لگے ہوئے ہیں نا آگے سینٹرل جیل ہے"

اور یہ سنتے ہی ارسہ کے چودہ طبق روشن ہوئے—بے اختیار آنسو نکلے-----سنسان سڑک کو دیکھا پھر آسمان کو-آنسو صاف کر کے ہمت باندھی-

____

اسلام علیکم !.

اگر آپ بھی لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم فراہم کر رہے ہیں آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم جو آپ کے لکھی ہوئی پوسٹ کو دنیا تک پہنچائیں گا۔

اپنا ناول، ناولٹ، آرٹیکل، افسانہ، شاعری یا کچھ بھی لکھا ہو پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔

Mklibrary13@gmail.com

اس کے علاوہ آپ ہمارے انسٹا گرام اور واٹس ایپ پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

What’s up Number: +92-3144810202

Instagram:mklibrary.official

____

اب وہ لمبی سڑک پہ پیدل چل رہی تھی- کبھی گردن موڑ کے کسی آٹو والے کو دیکھتی پر وہاں بس اکادکا لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا-اس نے اپنے دوپٹہ کندھوں پہ پھیلا کے لے لیا تھااور وہ سیدھی سیدھی چلے جارہی تھی پھر اس نے وہاں پر کھڑی ایک پولیس موبائل دیکھی-وہ وہاں پر گئی اور پوچھا

"آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں پر جیمرز کی حد کہاں تک کی ہے"

پولیس والے نے ایک روڈ کی دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"وہاں تک سگنلز جیم ہیں"

ارسہ کو چلتے چلتے خوف آنے لگا کیونکے اسے اب یہ روڈ سمجھ میں آرہا تھا- بچپن کا ایک واقعہ آنکھوں کے سامنے آیا-

(وہ بہت چھوٹی تھی مگر چہرے پہ وہی شرارت تھی-وہ اسی روڈ پہ اپنے باپ کے ساتھ گاڑی میں گھوم رہی تھی-اس نے وہاں پہ کھڑے ایک چیز والے سے چیز لینے کی فرمائش کی—گاڑی رکی-

جب ایک قیدی بھاگتا ہوا آیا اور انکی گاڑی میں بیٹھ گیا-وہ ڈر کے مارے چیخ رہی تھی—پولیس بے شک فوراً ہی وہاں آ چکی تھی—مگر ڈر اسکے چہرے پہ ہنوز تھا-)

مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔جب وہ اس روڈ پر پہنچی تو ہلکی ہلکی بوندیں گرنا شروع ہو چکی تھیں—

اس نے اپنا موبائل نکالا اور ارسل کو کال کری اس کا نمبر بن جانے لگا پھر اس نے حاشر کو کال کری حاشر نے کال نہیں اٹھائی تھک ہار کے اس نے ثمرہ کو کال کری پہلے ہی رنگ پہ فون اٹھالیا

تھوڑی ہی دیر میں عمر اس کے سامنے تھا ارسہ بھیگتی ہوی گاڑی میں بیٹھی اس کو دیکھ کے شاکڈ ہوئی—پھر ارسہ نے اس کا ہاتھ دیکھا اس کے ہاتھ پہ بینڈج لگی ہوئی تھی اور ماتھے پہ

بھی ہلکی ہلکی کھروچ تھی-وہ اسکو دیکھ کے ایک دم کھل اٹھی-آنکھوں میں آنسو آئے مگر اسنے انہیں بہنے نہیں دیا-لیکن اپنے چہرے پہ یہ ظاہر کر رہی تھی کہ وہ ٹھیک ہے-عمر کو دیکھتے ہی بولنے لگی

"یہ کیا ہوا"

عمر نے پر سکون انداز میں ڈرائیو کرتے ہوئے کہا

"کچھ نہیں روما اور اقراء کو اسکول سے لے کر آ رہا تھا تو چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہاتھ پہ اتنی لگی نہیں ہے اور انہوں نے پٹا باندھ دیا"

وہ ڈرائیو کر رہا تھا اور وہ چند منٹ تک اس کو دیکھتی رہی پھر گلا کھنکھارا

"میں پہلے ارسل کو کال کر رہی تھی مگر ارسل کا نمبر آف جا رہا تھا پھر ممانی کو مجبوراً کال کرنی پڑی"

"mingle لوگ اس موسم کو انجوائے کرتے ہیں-ردا خالہ کا صبح سے ہی دل پریشان تھا تمہیں لیکر یو نو گٹ فیلنگ انہوں نے مجھ سے پوچھا میں آگیا"

ارسہ نے منہ کھڑکی کی طرف کر لیا اور گال پہ لڑھکتے آنسوؤں کو صاف کرنے لگی-

اس بندے کے ماتھے پہ ایک شکن تک نہ تھی خود پہ نظر مرکوز دیکھتے ہوئے عمر نے

گردن گھمائی اور ابرو اٹھا کے پوچھا کیا ہوا—ارسہ گھبرائے بغیر بولی

"آج میرے دل سے تمھارے لئے بہت دعا نکل رہی ہے"

عمر نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"اچھا کونسی دعا"

"یہی کہ۔۔۔۔"پھر وہ سوچنے لگی

"سب کچھ تو ہے تمھارے پاس"

عمر نے افسوس سے کہا

"سب کچھ نہیں ہے سمجھو وہ نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے"

ارسہ نے حیرت سے اسے دیکھا پھر جیسے کچھ سمجھی ہو۔

"اوہ محبت کا چکر----چلو اللہ کرے وہ تمہیں مل جائے"

عمر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"نہیں مل سکتی اسکی منگنی ہو چکی ہے"

"عمر ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے----ویسے معلوم ہوتا ہے تمہیں دھواں دھار محبت ہے اس سے"

عمر نے ارسہ کو دیکھتے ہوئے کہا

"محبت کا تو پتا نہیں پر افسوس ہے"

پھر سامنے دیکھنے لگا۔

ارسہ نے نا سمجھی سے کہا

"کیسا افسوس"

"اسکے لیے پہلے میرے پاس پرپوزل آیا تھا اور میں نے انکار کر دیا"

آواز میں افسوس تھا-اس سے پہلے وہ کچھ کہتی عمر نے بات بدلی

"ویسے تمہاری بائیک کہاں ہے"

عمر نے سرسری لہجہ بنا کے پوچھا-

"نہیں پوچھو یار بہت لمبی کہانی ہے میرا سابقہ منگیتر"

عمر نے اپنی گردن گھمائی اور حیرت سے بولا

"سابقہ منگیتر مطلب"

اب وہ ساری کہانی عمر کو سنا رہی تھی۔

وہ گاڑی سے نکلا تو ارسہ اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

ارسہ نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا

"ویسے تم اتنے برے بھی نہیں ہو میری فرینڈز کو تو تم ہینڈ سم اور ڈیشنگ لگتے ہو"

عمر نے مسکراتے ہوئے کہا"اور تمھیں میں بہت ہینڈ سم اور ڈیشنگ لگتا ہوں گا"

عمر نے اپنی ہنسی سے نکال کے کہا۔

ارسہ نے الٹا ہاتھ اسکے کاندھے پہ مارا

"ہینڈ سم کا اتیج اور ڈیشنگ کا ڈی بھی نہیں ہو تم۔اور تمہیں دونوں بولنے سے پہلے میں مر نہ

جاؤں"

عمر نے اسکو دیکھتے ہوئے کہا

"تو بہتر ہے تم مری MUREE جاؤ"

اور وہ تیز تیز قدموں سے چلنے لگا۔تب ارسہ بھاگتی ہوئی اسکے سامنے آئی۔

"میں بہت اعلی ظرف ہوں۔۔۔۔تم نے آج میری مدد کری اب جب بھی کبھی تمہیں ضرورت پڑے بغیر ہچکچائے ارسہ مراد کو یاد کر لینا"

عمر نے مسکراتے ہوئے بہت تابعداری سے سر ہلایا۔

وہ واش بیسن کے آگے کھڑی تھی۔آنسو نہ چاہتے ہوئے بھی بہے جا رہے تھے-وہ آنسو صاف کرتے کرتے بولی

"مجھے سمجھ نہیں آرہامیں روکیوں رہی ہوں"

سامنے رکھاموبائل رنگ کررہاتھاسویراآنٹی کانام اسکرین پہ جگمگارہاتھا۔

کال ائی تھی اس کادل تونہیں چاہ رہاتھاپھر بھی اس نے بجھے ہوئے دل سے کال اٹھالی—انکی بات سننے کے بعدبس اتناکہا

"آنٹی فہدا گرمعذرت بھی کرلے تومیں ایکسیپٹ نہیں کروں گی میں رشتہ قائم نہیں کرنا چاہتی اوریہ میراآخری فیصلہ ہے"

وہ بہت پشیمان ہورہی تھیں مگرارسہ نے انہیں کوئی رعایت نہیں دی۔

گھڑی صبح کے سات بجارہی تھی-وہ لاونج کے صوفے پہ بیٹھی ریموٹ سے چینل بدل رہی تھی۔چہرے کے زاویے بتاتے تھے دماغ کہیں اورہے اور نظریں کہیں اور۔

بالوں کواونچے سے جوڑے میں لپیٹاہواتھا۔عمراپنی دھن میں سیڑھیاں اتررہاتھاجب نظر اس پہ پڑی۔

"کیا ہو گیا نوڈلز حال کیوں خراب ہے۔"

وہ رات کی بنسبت بہت تازہ دم لگ رہا تھا-اور وہ بہت تھکی ہوئ لگ رہی تھی۔

وہ بولتا ہوا اسکے سامنے والے صوفے پہ جا بیٹھا۔اسنے ریموٹ کو صوفے پہ رکھا اور کہنے لگی

"تمہیں کیسے پتا میرا حال خراب ہے؟"

عمر نے کندھے اچکا کے کہا

"کسی عقل مند نے کہا تھا حال پوچھا نہیں دیکھا جاتا ہے"

ارسہ اداس سا مسکرائ—پھر کہا

"فہد سے رشتہ ختم کر دیا ہے۔۔اب میں پھر اسکین ہونے کے لیۓ خود کو تیار کر رہی ہوں۔"

عمر نے پیر پہ پیر رکھتے ہوئے نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"اسکین کیا مطلب ۔ سمجھا نہیں میں"

"تم لڑکی نہیں ہو نہ تمہیں اندازہ نہیں ہے۔۔ ہر ہفتے اجنبی لوگوں کے سامنے تیار ہو کر بیٹھو اور وہ آپکو اوپر سے نیچے یوں دیکھیں جیسے آپکو اسکین کر رہے ہوں۔ فہد کا ساتواں رشتہ تھا۔ "

"تم نے صرف اس وجہ سے فہد کہ رشتے کو ہاں کری تھی؟"

"تو تمہیں کیا لگتا ہے اسمیں سرخاب کے پر لگے تھے؟"

عمر کے منہ پہ ایک مطمئن سا سایہ آیا۔ ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔ ارسہ نے اسکی طرف دیکھا اور ابھر واٹھا کے پوچھا

"تمھاری بانچھیں کیوں کھل رہی ہیں"

"اگر تمہیں ابھی باہر جانے کا موقع ملے تو کہاں جاؤ گی"

ارسہ نے پہلے حیرت سے اسے دیکھا پھر خوشی خوشی بتانے لگی

"میں ترکی، فن لینڈ، باکو بھی جا سکتی ہوں"

وہ سوچ سوچ کے کہ رہی تھی اور وہ آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھ رہا تھا

"ہو چکا نوڈلز تمہارا۔ میں کہیں باہر کھانے کی بات کر رہا تھا"

"ہاں یہی اوقات ہے تمھاری چلو حلوہ پوری کا ناشتہ کرنے چلتے ہیں اس چچا کے پاس"

"مہاشے تمہاری بھی یہی اوقات ہے چلو اب"

عمر نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

وہ ساتھ اٹھے تھے۔ عمر نے ہاتھ بڑھا کے اسے آگے جانے کا اشارہ کیا۔ وہ پر اعتمادی سے آگے بڑھ گئ۔

وہ باہر نکلے تو موسم میں ایک خنک آچکی تھی۔ ہلکی ہلکی بوندیں گر رہی تھیں

"تم سوچ لو ابھی بھی وہی کھانا ہے"

عمر نے آسمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اسنے سر کو ہلاتے ہوئے کہا "ہاں"۔ وہ گاڑی میں بیٹھی تھی جب عمر نے کہنا شروع کیا۔

"تم جانتی ہو مجھے تمھاری یہ عادت بہت اچھی لگتی ہے"

"کونسی"

اسنے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"دس گھنٹے لگائے بغیر تیار جب بولو چلنے کے لی ئے حاضر ---ہر گھڑی تیار جانباز ہیں ہم"

ارسہ کے چہرے پہ ایک سایہ آیا وہ یونہی اسے دیکھتی رہی۔ بارش تیز ہو چکی تھی

دل میں سوچھا ہنستے ہوئے واقعی ہینڈ سم لگتا ہے۔

وائپر تڑتڑ کرتی بوندوں کو صاف کر رہا تھا۔ ارسہ نے سامنے دیکھا۔ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی

۔ پھر چہرے کو نارمل بناتے ہوئے کہنے لگی

"بارش تیز ہو گئی ہے غلط نکل آئے گاڑی واپس موڑ لو"

اسنے حیرت سے اسے دیکھا

"بن موسم کی بارش زیادہ نہیں برستی"

نظریں ارسہ کی باہر ہی تھیں۔ وہ بولی نہیں بس چپ رہی۔ چہرے سے معلوم ہوتا بہت کچھ سوچ رہی ہے۔ بوندیں اب قدرے ہلکی ہو چکیں تھیں۔ دونوں کے درمیان خاموشی تھی۔ اس نے گاڑی ایک چھوٹی سی شاپ کے آگے روک دی۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی دوکان کا شٹر گرا کے جا رہا تھا۔

عمر نے اسے کھڑکی سے نکل کے آواز دی مگر وہ سنے بغیر چلا گیا۔

"میں نے کہا تھا نہ تمہیں گاڑی واپس موڑ لو"

"میں منزل کے قریب پہنچ کے قدم پیچھے نہیں ہٹاتا"

ارسہ نے منہ کھول کے اسے حیرت سے دیکھا۔

"اوہ Williamshkspere کے جعلی فین یہ اقوال زریں نہ مجھے نہیں بتایا کرو"

عمر کے لبوں پہ مسکراہٹ ابھری گاڑی کو ریورس کرتے ہوئے کہنے لگا

"یہی تو مسلہ ہے تم پاکستانی ایسی ہستیوں کی عزت نہیں کرتے"

"تمہم پاکستانی"

ارسہ نے تم پہ زور دیتے ہوئے بات کو آگے بڑھایا۔

"پیدا یہیں ہوئے، اسکولنگ کالجنگ یہیں سے کری۔۔۔اور باتیں دیکھو۔بس اللہ گنجے کو ناخن نہ دے"

وہ قہقہے کے ساتھ ہنسا۔

"تمہیں پتا ہے بچپن میں میں سارے کزنز میں سب سے زیادہ تمہیں تنگ کرتا تھا کیونکے جب تم تپ کے لال ٹماٹر ہوتی ہو نہ بہت اچھی لگتی ہو۔اور تم سے بحث کرنے میں الگ ہی مزہ آتا تھا۔"

ارسہ کے لبوں پہ بھی ہنسی آئ

"ہاں اور جب میں تمہیں زیادہ سنا دیتی تو تم ہمدردیاں بٹورنے نانی کے پاس چلے جاتے اور وہ اکلوتے نواسے پہ ایسے واری جاتیں کے بس۔"

____

____

____

گاڑی گھر کے اندر آچکی تھی۔امراء نے کن انکھیوں سے انہیں گاڑی اسے اترتے ہوئے دیکھا۔وہ چھت پہ کھڑی تھی ارسل کے ساتھ۔

"یہ دونوں اس موسم میں کہاں نکلے ہوئے تھے"

"پتا نہیں لیکن بن بہت رہی ہے ان دونوں میں"

ارسل بھی روما اقراء کو چھوڑ کے انہیں دیکھنے لگا۔

امراء نے افسوس سے انہیں اندر جاتے دیکھا۔

"اب کیا فائدہ بنانے کا"

"نصیبوں کی بات ہے امراء۔۔۔ جسکا جہاں جوڑ بن جائے"

ارسل نے گردن موڑ کے امراء کو دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں ایک شاپ کے آگے کھڑی تھیں۔

امراء ڈریس کو دیکھ رہی تھی۔ جب پیچھے سے ارسہ کو کسی کے بولنے کی آواز آئی۔

ان دونوں نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو سامنے ارسل اور عمر کھڑے تھے۔ عمر نے مسکرا کے ہاتھ ہلایا۔ پھر وہ چلتے ہوئے انکی طرف آنے لگے۔ ابھی وہ پاس آ کے کھڑے ہوئے تھے ۔ دوکاندار نے ایک نیا سوٹ نکال کے دیا

"یہ دیکھیں باجی ایسا سوٹ کہیں نہیں ملیگا آپکو"

ارسہ وہ سوٹ دیکھ کے آگے آئی۔ فوراً سے بولی

"امراءاسکا کپڑا بیکار ہے آگے سے دیکھتے ہیں"

وہ چاروں اس شاپ سے باہر آگ ئے۔

ابھی وہ فوڈ ایریا میں تھے جب ارسہ نے کہا میں ذرا آتی ہوں ایک منٹ امراء نے حیرت سے بولا

"تم کہاں جارہی ہو؟"

ارسہ نے ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور چلی گئی تھوڑی دیر میں عمر بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا

وہ اس شاپ سے نکل ہی رہی تھی جب عمر کو دیکھ کے ایک دم سے ڈر گئی۔

"تم کیا چھلاوے کی طرح میرا پیچھا کر رہے ہو"

عمر اسے تفتیشی نظروں سے دیکھ رہا تھا ارسہ نے آنکھیں گھما کے کہا

"تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو جیسے پولیس چور کو پکڑتے ہوئے دیکھتی ہے"

عمر اب اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا تھا

"تمہیں تو اس ڈریس کا کپڑا اچھا نہیں لگ رہا تھا"

"ہاں وہ امراء کے لحاظ سے اچھا نہیں لگ رہا تھا میرے لحاظ سے تو بہت اچھا ہے"

عمر نے افسوس سے گردن ہلاتے ہوئے کہا

"تم مجھے عیار کہتی ہو عیاری کا عنصر تو کوٹ کوٹ کے تم میں بھرا ہوا ہے"

ارسہ نے غصے سے دیکھا

"ایک تو میں نے اتنا نیک کام کیا اپنی بہن کے پیسے خرچ نہ ہوں اسلیے

اسے یہ سوٹ لینے نہیں دیا۔"

وہ دونوں اب ٹیبل پر آ چکے تھے۔

امراء نے ارسہ کے ہاتھ میں شاپنگ بیگ دیکھا تو کہنے لگی

"دکھاؤ کیا لے کر آئی ہو"

ارسہ دکھانے سے انکار کر رہی تھی امراء نے زبردستی چھینا اور وہ سوٹ دیکھا تو چیخی

"ارسہ کی بچی۔۔۔استغفراللہ۔۔۔یہ میرے ساتھ بچپن سے یہی کرتی ہے۔جب بھی کوئی چیز اچھی لگتی میرا دماغ خراب کر دیتی اور پھر وہی چیز خود لے لیتی"

ارسہ بڑی ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے کہنے لگی

"تو تم کیوں آتی ہو دوسروں کی باتوں میں"

اب کہ ارسل بولا

"میری بیوی کو بے وقوف بناتی ہو نا تم ہمیشہ"

ارسہ ہنستے ہوئے کہنے لگی

"تمہیں تو میرا شکر گزار ہونا چاہیے میں نے پیسے بچائے تمہارے"

امراء سر ہلاتے ہوئے غصے میں بولی

"ہاں ہاں مدر ٹریسا کے خاندان سے تو ہو تم"

ارسہ نے بڑے مزے سے فرائیز کو اپنے منہ میں رکھا اور کہنے لگی

"میری جان میں جس خاندان سے ہوں اسی خاندان سے تم ہو"

امراء نے دانت چباتے ہوئے اسے دیکھا

عرفات اور حاشر ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے- جب ارسہ کوئی نئی چائنیز ڈش انکے سامنے لیکر آئی- " چلیں ماموں یہ ٹرائے کر کے بتائیں کیسا بنا؟"

عرفات صاحب کھاتے رہے اور حاشر انکی شکل دیکھتا رہا- ارسہ کے چہرے پہ ایسے تاثرات تھے کہ جیسے اسکو پتا ہو یہ ہونا ہے—انھوں نے پورا پیالہ کھا کے جب میز پہ رکھا تو ارسہ نے کہا-

"ماموں آپکو تو ذائقے کا پتا ہی نہیں چلا ہو گا—داڑھ ہی گیلی نہیں ہوئی ہو گی آپکی تو"

ماموں بھی چہک کے بولے

"دیکھا حاشر ہماری بھانجی کتنا جانتی ہے ہمیں"

حاشر نے بھی اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا

"جی بھائی بلکل"

عرفات بھی خوشی خوشی کہنے لگے

"جاؤ بیٹا فریج میں ربڑی رکھی ہے جا کے کھالو"

ارسہ نے منہ بنا کے کہا آپکو پتا ہے ماموں مجھے نہیں پسند دودھ روٹی لگتی مجھے "

عرفات کا لہجہ ایک دم تیز ہوا

"لیکن ہمیں پسند ہے۔۔۔جاؤ فریج سے لیکر آؤ"

ارسہ مسکراتی ہوئ اٹھی اور کچن میں گئ- ردا وہاں پہلے سے موجود تھیں۔اسے دیکھ کر کہنے لگیں

"سویرا کی کال آئ تھی فہد شرمندہ ہے اور معافی مانگنا چاہتا ہے۔۔۔ایک موقع اور دو گی اسے ؟"

ارسہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے کہ دیں شام میں مل لے"

ارسہ سینٹر میں فوٹو گرافی کی کلاس لے رہی تھی- باہر آ کے پارکنگ میں دیکھا تو اسکی بائیک کھڑی تھی- مسکراتی ہوئ ادھر ادھر دیکھتی ہوئ گارڈ کے پاس پہنچی

"یہ بائیک کون دے کے گیا"

گارڈ نے اسے ایک خط پکڑایا اور کہنے لگا

"ایک لڑکا آیا تھا کہ رہا ارسہ باجی کو دیدینا"

اسنے خط پڑھا تو اسمیں لکھا تھا

"باجی تم دکھنے میں تو بہت سمجھدار لگتی ہو۔۔اس بندے سے منگنی کیسے کرلی۔۔برا مت ماننا مگر وہ تمھارے لائق نہیں"

ارسہ نے خط پڑھا اور مسکرانے لگی۔

فہد اور وہ آمنے سامنے بیٹھے تھے۔وہ ایک فینسی ریستوران تھا۔ وہ اپنے گھنگریالے بال کھول کے آئی تھی۔فہد کا والٹ موبائل اور گاڑی کی چابی ٹیبل پہ ہی تھی۔اسکی کال آئی تو وہ ارسہ کو چھوڑ کے موبائل اٹھا کے باہر چلا گیا۔وہ تھوڑی دیر کے بعد آیا تو والٹ اپنی جگہ سے تھوڑا ہٹا ہوا تھا۔مگر اسنے نوٹ نہیں کیا۔اور فہد ارسہ کو دیکھنے لگا۔

وہ سادھی رہتی تھی۔اور سادگی میں بھی اچھی لگتی تھی۔فہد نے اسکو دیکھا اور پھر بولنا شروع کیا۔

"شادی سے پہلے اپنے بالوں کی ری بانڈنگ کرانا مجھے ایسے بال اچھے نہیں لگتے"

ارسہ نے ویٹر کو دیکھا جو کھانا سرو کر کے جا رہا تھا۔ پھر کہنے لگی۔

"ٹھیک ہے"

پھر فرائز کا ایک بائیٹ لیتے ہوئے کہنے لگی

"تم بھی شادی سے پہلے تھوڑی باڈی بنا لینا۔۔۔ کانگڑی مرد مجھے پسند نہیں"

فہد کے چہرے پہ تیوری آئی۔

"میں جیسا بھی ہوں ٹھیک ہوں عورت شادی سے پہلے خود کو بدلتی ہے مرد نہیں"

"ایسا کسی کتاب میں نہیں لکھا۔۔۔۔ جب میں خود کو بدلنے کے لیے تیار ہوں تو تم بھی خود کو ریڈی رکھو نہ"

فہد نے ایک تلخی بھری نظر اس پہ ڈالی پھر کہنے لگا۔۔۔

"میری ماما کو پتا نہیں کیا اچھا لگا تم میں۔۔۔ شاید تم بن ماں باپ کی بچی ہو نہ انکو ترس آ گیا تم پہ"

ارسہ کے چہرے پہ غصہ صاف تھا۔آنکھوں میں پانی آیا مگر وہ ارسہ تھی روتی نہیں رلاتی تھی۔

"حالانکہ ترس تو انہیں اپنی اولاد پہ آنا چاہیے جسکو شدید قسم کی تربیت کی ضرورت ہے"

فہد کے لیے آج بہت ہو گیا تھا۔

"بکواس بند کرو اپنی ورنہ زبان نکالنے میں دیر نہیں کرونگا چہرے پہ داغ ہے اور نکھرے دیکھو"

یہ کہتا ہوا وہ اٹھا اور نیپکن اٹھا کہ پھینکی۔

ارد گرد کے لوگ انہیں دیکھنے لگے۔وہ اس بات پہ قہقہ لگانے لگی۔غصہ دباتے ہوئے بولی

"کانگڑی انسان تم سے زیادہ طاقت تو مجھ میں ہے۔۔"

پھر سیریس ہو کے کہنے لگی

"ایسا منہ توڑونگی خود کو بھی نہیں پہچان پاؤ گے اور ہاں میرے تو چہرے پہ داغ ہے نہ تم تو پورے کے پورے داغ ہو اپنے خاندان کے نام پہ"

وہ بد تمیز کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ ارسہ ریلیکس ہو کے کباب کھانے لگی پھر اشارے سے ویٹر کو بلایا۔

"یہ سب پیک کر دو اور میں مزید کچھ چیزیں آرڈر کر رہی ہوں وہ بھی اس کے ساتھ لے آؤ اور ہاں

بل لا دو"

ویٹر فوراً سے اسکے حکم کی تعمیل میں لگ گیا۔ بل لا کے رکھا تو ارسہ نے اے ٹی ایم کارڈ رکھا جسپہ فہد کا نام جگمگا رہا تھا—اور چہرے پہ وہی شیطانی مسکراہٹ تھی—

فہد غصے میں گاڑی کا گیٹ کھول کے بیٹھا تھا۔ میسج کی بیپ پہ فون نکالا وہ بینک کی طرف سے میسج تھا کی

"آپکے بتیس ہزار کٹ چکے ہیں فلاں ریسٹورینٹ میں"

اس نے جلدی سے اپنا والٹ چیک کیا- لمحے کا ہزارواں حصہ لگا اسے سمجھنے میں۔

اتنے میں ارسہ کا واٹس ایپ پہ میسج آگیا-

"یہ چھوٹا سا بدلا ہے جو تم نے اس دن میرے ساتھ کیا اسکے لیے"

فہد کا پارہ ہائی ہوا اسنے بینک کال کر کے اپنا کارڈ بلاک کیا-

وہ اپنے گھر جانے کے بجائے عرفات ماموں کے پاس آگئی۔

"آپکے لیے کھانا لائی ہوں"

انہوں نے خوشی خوشی کھانے کو چیک کیا۔۔۔

"ارے لڑکی یہ بڑا نیک کام کیا تم نے۔"

ردا پاس ہی بیٹھیں تھیں-ارسہ کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھنے لگیں- عرفات ردا کو دیکھتے ہوئے بولے

"ردا کیا سوچا پھر"

"کس بارے میں؟"

"حاشر کی بات کر رہا ہوں"

"بھائ ایک تو آپکے پاس جب بیٹھو یا تو کھانے کی باتیں ہو نگی یا حاشر کی"

"تم ارسہ اور امراء کی شادی کر کے اپنا فرض نبھا رہی ہو اور میں تمھاری شادی کروا کے اپنا فرض نبھانا چاہتا ہوں"

"بھائ ابھی اقراء بھی ہے"

عرفات بھائ کو ایسی بری لگی یہ بات سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے۔

"ہاں پھر تم دونوں قبر میں جا کے ہی شادی کرنا"

ردا نہ چاہتے ہوئے بھی اس بات پہ مسکرا گئیں۔

ردا ڈائینگ ٹیبل پہ گہری سوچ میں بیٹھیں تھیں—جب ثمرہ اور امراء انکے برابر والے کرسیوں پہ آ کے بیٹھیں-

امراء نے دو تین بار آواز دی تو وہ جاگیں—

"کونسی دنیا میں چلی گئیں تھیں آپ"

ردا نے افسوس سے کہا

"میں نے کہاں جانا ہے---ارسہ کی منگنی ٹوٹ گئ ہے— تمہیں کیا لگتا ہے مجھے خوش ہونا چاہیے ؟؟"

امراء اٹھ کے انکے برابر میں آ کے بیٹھی۔

"خالہ آپ کب سے ایسی سوچ رکھنے لگیں۔آپ تو ایک باہمت مضبوط عورت رہی ہیں ہمیشہ آپ نے کب فکر کی لوگوں کی"

وہ چپ ہوئ تو ثمرہ کہنے لگی

"اور تم ہی تو کہتی تھی شادی منگنی زندگی نہیں اسکا حصہ ہوتی ہیں"

ردا انہیں دیکھ کے کہنے لگیں

"بھابھی جب سویرا کی بہن نے رشتہ ختم کیا تو آپ جانتی ہیں انہوں نے مجھے کیا کہا تھا ---"

(رداسینٹر میں اپنے آفس میں بیٹھی تھی۔وہ چھوٹاسا آفس تھا۔۔۔ردا کا فون بجاتو انہوں نے سویرا کا نمبر دیکھا۔خوش اخلاقی سے کال پہ بات کرنا شروع کی۔مگر سامنے والی شدید غصے میں تھی۔فون سے آواز گونجنے لگی۔

"ردا میں نے تمھاری شکل دیکھ کے اپنے بیٹے کا رشتہ کیا تھا۔میری بہن تو بہت تعریف کرتی تھی تمہاری۔اور ارسہ کو دیکھو اسکو معزرت پہ باتیں سنا کے چلی گئ۔"

ردا کی آواز بھی تیز ہوئ۔

"تو تم اپنے بیٹے کو دیکھو سنسان سڑک پہ ارسہ کو اترنے کا کہ کے چلا گیا کیا کرتی وہ۔۔۔اگر اس کے ساتھ کچھ برا ہوتا تو فہد ذمہ داری لیتا؟"

فہد کی ماں بھی تپی ہوئ تھیں۔

"تمھاری ایک بھانجی دس مردوں پہ بھاری ہے۔۔۔زبان ماشأاللہ ہے۔۔۔انکو کچھ نہیں ہونے والا اور انکا کچھ ہونے بھی نہیں والا"

ردا کا دماغ خراب ہو گیا۔

"تم دعا نہیں دے سکتی نہ تو بد دعا بھی نہیں دو۔۔۔"

مگر وہ چپ کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"تم نے خود تو شادی کی نہیں اور بھانجیوں کی تربیت ایسی کی کے انکی شادی ہو گی نہیں"

اور کھٹ سے فون بند کر دیا۔

ردا غصے میں دوبارہ کال کرنے لگیں مگر نمبر بند جانے لگا۔ردا تلملا کے رہ گئیں)

امراء حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔

"خالہ آپ نے اتنی سن کیسے لی"

ردا نے فکر مندی سے کہا

"آخری بات اسکی صحیح تھی۔۔۔اب سب یہی بات کریں گے میں نے شادی نہیں کی اس لیے تم لوگوں کی بھی نہیں کر رہی۔۔بھابی آپ ارسل اور امراء کی تو اسی مہینے رکھلیں شادی۔۔۔باقی ارسہ کے لیے کرتی ہوں میں کچھ"

وہ یہ کہ کے چلی گئیں۔

امراء نے انہیں جاتے دیکھ کے کہا

"اتنی مضبوط عورت اتنی چھوٹی تلخ بات سے ڈھے گئ"

ثمرہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"تلخ بات بس تلخ ہوتی ہے۔ چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی"

یہ اگلی شام کا وقت تھا جب ارسہ اور روما اس وقت ڈائیننگ ٹیبل پہ بیٹھی چائے پی رہیں تھیں۔ارسہ بالوں کی پونی ٹیل بنائے ہوئے تھی۔ہری کرتی جسپہ سیاہ دھاریاں بنی تیں اس پہ سیاہ کیپری پہنے تھی۔ٹیبل پہ گرم چائے دھواں اڑا رہی تھی۔روما مگن ہو کے سب وے کھیل رہی تھی۔جب وہ ہارنے پہ زور سے چلاتی۔ارسہ نے اسکو گردن موڑ کے دیکھا۔

"بس کر جاؤ لڑکی اب تو سب وے کا گڈا بھی تھک گیا ہو گا"

۔جب خالہ آئیں۔

"یہ ہنس کا جوڑا کہاں ہے؟"

روما نے موبائل میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ دونوں مارکیٹ گئے ہیں"

خالہ نے ارسہ کو دیکھا اور افسوس سے کہنے لگیں

"کاش معاملہ رفع دفع ہو جاتا"

اس وقت وہ ڈارک گرین شرٹ پہنے اپنی دھن میں موبائل استعمال کرتا ہوا آرہا تھا۔

ارسہ کی تیز آواز پہ رک گیا۔

ارسہ نے آنکھیں سکیڑ کے کہا۔

"خالہ معاملہ سیٹل وہاں ہوتا ہے جہاں معاملہ سیٹل کرنا ہو۔۔۔وہ ذہنی مریض ہے"

وہ آہستہ آہستہ قدم رکھتا ہوا خالہ کے برابر آکے کھڑا ہو گیا۔روما سے اشارے سے پوچھا

(یہاں کیا چل رہا)

روما نے یوں بتایا جیسے بہت راز کی بات بتا رہی ہو(فہد نامہ چل رہا ہے)عمر نے گردن
ہلاتے ہوئے کہا جیسے ساری بات سمجھ گیا ہو

"اوکے اوکے"

"تم نے بھی تو کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی نہ"

ارسہ اپنی صفائی میں کہنے لگیں

"یہ چھوٹی چھوٹی باتیں انڈیکیشنس indication ہوتی ہیں انسان کو محتاط ہو جانا چاہیئے ورنہ منہ کے بل گرتا ہے"

ردا کو ایک دم غصہ آگیا

"زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے ارسہ جیسے تمھاری زبان کا مجھے پتا نہیں"

اب کے خالہ کی آواز یک دم تیز ہو گئی تھی۔اس سے پہلے وہ بولتی۔ عمر نے خالہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا

"آپ پہلے بیٹھیں"

اب وہ انکے برابر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ سمجھیں خالہ یہ جو لوگ کہتے ہیں نہ شادی کے بعد کاش ہمیں پہلے پتا چل جاتا تم ایسے تھے یا ویسے تھے۔۔۔یہ سب اشارے ہمیں پہلے مل رہے ہیں ریڈ الرٹ۔۔"

وہ اسکو سن ہو کے دیکھ رہی تھی۔اور وہ اپنی لے میں بول رہا تھا۔

"زندگی ایک بار ملتی ہے خالہ آپ لاکھ تجربے کار سہی مگر زندگی اسکی ہے تو فیصلہ بھی اسکا ہونا چاہیئے۔"

یہ بول کے اسنے نظریں ارسہ کی طرف گھمائیں۔ارسہ اسکو ہی دیکھ رہی تھی۔دونوں کی نظر ملی۔مگر آج ان دونوں کی آنکھوں میں ابھرا رنگ الگ تھا۔۔وہ وہاں سے چلی گئ ۔ مگر موبائل ڈائینگ ٹیبل پہ ہی چھوڑ کے چلی گئ خالہ اسے دیکھنے لگیں۔عمر نے ابرو اٹھا کے پوچھا۔

"مجھے پتا ہے میں آپکا ڈیشنگ بھانجا ہوں۔اور بقول پورے خاندان کے صرف میں ہی آپکو ڈیل کر سکتا ہوں"

انہوں نے اسکے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اب اسکا فائدہ نہیں ہے"

عمر نے حیرت سے پوچھا

"کسکا"

ردا اس سے سوال کرنے لگیں

"تم جو اسکو پسند کرنے لگے ہو اسکا"

عمر سنبھلتے ہوئے کہنے لگا

"میں اسکے دفاع میں کچھ کہہ رہا ہوں اسکا مطلب یہ تو نہیں"

انہوں نے اسکی بات کاٹ دی۔

"یہ ڈرامہ بازی مجھ سے نہیں کرنا۔ تم جانتے ہو تمہارا جھوٹ اور سچ میں سب پہچان جاتی ہوں۔"

عمر کے چہرے پہ ایک اداسی مسکراہٹ ابھری اور وہ جانے کے لئے اٹھا ساتھ ساتھ بولنے لگا۔

"آپ تو آئن سٹائن کا فیمل ورژن ہیں خالہ آپکا کیا کہنا"

انہوں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"تم جانتے ہو تم میری پہلی چوائس تھے۔"

وہ انکی طرف مڑا وہ بھی اٹھ چکیں تھیں۔

"خالہ وہ بھی کبھی نہیں مانتی۔۔۔ہاں جب آپ نے مجھ سے پوچھا تھااسوقت تو وہ مجھے زہر لگتی تھی۔ مگراب"

وہ مزید کچھ بولتا اسکی کال آنے لگی۔۔۔

"خالہ بہت ضروری کال ہے آتا ہوں ابھی"

خالہ جاتے جاتے اسے دیکھنے لگیں۔ اسکے جاتے ہی امراء ارسل سامنے سے چلتے ہوئے آرہے تھے۔خالہ اب اپنے آپکو قدرے نارمل کر چکی تھیں۔انکو دیکھتے ہی بولنے لگیں

"ادھر آؤ ہنس کے جوڑے کہاں سے واپسی ہے"

امراء نے گلے کو کھنکھارتے ہوئے کہا۔

"خالہ مجھے ٹیلر سے کوئی کام تھااس لیئے میں ارسل کے ساتھ چلی گئی تھی۔ویسے یہ جرمنی کا طیارہ اتنااداس کیوں لگ رہا تھا"

"یہ طیارہ لینڈ ہو چکا ہے کہیں"

وہ بول کے جانے لگیں۔امراء نے ناسمجھی سے انہیں جاتے دیکھا۔ سامنے دیکھا تو ارسہ آرہی تھی۔آتے ہی اسنے موبائل اٹھایا۔امراء نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"خالہ کو کیا ہوا ہے"

"ساحر اپنا سحر کر کے گیا ہے"۔

وہ یہ بول کہ موبائل استعمال کرتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"یہ چل کیا رہا ہے یہاں پہ۔"

پیچھے سے امراء بولتی رہ گئی۔ مگر وہ چلی گئی۔

____

اسلام علیکم !.

اگر آپ بھی لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم فراہم کر رہے ہیں آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم جو آپ کے لکھی ہوئی پوسٹ کو دنیا تک پہنچائیں گا۔

اپنا ناول، ناولٹ، آرٹیکل، افسانہ، شاعری یا کچھ بھی لکھا ہو پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔

Mklibrary13@gmail.com

اس کے علاوہ آپ ہمارے انسٹا گرام اور واٹس ایپ پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

What's up Number: +92-3144810202

Instagram:mklibrary.official

____

رات کے کھانے کے وقت سب ڈائننگ ٹیبل پہ تھے۔ مگر ارسہ نہیں تھی۔

ردا نے امراء سے پوچھا۔

"بہن کہاں ہے تمھاری"

"خالہ وہ کسی ایونٹ کی فوٹو گرافی میں گئ ہے"

"بغیر بتائے"

ردا کو حیرت ہوئ

"نہیں وہ حاشر چاچو کو بتا کے گئ ہے"

اور ردا کی وہیں ساری تفتیش ختم ہو گئ۔

ممانی نے عمر کو دیکھا۔

"تم کچھ کیوں نہیں لے رہے"

عمر نے بے زاری سے کہا

"بس ممانی کھایا نہیں جا رہا"

اسنے موبائل اٹھایا اور ارسہ کو کال کی مگر کوئ جواب موصول نہیں ہوا۔اسکی پلیٹ میں چاول ایسے ہی سجے رکھے تھے۔

وہ لان میں ٹہل رہا تھا۔اسنے موبائل نکال کے چیک کیا۔۔واٹس ایپ پہ ارسہ کی چیٹ کھولی۔۔۔میسج ڈیلیور نہیں ہوا تھا۔اسنے میسج ڈیلیٹ کر دیا۔اس نے ایس ایم ایس چیک کیا

وہاں بھی کوئی جواب نہیں تھا۔اسنے تپ کے موبائل آف کر دیا۔ سامنے سے حاشر اور عرفات ماموں چلتے ہوئے آرہے تھے۔ عمر نے آبرو اٹھا کہ پوچھا۔

"خیر ہے نہ۔۔۔۔"

"ہاں ہاں"

اور عرفات نے لان میں لگی چیئرز کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔ عمر وہیں کھڑا رہا۔وہ دونوں سیٹوں پہ بیٹھ چکے تو عمر کو دیکھتے ہوئے حاشر بولے۔

"ارے بھائی ہم موت کے فرشتے تھوڑی ہیں جو تم ڈر رہے ہو"

عمر ہلکا سا مسکراتا ہوا انکی طرف آیا۔

وہ بیٹھا تو عرفات نے بات شروع کی۔

"دیکھو عمر ہم سب کو پتا ہے خاندان میں ردا کو کوئی سمجھا سکتا ہے تو وہ تم ہو"

عمر نے حاشر کو دیکھا۔اور پھر جیسے سمجھ گیا ہو۔حاشر کو دیکھ کے مسکرانے لگا۔

"تم ردا کو سمجھاؤ ارسہ کے بارے میں"

حاشر نے ایک دم گردن موڑ کے حیرت سے دیکھا عمر نے بھی حیرت سے انہیں دیکھا
۔حاشر حیرت میں بولے

"عرفات بھائی ہم یہاں رداؤر میری بات کرنے آئے تھے"

"ارے پہلے ہم ارسہ اور اسکے ہونے والے بہنوئی کی تو بات کرلیں بعد میں اپنے بہنوئی کی
کریں گے "

عمر کے ماتھے پہ تیوری آئی۔ حلق تک عرفات ماموں کی بات کڑوی لگی تھی۔

"ردا خالہ کو کیا سمجھانا ہے؟"

وہ مدعے پہ آیا۔

"اسکو بولو ارسہ اور فہد کا رشتہ ویسے ہی ختم ہو گیا ہے، میرا ایک دوست ہے اسکا بھتیجا
سرجن ہے اس سے چلائے بات"

عمر کا تو دماغ گھوم گیا۔

"میں کیا سفارشی کلرک ہوں۔۔۔، یا رشتہ کرانے والی آنٹی ارسہ کی زندگی اسکی مرضی
۔"

حاشر نے عمر کو بہت غور سے دیکھا اور جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کی ہو عمر نے حاشر کو دیکھا ابرو اٹھا کے پوچھا

"کیا ہو گیا چاچو"

"کچھ نہیں بس کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں"

حاشر نے تفتیشی انداز میں کہا عرفات ماموں جھنجھلا گئے

"ارے بھائی میں یہاں پر ارسہ کی بات کرنے آیا ہوں تم لوگ شارلک ہومز بنے ہوئے ہو۔"

اس بات پہ عمر اور حاشر دونوں ہنسنے لگ گئے عمر نے سر ہلاتے ہوئے بولا

"اچھا تو آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے دوست کے سرجن بیٹے سے رشتے کی بات چلاؤں۔۔۔کیونکے میں اسٹار پلس میں کام کرتا ہوں"

پھر سانس لینے کو رکا

" میری مانیں ارسہ کو ابھی تھوڑا سوچنے کا وقت دیں"

عرفات ماموں کو غصہ آگیا۔۔کھڑے ہوتے ہوئے کہنے لگے

"میرے رشتے ہی بدل گ ئے ہیں۔۔۔ چھوٹی بہن ماں بنی ہوئی ہے اور بھانجا باپ"

وہ وہاں سے چلے گئے تو حاشر مسلسل عمر کو دیکھنے لگا عمر نے انکو دیکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے پتا ہے اب آپ مجھ سے میری فٹنس کا راز پوچھیں گے۔۔۔ لیکن سوری میں کسی سے شیئر نہیں کرتا"

"چلو بیٹا خواب سے جاگ جاؤ۔۔۔اور میری بات سنو غور سے۔۔۔۔"

حاشر کو اسکی بات بری لگ گئ۔

عمر آگے کو ہو کے بیٹھا۔۔۔

"فرمائیں"

"ایک بہت ہینڈ سم بندہ تمھارا خالو بننے کو تیار ہے۔۔۔"

عمر اس بات پہ کھل کے ہنسا۔

"لیکن میری خوبصورت خالہ کو اس بات کے لیے راضی کون کریگا"

"تم کرو گے۔۔۔۔۔ پورا خاندان جانتا ہے ردا سے کوئی کام کرانا ہو تو عمر کو اپروچ کرو"

حاشر نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"وہ راضی نہیں ہونگی۔۔۔۔میں میٹرک میں تھا جب ماما بابا کی ڈیتھ ہوئی۔۔۔۔اور انہوں نے کسی فرض کی طرح میری ذمیداری اٹھائی۔اور جب انزیلہ خالہ کی ڈیتھ ہوئی پھر تو انہوں نے اپنی ذات بھلادی۔۔۔۔آپ سے منگنی توڑ دی۔۔۔۔میں خود چاہتا ہوں کے وہ خوش رہیں مگر اس معاملے میں وہ کسی کی نہیں سنتیں"

"مجھے پتا ہے وہ قربانیاں دینے والوں میں سے ہے۔۔۔۔اور اسکی مجھے یہ ادا بہت پسند ہے "

عمر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔چھیڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔

"میں ایک غیرت مند بھانجا ہوں۔۔۔آپکو سوچ سمجھ کے بولنا چاہیے۔"

وہ اٹھتے ہوئے مسکرا کہ کہنے لگے۔۔

"میں بھی ایک غیرت مند چچا ہوں"

وہ کہ کے جانے کے لیے پیچھے مڑے۔

عمر بھی کھڑا ہو گیا۔اور یوں ظاہر کیا جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں چاچو آپ"

مگر وہ یہ گانا گاتے ہوئے جانے لگے

"ہاں تجھے پیار ہوا پیار ہوا"

________--------________________________

__________--________

_____

عرفات ناراض ہو کے بالکونی میں کھڑے ہو گئے۔ ثمرہ چائے کے دو مگ اٹھا کے لائیں ایک انکی طرف بڑھایا۔ نظریں لان میں بیٹھے عمر اور جاتے ہوئے حاشر پہ تھیں۔ ردا بھی لان میں آ رہی تھیں

"دیکھ رہی ہو کوئی ہماری بات ہی نہیں سنتا۔۔۔"

ردا اور حاشر کا آمنا سامنا ہوا۔ ثمرہ کی نظریں بھی وہیں تھیں۔

"آپکو بات کرنی جو نہیں آتی۔۔۔ردا کو سمجھائیں کہ اسکو اس گھر سے نکالنا مقصد نہیں۔۔ آپنے کھانے سے نکل کے کبھی سوچا ہی نہیں کچھ"

"ارے نیک بخت تم کیوں ہمارے کھانے پینے کے پیچھے پڑی رہتی ہو۔۔۔اگر بجلی جائے تو وجہ میں زیادہ کھاتا ہوں۔۔۔اگر کسی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تو وہ بھی اس لیے کہ میں زیادہ کھاتا ہوں"

ثمرہ سر پکڑ کہ بیٹھ گئیں ۔لیکن عرفات صاحب بولے جا رہے تھے ۔ارسل آ کے دروازے کی دہلیز پہ ٹیک لگا کہ اپنے باپ کی باتیں سن رہا تھا۔

"بیوی شوہر کے ساتھ بیٹھتی ہے کوئی رومینٹک بات کرتی ہے۔۔۔مگر ہماری بیگم بیٹھتی ہیں تو یہ بتانے کے لیے کہ پیٹ تمھارا مٹکا ہو رہا ہے۔۔۔تم نے آج اتنا کھا لیا ہے"

وہ مزید بولتے اس سے پہلے ارسل آگے بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"ابا کی چابی کس نے بھر دی"

انہوں نے گردن موڑ کے غصے سے کہا

"شرم تو نہیں آتی ابا کے لیے یہ بات کہتے ہوئے"

وہ غصے میں وہاں سے چلے گ ئے۔

ثمرہ ہنستی ہوئی کہنے لگیں۔

"فریج پہ چھاپا مارنے گئے ہونگے۔۔۔بہت دیر سے کچھ کھایا نہیں تھا نہ"

ارسل بھی ساتھ ہنسنے لگا۔۔۔

"امی آپنے اور ردا خالہ نے اسی مہینے کی ڈیٹ فکس کردی ہے؟"

"ہاں۔۔۔کوئی مسلہ ہے؟؟" ثمرہ نے فکر مندی سے پوچھا۔

"نہیں میں تو خوش ہوں"

وہ اسکے سر پہ پیار کرتے ہوئے اسے ڈھیروں دعائیں دینے لگیں۔

ـــ

ـــ

ارسہ برگر پہ ہاتھ صاف کر رہی تھی جب اسنے سر اٹھا کے دروازے پہ دیکھا وہاں ردا کھڑی تھیں ابرو اٹھا کہ پوچھا۔

"کیا ہوا ہے"

"کچھ نہیں خالہ"

انہوں نے جتنے پیار سے پوچھا تھا سوال اتنی ہی بے رخی سے آیا تھا۔

وہ جو شام کی ردا پہ تپی ہوئی تھی پھٹ پڑی۔

"آپ نے عمر سے میرے رشتے کی بات کی تھی؟"۔

"ہاں کی تھی۔۔اس میں چھپانے والی کوئی بات نہیں ہے مجھے تمھارے لیے وہ بہترین انتخاب لگا تھا بلکہ لگتا ہے"

ارسہ کو اتنی ہی صاف گوئی کی امید تھی ان سے۔

"آپ کو نہیں لگتا آپکو مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا۔میں ریجیکٹ کرتی اسے اسنے کیسے ریجیکٹ کیا مجھے"

ردا نے پیر پہ پیر رکھا اور گہری سانس لی۔

"ایک تو تمھاری انا مجھے سمجھ نہیں آتی"

"انا نہیں ہے سیلف ریسپیکٹ کہتے ہیں اسے"

ارسہ کا لہجہ ابھی بھی اکھڑا ہی تھا۔

"نکاح میں بھی پہلے لڑکی سے پوچھتے ہیں نہ تو آپنے مجھ سے کیوں نہیں پوچھا لیکن آپنے gender diScrimination کی۔اسکو آپنے اختیار دیا اگر وہ ہاں کہتا سو فیصد یقین ہے آپ مجھ سے زبردستی اسکے متھے مارتیں"

ردا کا لہجہ ٹھنڈا ہوا۔ہلکا سا مسکرائیں۔۔

"کوئی اور بکواس کرنی ہے یا رہتی ہے کچھ ؟"

ارسہ تھک کے انکے برابر میں بیٹھی اور پھر سر انکی گود میں رکھلیا۔

ردا اسکے گال پہ پیار سے ہاتھ پھیرا۔

"پتا ہے لڑکیاں خواب جلدی سجالیتی ہیں۔۔۔۔"

اس بات پہ ارسہ نے انکی گود سے سر اٹھایا

"میں تو کبھی نہیں سجاتی اور وہ بھی اسکے"

انہوں نے زبردستی اسکا سر گود میں رکھتے ہوئے کہا

"عموماً"

ارسہ نے برا سا منہ بنایا۔۔

ردا پھر بولنے لگیں

"اگر تم اسکے اقرار کے بعد انکار کرتی تو اسپہ اتنا فرق نہیں پڑتا جتنا تمھارے اقرار اور اسکے انکار کے بعد تم پہ پڑتا"

ارسہ کو انکی بات سمجھ میں آنے لگی تھی۔

"خالہ اب آپ فہد کا ذکر نہیں کریں گی"

انہوں نے بھی اسی کے لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے نہیں کرونگی"

ارسہ دل میں سوچنے لگی

"چہیتے سپوت نے جو سمجھایا تھا اثر تو بنتا تھا۔"

ثمرہ۔۔۔ عرفات صاحب کے پاس آئیں۔وہ اسوقت آئس کریم کا باؤل پکڑے مزے لے لے کے آئس کریم کھا رہے تھے اور ٹی وی پہ کوئی شو دیکھ رہے تھے ثمرا نے آکر ریموٹ سے ٹی وی کو بند کیا۔

عرفات صاحب نے اسے دیکھا

"کیا ہوا اللہ کی نیک بندی ٹی وی کیوں بند کر دیا"

ثمرہ غصے سے کہنے لگیں

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے"

عرفات صاحب نے چمچ بھر کے آئس کریم کو اپنے منہ میں ڈالا پھر کہنے لگے

"ہاں بولو"

ثمرہ پہلے ہچکچایئں پھر بولیں

"آپ عمر کو راضی کریں کہ وہ ارسہ سے شادی کر لے"

عرفات صاحب نے انہیں حیرت سے دیکھا

"ارے کیوں بھائی میں کیوں زبردستی کسی کی شادی کراؤں جانتی بھی ہو نیک بخت زبردستی نکاح کروانا کتنا بڑا گناہ ہے"

ثمرہ چڑتی ہوئ بولیں

"میں زبردستی نکاح کروانے کی بات نہیں کررہی عرفات صاحب ہر وقت ڈرامے دیکھ دیکھ کے آپ کا دماغ بھی ڈرامہ ہی کرنے کا سوچتا رہتا ہے آپ عمر کے دل میں ارسہ کے لیے جزبات جگائیں میں ارسہ کے دل میں عمر کے لیے جزبات جگاؤں گی"

عرفات صاحب نے اپنا پیالہ سائیڈ میں رکھا ہلکی ہلکی سی آئس کریم ان کے ہونٹوں کے پاس اور تھوڑی کے پاس لگی تھی

"میں بہت اچھا لگوں گا اپنے بھانجے سے اپنی بھانجی کی سیٹنگ کراتے ہوئے مجھ سے یہ امید نہیں رکھنا"

اور انہوں نے دوبارہ سے ریموٹ پکڑا ہی تھا جب ثمرا یہ بولتی اٹھیں

"اردو کا ایک محاورہ ہے ناکام کا نہ کاج کا دشمن اناج کا مجھے لگتا ہے وہ آپ کو دیکھ کرہی لکھا گیا ہے"

عرفات صاحب نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا اور پھر کہنے لگے

"شرم تو نہیں آتی اپنے شوہر کو یہ بات بولتے ہوئے اور جب تک ہم تمہیں لے لے کے ہر ریسٹورنٹ کا ہر ٹھیلے والے کا کھانا کھلاتے تھے تب تک تو ہم بہت اچھے تھے جیسے ہی تمہیں شوگر اور یورک ایسڈ ہوا تم پرہیزی کھانوں پر آئی تو اب ہم تمہیں اناج کے دشمن لگنے لگے"

ثمرا اس بات کو سنی ان سنی کر کے چلی گئیں- عرفات صاحب دوبارہ اپنی توجہ ٹی وی پہ دینے لگے

صبح کا وقت تھا وہ تینوں ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھی ہوئی تھیں اور ان کی نظر ارسہ کو دیکھ رہی تھی مگر ارسہ محو ہو کے ناشتہ کر رہی تھی اقراء نے اپنا گلا صاف کیا پھر کہنے لگی

"آپی میری بات سنو"

مگر ارسہ ناشتہ کرتی رہی- اقراء نے اپنی آواز مزید اونچی کری

"ارسہ آپی بات سنو ہم لوگوں کا انوٹیشن آیا ہے کلا تھنگ برینڈ کا اور ایک فاسٹ فوڈ ریسٹورینٹ کا بھی انوائٹ ہے۔ کچھ بھی نہیں کرنا بس جا کر وہاں پر کھانا کھانا ہے فری میں اور ویڈیوز بنانی ہیں آپ بھی چلیں ہمارے ساتھ "

ارسہ بہت نارمل تھی مزے سے لقمہ چباتے ہوئے بولی

"ہاں ہاں ہاں۔۔۔۔ بلکل کیوں نہیں چلیں گے "

ارسہ نے ہاتھ جھاڑے—

پھر بولی

"مفت ہاتھ ائے تو برا کیا ہے"

اس پہ امراء بولی

"تھینک گاڈ مجھے تو لگا تھا کہ تم ہم سے ناراض ہو"

ارسہ اٹھتے ہوئے کہنے لگی

"میں تم لوگوں سے کیوں ناراض ہوں گی میں صرف اس عمرو عیار سے غصہ ہوں "

اقراء نے امراء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"آپی کل بڑا پارٹی ہوئی ہے ارسہ آپی کے کمرے میں وہ بھی اکیلے اکیلے"

ارسہ جاتے جاتے مڑی

"تو بھوکی رہتی؟؟ بھئ مجھ سے غصے میں فاقے نہیں ہوتے ایک تو ویسے ہی انسان غصہ کر کر کے جان ہلکان کرے پھر بھوکا بھی رہ لے"

اقراء سر ہلاتی ہوئ بولی

"لاجک تو ہے"

وہ انکے ساتھ باہر جانے کو تیار تھی—سیاہ شرٹ پہ جینز پہنے۔ بالوں کی فرنچ بندھی ہوئ تھی۔ گلے میں سیاہ اسٹر ولر ڈالے وہ جلدی تیار ہو گئ تھی- مغرب کا وقت تھا۔ وہ اپنے لان کے جھولے میں بیٹھی تھی۔ جب وہ سامنے سے چلتا آیا-

ارسہ نے اسے آتا دیکھ لیا تھا مگر یوں بنی کے دیکھا نہ ہو- عمر نے ایک نظر اسے دیکھا پھر حاشر کے کتے کو پیار کرنے لگا۔ اتنے میں حاشر چلتا ہوا آیا-

ایک نظر عمر پہ ڈالی پھر ارسہ پہ، پھر کہنے لگے۔

"منایا نہیں ابھی تک"

عمر کتے کو پیار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"اسکا غصہ جائز ہے مجھے بھی کوئی ریجیکٹ کرتا میرا ابھی یہی ریایکشن ہوتا۔"

یہ کہتے ہوئے عمر نے گھر کا دروازہ کھولا،اب وہ دونوں حاشر کے پورشن میں تھے۔

حاشر کہنے لگے

"مگر تم اسے پسند کرتے ہو"

عمر نے کندھے اچکا کے کہا

"مگر وہ نہیں کرتی اور آپ زبردستی خود کو پسند نہیں کروا سکتے"

حاشر اسے دیکھے گیا پھر کہنے لگا

"رہ لوگے اس کے بغیر"

عمر نے سرسری سا لہجہ بنایا

"ابھی معاملہ یہاں تک نہیں گیا"

پھر کہنے لگا" ویسے آپکو کیسے پتا چلا یہ سب کل رات بھی آپنے بولا تھا"

حاشر نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور اسکو ساتھ ساتھ لیکر چلنے لگا۔

"دیکھو بھانجے۔۔۔ہم اس حسین جال میں بہت پہلے کے پھنسے ہیں یہ چھ فٹ کے مرد کو پانچ فٹ تین انچ کی صنف نازک کے آگے بے بس کر دیتا ہے"

عمر نے انہیں حیرت سے دیکھا تو حاشر کہنے لگے

"سمجھ گیا سمجھ گیا تم یہ سوچ رہے ہو گے کے میں کتنا موڈرن ہوں"

پھر اتراتے ہوئے کہنے لگے

"میں ایسا ہی ہوں پڑھا لکھا وسیع سوچ کا مالک"

عمر کو ہنسی آنے لگی۔حاشر اسکے سامنے اب لیپ ٹاپ کھول کے بیٹھے تھے۔

وہ چاروں اس مال میں موجود تھیں۔۔اقراء اور روما ویڈیوز بنا رہی تھیں اور وہ دونوں سائڈ میں بیٹھی تھیں۔امراء کا موبائل مسلسل رنگ کر رہا تھا۔۔مگر وہ نمبر غصے سے دیکھتی اور اگنور کرتی۔۔ارسہ کرسی سے ٹیک لگائے،ہاتھ باندھے، پیر پہ پیر رکھے بیٹھی تھی۔ابرو اٹھا کہ پوچھا۔"تمھاری لڑائی ہوئی ہے ارسل سے؟"

پریشان بیٹھی امراء نے کہا

"نہیں ہماری لڑائی نہیں ہوتی"

ارسہ نے حیرت سے اسے دیکھا

"تم لوگ تو ریلیشن شپ لیکچرار بن کے گھومتے تھے—اب کیا ہوا؟"

امراء نے منہ بنا کے کہا

"ہم لوگوں کی بس کل بحث ہو گئ—ارسل کہہ رہا تھا ہم خالہ کو پریشرائز نہ کریں—انکی مرضی وہ شادی کریں یا نہ کریں----پھر میں نے اسے سلفیش کہہ دیا اب خود بتاؤ یہاں پہ میں صحیح ہوں نہ"

ارسہ نے آگے ہو کے کہا" یہاں تم دونوں صحیح ہو"

دماغ میں عمر کی باتیں گھوم رہی تھیں-

("اسکا غصہ جائز ہے مجھے بھی کوئ ریجیکٹ کرتا میرا ابھی یہی ریایکشن ہوتا-")

امراء نے حیرت سے اسے دیکھا" کیسے"

ارسہ نے سوچتے ہوئے کہا- "بعض اوقات دونوں لوگ اپنی اپنی جگہوں پہ ٹھیک ہوتے ہیں---اس لیے ایک دوسرے کو سمجھ کے معاملہ ختم کر دینا چاہیے"

روما اور اقراء خوشی خوشی انکی طرف آئیں تو ارسہ امراء سے کہنے لگی-

"ویسے امراء یہ موٹو پتلو کی جوڑی اتنی عمر میں لاکھوں کما رہیں—لعنت ہو ہماری ڈگریوں پہ"

امراء نے بھی ہامی بھری "ہاں بھئی ان کے مزے ہیں"

یہ سنکر اقراء اور روما اتراتی ہوئی انکے آمنے سامنے بیٹھیں-

ارسل حاشر اور عمر تینوں چھت پہ بیٹھے ہوئے تھے تینوں کے آگے چائے کے کپ رکھے ہوئے تھے جب ایک دم سے عمر نے پوچھا

"آپ دونوں کو محبت ہوئی ہے مطلب پتہ کیسے چلتا ہے کہ محبت ہوتی کیسے ہے---مطلب محبت ہوتی کیا ہے"

وہ بولتے ہوئے کنفیوز ہو رہا تھا-

ان دونوں نے جب اس کو غور سے دیکھا تو وہ تھوڑا سا پیچھے ہو کے بیٹھے -اور وہ دونوں ٹھٹے مار کے ہنسنے لگے--

پھر حاشر کہنے لگے

"مطلب بات محبت تک آ گئ---"

عمر کو غصہ آ گیا وہ اٹھ کے جانے لگا-

اس پہ ارسل بولا

"محبت قوس قزاح کی طرح ہوتی ہے"

حاشر بیچ میں بولنے لگے

"تھوڑے سے ٹائم کے لیے نکل آتی ہے اور پھر چلی جاتی ہے جیسے ردا کے دل سے میرے لیے نکل گئ"

ارسل نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگا

"ہر کسی کا محبت کے ساتھ الگ تجربہ ہوتا ہے--جیسے ہر کسی کا شادی کے ساتھ ہوتا ہے"

عمر نے حیرت سے پوچھا تو تمنے محبت کو ریمبو کیوں بولا تھا"

____

اسلام علیکم !.

اگر آپ بھی لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم فراہم کر رہے ہیں آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم جو آپ کے لکھی ہوئی پوسٹ کو دنیا تک پہنچائیں گا۔

اپنا ناول، ناولٹ، آرٹیکل، افسانہ، شاعری یا کچھ بھی لکھا ہو پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔

Mklibrary13@gmail.com

اس کے علاوہ آپ ہمارے انسٹا گرام اور واٹس ایپ پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

What's up Number: +92-3144810202

Instagram:mklibrary.official

____

ارسل کندھے اچکا کے کہنے لگا

"وہ تو میرا شاعری کا دل چاہ رہا تھا"

عمر کا دل چاہا ارسل کے بال نوچ لے کیونکے وہ بہت توجہ سے اسکی باتیں سن رہا تھا-

برا سا منہ بنا کے وہاں سے چلا گیا-

ارسل نے حاشر سے کہا

"اسے کیا ہوا"

حاشر نے اسے جاتا ہوا دیکھ کے کہا

"وہی جو ہم دونوں کو ہوا ہے"

ارسل کو چند منٹ لگے سمجھنے میں--

"ویسے ہماری بھابھی ہیں کیسی یہ تو بتا دو"

ارسل نے چلا کے کہا-

عمر پیچھے نہیں مڑا بس تھوڑا سا مسکرایا پھر گنگنانے لگا

"بڑی بے باک لڑکی ہے

اور خود میں رہتی ہے

نہ کوئی فکر کرتی ہے

جسے نہ فرق پڑتا ہے زمانہ کیا کہے گا

جسے قدرت نے حسن سے نواز دیا"

کہ ٹھنڈا موسم ہلکی بارش

ہاتھ میں اسکا ہاتھ تھا

چند قدم ہم ساتھ چلے تھے

آنکھ کھلی تو خواب تھا

ارسہ چھت پہ تھی۔آسمان بھی بارش کے بعد کا دلکش منظر پیش کر رہا تھا۔وہ چھت پہ پر سکون چہرے کے ساتھ آسمان کو دیکھ رہی تھی۔سفید سوٹ پہ رنگین دھاریوں والا دوپٹہ لیے وہ اتنی محو تھی کے اسے پتا ہی نہیں چلا کب چھت پہ عمر آ کے اسے چپ چاپ دیکھنے لگا۔وہ خود پہ کسی کی نظریں دیکھ کے چونکی۔

"تم نے ڈرا دیا مجھے"

وہ چونک کے کہنے لگی۔

"اور میں ایک بہت حسین انسان دیکھ رہا تھا۔۔۔تم نے موڈ آف کر دیا۔"

ارسہ اسے دیکھ کے ہنسی۔۔۔عمر ایسے ہنستے ہوئے دیکھ کے حیرت سے پوچھنے لگا۔

"ہنس کیوں رہی ہو"

"تمھارے منہ سے رومنٹیک باتیں سن کے ہنسی آتی ہے"

عمر بھی ہنسنے لگا ارسہ نے ایک دم سے انگلی کے اشارے سے ایکسائیٹڈ ہو کے کہا۔

"عمر rainbow"

عمر نے اس سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

"دیکھ تو رہا ہوں"

ارسہ نے اسکے ہاتھ پہ نوچا اور دانت چباتے ہوئے کہا

"ہر وقت رومینٹک بننے کی نہیں ہوتی ہے"

وہ وہیں دیکھ رہی تھی پھر عمر کو یوں اپنی طرف دیکھتا پا کر قہقہ لگایا۔ عمر کو محسوس ہوا کہ وہ اسکا مذاق اڑا رہی ہے تو وہ بھی شرمندہ سا ہنسنے لگ گیا۔

اچانک سے احساس ہوا کسی نے اسکے منہ پہ پانی مارا۔۔وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا اور تب ہی خواب سے آنکھیں کھلی۔۔وہ اپنے بیڈ پہ تھا اور اسکے سامنے ارسل تھا۔ عمر کا موڈ آف ہو گیا۔

ارسل نے جاسوسی کے انداز میں کہا

"رات میں محبت پہ تبصرہ۔۔صبح کے خواب دیکھ کے چہرے پہ مسکراہٹ---آخر کس بات کی رازداری ہے"

عمر نے اسے پرے کرتے ہوئے کہا-

"یہ حاشر چاچو کی بکواس باتوں کا نتیجہ ہے"

اور اٹھ کے فریش ہونے چلا گیا-

وہ ہاتھ میں چپس کا پیکٹ لے کر لان میں آئی ثمرہ ممانی اور عرفات ماموں بیٹھے تھے اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی اور پھر کہنے لگی

"اس وقت تو ردا خالہ گھر پہ ہوتی ہیں نظر نہیں آ رہیں"

عرفات ماموں نے چائے کی چسکی لی۔

پھر کہنے لگے

"خیر ہے؟"

ارسہ لہکتے لہکتے کہنے لگی

"انہوں نے کالج کے کچھ اسٹوڈنٹس کا ڈیٹا مانگا تھا تو میں وہ لے کر آئی تھی"

ثمرہ کہنے لگی

"رداور عمر لڑکی دیکھنے کے لیے گئے ہیں"

ارسہ کی آنکھوں میں حیرت ابھری اور صرف اچھا کہہ کے گھر کے اندر چلی گئی

وہ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ردا کہنے لگی "مجھے تو وہ لڑکی بہت اچھی لگی اچھی تھی سمجھدار"

عمر نے گردن موڑ کے ردا کو دیکھا

"سیریسلی خالہ آپ کو وہ لڑکی اچھی لگی اے آئی جنریٹیڈ لڑکی لگ رہی تھی اس کے چہرے پہ۔۔۔۔"

ردا نے اسے غصے سے دیکھ کے بات کاٹی

"تمہیں اتنی ہی تکلیفیں ہیں اس کے میک اپ سے تو تم بھی کر لو تمہیں کس نے روکا ہے"

عمر نے نفی میں سر ہلایا

"خالہ آپ نے دیکھا نہیں تھا اپنے دانوں کو لے کے کتنی ان سیکیور لگ رہی تھی وہ آپ نے ارسہ کو دیکھا ہے ارسہ کے چہرے پر برتھ مارک ہے لیکن کبھی وہ اس چیز کو لیکر انسیکیور نہیں ہوئی"

ردا نے ایک تیز نظر اس پہ ڈالی

"عمر اب میں تمہاری عمر اور قد کا لحاظ کیے بغیر دو تھپڑ لگاؤں گی جب میں تمہیں سمجھاتی تھی کہ وہ ایک بہت اچھی لڑکی ہے تمہارے لیے تب تمہیں وہ زہر لگتی تھی تمنے کہا تمہاری انڈرسٹینڈنگ نہیں ہو گی اس سے اور اب تم ہر لڑکی کو ارسہ کے پیمانے پہ رکھ کے ماپ رہے ہو"

عمر کا برا سا منہ بن گیا اور زیر لب بڑبڑایا

"یہی تو پچھتاوا ہے"

حاشر اپنے سینٹر کے بچوں سے ہنسی مذاق کر رہے تھے ۔اور عمر لائبریری میں کھڑا کتابیں دیکھ رہا تھا۔ان پہ دھول اور مٹی کی گرد جمی تھی۔بات کر کے حاشر جب اندر آیا تو عمر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ارسہ کو بولا تھا میں نے یہ اپنے بک اسٹور پہ لگادے مگر وہاں بھی سیل نہیں ہوئی۔"

عمر ٹیک لگا کے کھڑا ہوا جو گرز پہ ٹراؤزر شرٹ پہنے تھا۔ایک کتاب اٹھا کے اسکے ورق پلٹانے لگا۔

"آج کل کے بچے کتابوں سے زیادہ نیٹ پہ پڑھنے پر ترجیح دیتے ہیں۔مگر کتابوں سے پڑھنے کا لطف ہی الگ ہوتا ہے"

حاشر نے ہامی بھری۔

"تم لوگوں کی جنریشن کتابوں سے بھاگتی ہے۔پڑھنے والے موبائل پہ ہر ٹاپک کو سرچ کر لیتے ہیں"

عمر نے بھی ہامی میں سر ہلایا۔۔وہ دونوں اب وہاں سے باہر نکل رہے تھے۔تب عمر کہنے لگا۔

"دنیا نے ہر چیز کی ریپلیسمنٹ کر لی ہے"

اسپہ حاشر بولا

"بھتیجے تمھارا موڈ کیوں آف ہے؟۔۔۔ریپلیسمنٹ کی وجہ سے یا اس جنریشن کی وجہ سے؟"

عمر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرے اس موڈ میں کسی کا ہاتھ نہیں۔۔۔"

حاشر اور عمراب پارکنگ میں تھے۔

"ایک بات بتاؤ تمہاری جنریشن کو محبت کے میم کو میں کیوں سمجھتی ہے"

عمر نے ان کو آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا"مطلب"

"مطلب یہ کہ اگر ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو اور لگے کہ زندگی میں اگر وہ نہیں تو کوئی نہیں تو پھر انا کے بت کو بھی زندگی میں مت لاؤ میں نے انا کی وجہ سے علی کے ماں باپ کا گھر ٹوٹتے ہوئے دیکھا ہے تھوڑا سا جھکاؤ آپ کی زندگی کو خوشگوار کر دیتا ہے"

پھر سانس لینے کو رکا

"مجھے نہیں پتہ تم اس سے کتنی محبت ہے لیکن ہاں اگر تم ہر لڑکی میں اس کو دیکھ رہے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ تم کسی اور لڑکی کے ساتھ زندگی گزار ہی نہیں سکتے"

عمر چپ سادھے انہیں دیکھتا رہ گیا۔

۔"میری بھتیجی اگر اس مرض کی دوا ہے تو اسکی خالہ سے بات کرو"

عمر نے پوچھا

"اپنے اور ارسہ کے لیے؟"

-وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ گۓ تھے-

تبھی حاشر نے آنکھیں دکھا کے کہا

"میں اپنی اور ردا کی بات کر رہا ہوں—میں اپنے نکاح میں تمھارے اور ارسہ کے لیے دعا کرونگا"

عمر انکا منہ دیکھتا رہ گیا-

رداا پنے آفس میں بیٹھی تھیں۔۔شیشے کی میز پہ اسٹوڈنٹس کا ریکارڈ پڑا تھااور وہ ردا کے سامنے بیٹھا تھا۔۔اور رداا سکی بات سنکر سکتے میں تھیں۔

"تمہیں اگر یہ سب کرنا ہی تھا تو پہلے کیوں انکار کیا تھا۔"

عمر نے شانے اچکا کے کہا

"پتا نہیں اسوقت مجھے لگتا تھا وہ ویسی ہی ہو گی بد تمیز سی اور اب مجھے وہ ویسے ہی قبول ہے۔۔ مجھے لگتا ہے میں ہر لڑکی میں اسے ڈھونڈتا ہوں ہر لڑکی کو اس سے کمپیئر کرتا ہوں"

ردا ٹیک لگاتی ہوئی کہنے لگیں

"اسے پتا ہے؟"

عمر نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"تو پھر اسے بتاؤ۔۔۔"

عمر نے انہیں حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا:

"آپکا مطلب اعتراف محبت کروں؟"

ردا نے اسی انداز میں کہاں

"ہاں۔۔۔کوئ مسلہ ہے"

عمر نے سوال کیا

"کیا کسی لڑکی کو شادی کا پیغام بھجوانے سے بڑھکر کوئ اعتراف محبت ہو گا؟"

ردا بے اختیار مسکرائیں۔

"اگر میری دونوں بہنیں حیات ہوتیں---تو زبردستی تم دونوں کی شادی کرادیتیں"

عمر صرف مسکرادیا

وہ اس وقت کال پہ بات کر رہا تھا لان میں جب وہ تیز قدموں سے اس کی طرف چلتی ہوئی آئی

"کیا حرکت کی ہے خالہ سے بات کر کے تم نے"

عمر جان بوجھ کے نا سمجھ بن گیا

"کیا حرکت کی ہے میں نے"

ارسہ غصے میں تقریبا چلا رہی تھی

"تم نے پہلے مجھے ریجیکٹ کیا اس کے بعد اب تم پرپوزل بھیج رہے ہو سمجھ کے کیا رکھا ہوا ہے تم نے"

عمر نے اسے ریلیکس کرتے ہوئے کہا

"ارسہ کام ڈاؤن مجھے پتہ ہے میں نے جلد بازی میں انکار کر دیا تھا اور میں تمہیں کبھی اس نظر سے دیکھا ہی نہیں تھا تو کیسے اپنی زندگی میں شامل کرتا میں نے تمہیں بتایا تھا کہ مجھے پچھتاوا ہے"

ارسہ نے آگے سے ایک نہ سنی

"اپنے پچھتاووں کا ٹوکرا اپنے پاس رکھو- آئندہ مجھ سے پانچ فٹ دور رہنا اور اگر مجھ پہ ایسی بری نظر رکھی تو تمہارے ساتھ اچھا نہیں ہوگا"

یہ کہہ کے وہ جانے کے لیے پلٹی تو عمر نے کہا

"اتنا برا ابھی نہیں ہوں میں"

ارسہ نے مڑ کر اس کو دیکھا پھر کہنے لگی

"اتنے اچھے بھی نہیں ہو"

عمر اسکو جاتے ہوئے دیکھے گیا-

وہ کالج میں حاشر کے سامنے والی سیٹ پہ ٹیک لگا کے بیٹھی تھی حاشر نے فائل کو بند کیا اور اسے سائیڈ میں رکھا پھر کہنے لگے

"تم نے عمر کے رشتے سے انکار کیوں کر دیا؟؟"

ارسہ کے چہرے پہ ایک دم سے غصہ آیا

"کیونکہ اس نے پہلے مجھے ریجیکٹ کیا تھا اس لیے میں نے بدلہ لینے کے لیے اسے ریجیکٹ کر دیا"

حاشر نے ہاتھ اب ٹیبل پہ جمالیا تمہیں نہیں لگتا کہ کہ تم rigid ہو گئی ہو"

ارسہ کے ماتھے پہ بل پڑے

"مجھے صرف ایک بات بتائیں آپ اس کے سگے چاچو ہیں کے میرے"

"ارسہ میں تمہارا بھلا چاہتا ہوں عمر کو میں بچپن سے جانتا ہوں وہ ایک بہت اچھا لڑکا ہے"

مگر ارسہ کی سوئی ایک بات پہ اٹکی تھی

"لیکن اس نے مجھے ریجیکٹ کیا تھا"

اب کے حاشر کی آواز تیز ہوئی چڑ کے کہا

"پھر وہی مرغی کی ایک ٹانگ اس سے غلطی ہوئی ہے اور وہ اس بات پہ پچھتا بھی رہا ہے"

ارسہ نے ہاتھ جھاڑے

"مجھے اس کے پچھتاووں کا اچار نہیں ڈالنا ایک تو مجھے سمجھ نہیں آ رہا دا خالہ نے خود تو شادی کری نہیں اور میری شادی کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں ویسے چاچو اگر میں آپ کی جگہ ہوتی اور ردا خالہ مجھے ریجیکٹ کرتی تو پھر میں مڑ کے بھی نہیں دیکھتی"

اسنے جان بوجھ کے بات کا رخ موڑا۔

حاشر اس کی بات پہ اداسی سے مسکرائے اور پھر کہنے لگے

"جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں

ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزہ ہی نہیں"

ارسہ نے بس انہیں افسوس سے دیکھا پھر ہلکا سا مسکرائ

ردا گارڈن میں کسی سے فون پہ بات کر رہی تھیں۔ عمر ان کے پاس آ کے بیٹھا تو مسکرا کے فون بند کر دیا۔ عمر کا چہرہ بتاتا تھا جیسے اسنے کوئ بات کہنی ہو۔

"بولو کیا بات ہے"

"بات صرف اتنی سی ہے خالہ۔۔۔"

اسکا لہجہ بھانپ کے ردا نے ہاتھ اٹھا کے کہ

ا"ایک منٹ ایک منٹ اگر تو تم حاشر کی بات کرنے آۓ ہو تو فورا چلے جاؤ"

"خالہ آپ بات کو سمجھیں"

ردا اٹھ کے جانے لگیں تو پیچھے سے عمر بولا۔

"خالہ اچھی قسمت ایک بار دستک دیتی ہے اور دوسری بار بہت کم لوگوں کو اپنی جانب بلاتی ہے"

وہ رک گئیں۔ عمر بھی کھڑا ہو گیا۔اور قدم قدم چلتا ہوا آیا۔

"اور اگر تیسری بار ہو تو سمجھو آپ قسمت کو پسند آگ ۓ ہو۔ پھر بھی اگر آپ قسمت کی نہ سنو تو قسمت برا مان جاتی۔۔۔ قسمت کہتی ہے اچھا مجھے اگنور کر رہے ہو۔۔۔اب میں کرونگی اگنور۔۔۔۔ میں نہیں چاہتا قسمت آپکو اسکے بعد اگنور کرے"

وہ سن ہو کے اسے دیکھنے لگیں۔ پھر بولیں

"اس سے کہو مجھے سوچنے کے لیے تھوڑا وقت دے"

اور کہ کے چلی گئیں۔ عمر کے چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ آئ۔

مغرب کا وقت تھا—وہ آج ایک شوٹ پہ گئ تھی- تھک ہار کے بیڈ پہ لیٹی تو روما اور اقراء کمرے میں آئیں-اور خوشی خوشی پوچھنے لگیں—

"ارسہ باجی آپ کیا پہنیں گی"

ارسہ نے اسکے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ جھپٹا—

"کیوں تمھارے چاچا کی شادی ہے"

تب امراء کمرے میں آئ-

"تمھارے چاچو ہی کی تو شادی ہے تین دن بعد"

ارسہ ایک دم اٹھ کے بیٹھی اور حیرت سے پوچھنے لگی-

"یہ جادو کیسے ہوا ہم لوگ جب سے چاچو اسلام آباد سے آئے تھے تب سے خالہ کے پیچھے پڑے تھے"

اقراء نے جھومتے ہوئے کہا

"یہ جادو عمر بھائ نے کیا-"

امراء نے بھی تائید کی "وہ سچ مچ کا ساحر ہے"

ارسہ کا تھوڑا موڈ آف ہوا

"توکیاہم خالہ کو فارسی یا جرمن میں سمجھاتے تھے؟"

امراءاسکے قریب بیٹھی

"ارسہ ہر کسی کے سمجھانے کا انداز مختلف ہوتا ہے—اور تم اس چیز کو چھوڑو اور بس شادی کی تیاری کرو"

ارسہ نے موبائل اٹھایا اور حاشر کو مبارک دینے لگی-

وہ آئینے کے سامنے سفید لانگ فراک میں کھڑی تھی کانوں میں جھمکیاں اور بال اسٹریٹ کیے ہوئے تھے۔امراء مہرون فراک پہنے اندر آئی۔ بالوں کو جوڑے میں قید کیا ہوا تھا ۔ارسہ اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتے ہوئے بولی

"کیوں لگ رہی ہوں نا میں حسین"

امراءنے تائید کی

"ہاں بہت۔۔۔آہٹ کی آتما لگ رہی ہو"

ارسہ نے براسامنہ بنایا

"جلتی رہناتم بس"

تب اقراءاندر آئی۔اورامراءسے کہنے لگی۔

"آپی ارسل بھائی بلارہے ہیں تمہیں تم خالہ کو پارلر سے لے جاؤاور عمر بھائی اسٹیشن چلے گ ئے ہیں انسے کال پہ بات کرلینا"

ارسہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں

"کیا مطلب عمر کیوں اسٹیشن گیاہے؟"

امراءنے اپناکلچ اٹھایا۔اورمڑکے کہنے لگی۔

"تم نے اتنی توبے عزتی کردی تھی۔تب سے تمھاراسامنانہیں کیااس بندے نے۔۔ آج لاہورجارہاہے اپنے ددیال پھردیکھواسی مہینے شاید جرمنی چلاجائے۔"

ارسہ کی چہرے پہ گلٹ ابھرا۔اسنے کچھ کہانہیں۔بس چپ ہوگئ۔آئینے میں خود کودیکھ کے کمپوز کیا۔

لان میں نکاح کی تقریب رکھی گئ تھی۔ردا سرخ جوڑا پہنے حاشر کے برابر میں بیٹھی تھیں ۔حاشر کے چہرے پہ خوشی عیاں تھی۔وہ انکے قریب آ کے بیٹھی تو حاشر اداس ہو کے ردا سے کہنے لگے۔"اتنی خوشی کے موقعے پہ بس میرا بھتیجا ہی نہیں ہے"

قریب بیٹھا ارسل بھی بولنے لگا۔

"اب تو امکانات بھی نہیں ہیں آنے کے کہ رہا تھا اب جرمنی گیا تو واپس نہیں آونگا"

پھر ایک نظر ارسہ کو دیکھا۔۔جیسے اسی کو سنا رہا ہو

" تبھی کہتے ہیں جلدی کا کام شیطان کا۔۔اسنے جلدی میں انکار کر دیا۔اب دیکھو بھگت رہا ہے۔۔۔"

ارسہ خاموشی سے سنتی رہی پر ظاہر ایسے کرا جیسے کچھ سنا نہیں۔اتنے میں ردا بولیں۔

"بھئ دیکھو نہ میں نے اسے فورس کیا تھا نہ ارسہ کو کرونگی۔۔۔ مگر مجھے افسوس ہے میرے اتنے بڑے دن پہ وہ میرے ساتھ نہیں"

ارسہ کی اب بہت ہو چکی تھی وہ اسٹیج سے اتری۔اور اس سارے شور سے دور آئ ۔موبائل اٹھایا۔عمر کا نمبر ڈائل کیا۔

"کال کروں یا نہ کروں۔۔۔۔افوہ"

وہ خود سے باتیں کر رہی تھی اور کال مل گئ۔پہلے ہی رنگ پہ کال اٹھالی گئ۔جیسے سامنے والا اسی کا منتظر ہو۔ارسہ نے بغیر کسی تمہید کے کہا

"تم اسٹیشن سے واپس آجاؤ"

لہجے میں حیرت تھی۔

"کیوں"

ارسہ نے بلا جھجک کہا۔

"میں تمہیں روک رہی ہوں اس لیے۔اسٹیشن پہ میں آؤنگی نہیں کیونکے تم ہیرو نہیں ہو جو رات کے اس پہر ہیروئن تمہیں روکنے کے لیے اسٹیشن پہ آئے۔"

عمر ہلکا سا مسکرایا۔

"تو تم روک رہی ہو مجھے۔۔ مگر بتاؤ تو کیوں روک رہی ہو؟؟"

ارسہ کی آواز ایک دم تیز ہوئی۔

"کیونکے میں تم سے لڑتے لڑتے تمھارے لیے لڑنے لگی ہوں"

اور کھٹ سے فون بند ہو گیا۔

عمر نے مسکرا کے فون نیچے کیا۔ تو وہ کہیں ریلوے اسٹیشن پہ نہیں بلک ارسل کے کمرے میں تھا۔ سامنے ارسل اور امراء کھڑے تھے۔ امراء نے فاتحانہ نظروں سے دیکھ کے کہا

"میں نے کہا تھا۔۔۔ وہ نہیں جانے دیگی"

عمر اپنے بال بناتا ہوا اٹھا۔

"یہ لمحات ایسا لگ رہا تھا گزریں گے ہی نہیں۔۔۔ مجھے لگا اگر وہ نہ روکتی تو کیا ہوتا"

پیچھے سے روما کی آواز آئ

"پھر آپکا موئے موئے ہو جاتا"

ارسل،امراءاور عمر نے ایک ساتھ گردن موڑ کے دیکھا

تو روما کمر پہ ہاتھ رکھ کے کہنے لگی

"اقراء سوچو اگر یہ بات ارسہ باجی کو پتا چل جائے ؟؟"

اقراء افسوس سے سر ہلا کے بولی

"کیا ہو گا ساری پلاننگ پہ پانی پھر جائے گا"

امراء نے غصے سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا

"موٹو پتلو کیا چاہیے تمہیں ؟"

روما سوچتے ہوئے کہنے لگی

"آپ سے ڈیمانڈ الگ کریں گے اور عمر بھائ سے الگ"

آگے سے اقراء نے کہا

"اور حاشر چاچو اور ردا خالہ سے الگ"

ارسل نے آہ بھر کے کہا

"مطلب تمہیں انکا بھی پتا ہے"

روما اور اقراء نے مسکرا کے ساتھ سر ہلا یا۔

امراء نے تپ کے کہا

"چہرے پہ اتنی خوشی ہے جیسے ایٹم بم کا فارمولا بنالیا ہو"

ارسل چڑ کے کہنے لگا

"اب منہ سے پھوٹو گی تم دونوں کو چاہیے کیا"

اقراء نے اترا کے کہا

"ہم لسٹ بنا کے دیں گے"

اور جانے کے لیے پلٹیں۔ تو اقراء کسی چیز سے ٹکرا گئ۔ اسپہ امراء دیکھ کے کہنے لگی

"لالچ کا انجام برا"

عمر چہرے پہ مسکراہٹ لیے تیار ہو رہا تھا۔

شادی کی تقریب میں ثمرہ ہر کسی سے مسکرا مسکرا کے مل رہی تھیں۔ عرفات صاحب باربی کیو والے کے سامنے ہی بیٹھے تھے۔اور ڈش میں رکھے کباب کھا رہے تھے۔

وہ فوٹو گرافی میں مگن تھی اور کیمرے میں وہ نظر آیا۔اسنے کیمرا ہٹا کے دیکھا وہ سامنے سے چلتا ہوا آ رہا تھا۔کالی قمیض شلوار پہ گرے کوٹ پہنے۔

" کبھی سوچا ہے دل تو نے کہ ایک مغرور سا لڑکا
تیرے ہر حکم کی تعمیل کیسے کرتا ہے"

شادی میں اس کی نظر ایک لڑکی پہ گئی جو عمر سے سلام دعا کرنے کے لیے آگے بڑھ رہی تھی عمر نے اگنور کیا۔۔

ارسہ کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیلی اس کو یاد آیا وہ اس کے ساتھ کیسے رہتا ہے پھر اسے یاد آیا کہ اس نے ثناء کے ساتھ کیسا رویہ رکھا تھا۔ پھر سے یاد آیا وہ روما کی ٹیچر سے ساتھ کتنا روڈ تھا اور پھر اس کے لبوں پہ ایک دم مسکراہٹ چھائی۔

وہ اسے دیکھ کے اسکے قریب آنے لگا مگر وہ ایک عورت کے پیچھے چھپ گئی۔ اسے وہ نظر نہیں آئی۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا پھر وہ بچتی بچاتی لان کے کونے میں آئی۔

"کیا ضرورت تھی سینٹی ہونے کی ارسہ "

وہ اپنے آپکو ملامت کر رہی تھی کے اسے آواز دی کسی نے اسے پتا تھا پیچھے وہ ہے وہ پیچھے مڑی سامنے عمر کھڑا تھا۔

ابرو اٹھا کے پوچھا۔

"یہاں کیوں کھڑی ہو"

ارسہ نے منہ بنا کے کہا

"تم سے چھپ رہی تھی"

وہ گارڈن کے لگے جھولے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا

"وہاں چلیں۔؟"

وہ جھولے پہ بیٹھی تھی اور وہ سامنے والی کرسی پہ۔

"مجھے لگتا ہے اب ہم دونوں کو میں کے خول سے نکل جانا چاہیے۔۔۔اظہار رویے اور لفظوں دونوں سے کرنا چاہیے۔میں رویے سے تو کر چکا مگر لفظوں سے کرنا چاہتا ہوں"

ارسہ بنا پلک جھپکے اسکو دیکھے گئ۔دماغ میں منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے۔کیسے وہ اسکی ایک کال پہ چوٹ لگی حالت میں آیا تھا۔خالہ کو اسنے سمجھایا تھا۔وہ اسکے موڈ کو بہتر بنانے کے لیے اسے باہر لے گیا تھا۔فہد کے گھر اس سے بدلا لینے کے لیے کیسے پلان کیا تھا۔

عمر نے اسکے آگے چٹکی بجائ۔اور مسکرا کے کہا

"مجھے پتا ہے میں بہت ڈیشنگ لگ رہا ہوں مگر ایسے تو نہ دیکھو"

ارسہ نے پلکیں جھپکائیں

" صحیح کہ رہے ہو رویے سے تو اظہار کر چکے تھے تم"

عمر تھوڑا آگے ہوا۔

"کہتے ہیں محبت میں سات درجے ہوتے ہیں۔ کشش، سحر، تعظیم، جنون، پیار، عبادت اور موت۔اور مجھے لگتا ہے پانچ درجے میں طے کر چکا ہوں۔۔attract تم نے مجھے تب کیا جب میں نے تمھاری اس برتھ مارک سے لاپرواہی دیکھی۔"

ارسہ نے اپنے برتھ مارک پہ ہاتھ لگایا۔وہ دلچسپی سے اسے سن رہی تھی۔

وہ بھی بنا پلک جھپکے اسے دیکھ رہا تھا

اور کہ رہا تھا

"سحر میں قید میں اسوقت ہوا جب تم مجھ سے لڑتے لڑتے میرے لیے لڑی۔ جنون میں نے تب دیکھا جب تم اکیلی بارش میں وہاں کھڑی تھی۔میری جنونیت نے مجھ سے آدھے گھنٹے کا رستہ پندرہ منٹ میں طے کرایا۔اس دن مجھے پتا چلا کہ مجھے کتنی ساری دعائیں یاد ہیں "۔

وہ تھوڑا سا ہنسا۔

"مجھے لگتا تھا میں تمھاری عزت نہیں کرتا تھا۔۔اور اب ایسی کرتا ہوں کے تمھارے ہر فیصلے کی عزت کرنے لگا"

"میں کبھی نہیں مانتا کہ مجھے بھی اس قسم کا کچھ ہو سکتا ہے مگر تم"

پھر دل پہ اور دماغ پہ اشارہ کر کے کہا

"یہاں بس گئ۔۔۔جس لڑکی کو دیکھتا تم سے کمپئیر کرتا"

ارسہ اب بلش کر رہی تھی۔

"باقی بچی عبادت اور موت وہ میں تمھارے ساتھ کرنا چاہتا ہوں"

ارسہ کھل کے مسکرائ

"اتنا اچھا ڈائیلاگ کہاں سے یاد کیا؟؟"

عمر بھی مسکرا دیا

"جب جذبات ابھرتے ہیں تو ڈائیلاگ یاد نہیں کرنے پڑتے"

ارسہ کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔

"سوچ لو جرمنی میں بھی تم سے لڑونگی"

عمر نے بھی اسی کے انداز میں کہا

"جرمنی میں میاں بیوی کے لڑنے پہ بین نہیں ہے۔۔ہاں مگر آہستہ آواز میں لڑنا"

ارسہ کھل کے مسکرائ۔

عمر نے ہاتھ بڑھایا۔

"میں چاہتا ہوں میری زندگی میں بھی ست رنگی آجائے؟؟؟ کیا اجازت ہے؟؟"

ارسہ نے اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا۔پھر ہنستی ہوئ بولی

"اجازت ہے"

عمر اسکی اس ادا پہ ہنس گیا۔

اب وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اس شادی کی تقریب میں جانے لگے-وہ کوئ بات کر رہا تھا وہ اس بات پہ ہنس رہی تھی-

کبھی یوں بھی آ مری آنکھ میں کہ مری آنکھ کو خبر نہ ہو

مجھے ایک رات نواز دے مگر اس کے بعد سحر نہ ہو

کبھی دن کی دھوپ میں جھوم کے

کبھی شام کے پھول کو چوم کر

یوں ہی ساتھ ساتھ چلیں سدا کبھی ختم اپنا سفر نہ ہو

____

اسلام علیکم !.

اگر آپ بھی لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم فراہم کر رہے ہیں آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم جو آپ کے لکھی ہوئی پوسٹ کو دنیا تک پہنچائیں گا۔

اپنا ناول، ناولٹ، آرٹیکل، افسانہ، شاعری یا کچھ بھی لکھا ہو پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔

Mklibrary13@gmail.com

اس کے علاوہ آپ ہمارے انسٹا گرام اور واٹس ایپ پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

What's up Number: +92-3144810202

Instagram:mklibrary.official

____